اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں، بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 165/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرا نیا ناول ''ڈبل ٹارگٹ'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ پہلا حصہ پڑھنے کے بعد آپ ناول کا دوسرا اور آخری حصہ پڑھنے کے لئے انتہائی حد تک بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنا ایک خط اور اس کا جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے جو دلچسپی کے لحاظ سے کسی طور پر کم نہیں ہے۔

گوجرانوالہ سے محمد رفیق کھوکر لکھتے ہیں۔ ہم گوجرانولہ کے ایک دور دراز گاؤں کے رہنے والے ہیں اس لئے ہمیں یہاں آپ کی کتب نہیں ملتیں۔ ہم چونکہ باقاعدگی سے اور ذوق وشوق سے آپ کے ناول پڑھنے والے ہیں اس لئے آپ کی کتاب لینے کے لئے شہر جانا پڑتا ہے جس کے لئے ہمیں کافی دور دراز کا سفر کرنا پڑتا ہے لیکن چھپتے ہی آپ کا ناول پڑھنے کو ملتا ہے اسے پڑھ کر ہماری ساری تھکاوٹ اور کوفت دور ہو جاتی ہے۔ آپ یقین کریں آپ کا ہر ناول پہلے ناول سے زیادہ دلچسپ، منفرد اور انتہائی حیرت انگیز ہوتا ہے جسے ہم اس وقت تک اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتے جب تک ناول ختم نہ ہو جائے۔ آپ سے گزارش ہے کہ ہر ماہ ایک ناول کی بجائے دو یا تین ناول تحریر کیا کریں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ آپ کے ناولوں کو پڑھنے کا شرف حاصل کر سکیں اور ہمارا دور

دراز کا سفر محض ایک ناول لینے کے لئے نہ ہو۔

محترم محمد رفیق کھوکھر صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جس خلوص اور محبت سے خط لکھا ہے اسے پڑھ کر مجھے حقیقتاً دلی مسرت ہوئی ہے میرے قارئین میرے ناولوں کے لئے دور دراز کا سفر کرتے ہیں۔ آپ نے ہر ماہ دو تین ناولوں لکھنے کی درخواست کی ہے تو اس کے لئے عرض ہے کہ ہر ماہ ایک ناول ہی وقت پر آ جائے وہی غنیمت ہے کیونکہ ایک مہنگائی کا دور ہے اوپر سے لوڈ شیڈنگ اور دوسرے عذاب جن میں ایک ناول یا اس کے دو حصے ہی مشکل سے پرنٹ اور پھر بائنڈ ہوتے ہیں۔ ادارہ کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر ماہ باقاعدگی سے اور وقت پر ناولوں کی اشاعت ممکن ہو سکے لیکن اس کے باوجود تاخیر ہو جاتی ہے اور ایک ماہ چالیس دن یا اس سے بھی زیادہ کا ہو جاتا ہے لیکن اس کے باوجود ناول ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ آپ تک پہنچ جاتا ہے۔ میں تین چار ناولوں کا وعدہ تو نہیں کر سکتا البتہ اب کوشش کر رہا ہوں کہ ناول طویل اور دو حصوں پر مشتمل ہو تاکہ آپ کو انہیں پڑھنے کا بھرپور لطف مل سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

وہ مسلسل سفر کر رہے تھے اور انہیں ان پہاڑی راستوں پر سفر کرتے ہوئے انہیں آج دوسرا دن تھا۔ وہ رک رک کر سفر کر رہے تھے۔ دن کے وقت تو وہ تین چار گھنٹوں بعد کچھ دیر ریسٹ کر کے مسلسل آگے بڑھتے رہتے تھے البتہ رات کو پہاڑیوں میں کوئی کشادہ اور ہوادار غار دیکھ کر وہاں ریسٹ کرتے تھے اور پھر دن نکلتے ہی وہاں سے روانہ ہو جاتے۔

رک رک کر سفر کرنے کے باوجود ان پر تھکاوٹ طاری تھی۔ راستہ شیطانی آنت کی طرح طویل تھا اور ان کی منزل ابھی بہت دور تھی۔ مسلسل اونچے نیچے راستوں پر چلنے کی وجہ سے وہ بری طرح سے تھک جاتے تھے۔ ان کے حلیئے بری طرح سے بگڑے ہوئے تھے۔ دھول مٹی سے اٹے ہوئے لباس اور چہروں کی وجہ سے وہ بھوتوں جیسے دکھائی دے رہے تھے لیکن انہیں اس بات کی کوئی فکر نہ تھی انہیں ان سفر کی فکر تھی جو کسی طرح ختم ہونے کا نام ہی نہ لے

رہا تھا۔ ان میں ظاہر ہے عورت ہونے کی وجہ سے سب سے برا حال جولیا کا تھا۔ اس کے چہرے پر تکدر کے ساتھ ساتھ غصے اور پریشانی کے بھی تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے عمران یہاں انہیں محض اونچے نیچے پہاڑی راستوں پر چلانے کے لئے ہی لایا ہو۔

''آخر یہ راستہ کب ختم ہو گا۔ مسلسل سفر کر کر کے میری تو حالت ہی خراب ہو گئی ہے۔ صرف میری ہی نہیں تم اپنی حالت بھی دیکھو اور ان سب کی بھی''...... جولیا نے آخر کار تھکے تھکے اور غصیلے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک ابو سالار نے جیپ کی رفتار کم کرنا شروع کر دی۔ اس کی نظریں سامنے جمی ہوئی تھیں جیسے اسے کوئی خاص چیز دکھائی دے گئی ہو۔

''کیا ہوا۔ تم نے جیپ کی رفتار کم کیوں کر دی ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔ عمران اور باقی سب بھی چونک کر اس طرف دیکھنے لگے جس طرف ابو سالار دیکھ رہا تھا لیکن وہاں سوائے طویل پہاڑی سلسلے، اونچے نیچے راستے اور چٹانوں کے کچھ دکھائی نہ دے رہا تھا جبکہ ابو سالار کی نظریں بدستور سامنے کی جانب ہی جمی ہوئی تھیں۔

''ہماری نگرانی کی جا رہی ہے''...... ابو سالار نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''نگرانی۔ کیا مطلب''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں''...... ابو سالار نے جواب دیا۔

''لیکن تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ ہماری نگرانی ہو رہی ہے۔ کیا نظر آیا ہے تمہیں''...... عمران نے کہا۔ جولیا اور باقی سب بھی حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ابو سالار نے جیپ روک دی۔

''جیپ سے نیچے آ جائیں تب آپ کو وہ چیز دکھائی دے گی جسے دیکھ کر میں چونکا ہوں''...... ابو سالار نے کہا۔

''ایسی کیا چیز ہے جو یہاں سے تم نے دیکھ لی ہے اور ہم نہیں دیکھ سکتے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''آپ آئیں تو سہی۔ میں دکھاتا ہوں''...... ابو سالار نے اصرار کرتے ہوئے کہا اور اچھل کر جیپ سے اتر گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور وہ بھی اچھل کر نیچے آ گیا۔ اس کے اترتے ہی ظاہر ہے اس کے ساتھیوں کو بھی اترنا ہی پڑا۔ ان کے پیچھے دوسری جیپ بھی رک گئی اور اس جیپ میں بھی موجود سب افراد اتر کر نیچے آ گئے۔

ابو سالار تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ایک بڑی چٹان کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ یہ چٹان سائبان کی طرح جھکی ہوئی تھی۔ جیپ کو آگے جا کر اسی چٹان کے نیچے سے گزرنا تھا۔ ابو سالار چٹان کی سائیڈ سے ہوتا ہوا چٹان کے اوپر چڑھنے لگا۔ وہ سب بھی اس کے پیچھے اوپر آ گئے۔

''اس چٹان کی طرف غور سے دیکھیں''...... ابو سالار نے چٹان

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ سب چٹان کو غور سے دیکھنے لگے۔ چٹان صاف شفاف تھی البتہ اس پر تیز دھوپ پڑ رہی تھی جس سے چٹان پر چمک سی ابھرتی تھی اور اس چمک کے ابھرتے ہی بنفشی رنگ کی روشنی سی دکھائی دیتی اور غائب ہو جاتی۔

''یہ رنگ بدلتی چٹان دیکھ رہے ہیں آپ''...... ابو سالار نے کہا۔

''رنگ بدلتی چٹان''......عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ اس چٹان پر دھوپ سے چمک سی پیدا ہو رہی ہے جیسے ریت میں ملے شیشے کی ذرات کی طرح اس چٹان میں بھی شیشے کے ذرات ملے ہوئے ہوں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے''...... ابو سالار نے کہا۔

''ہاں لگ تو رہا ہے جیسے چٹان میں ذرات چمک رہے ہوں اور تیز دھوپ کی وجہ سے ان ذرات میں روشنی رنگ بکھیر رہی ہو لیکن ایسی چمک تو اکثر چٹانوں میں نظر آتی ہے''......عمران نے غور سے چٹان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''آتی ہو گی لیکن کوئی بھی چٹان ذرات کی شکل میں روشنی کی چمک پیدا نہیں کرتی۔ یہ کرسٹل ریز کی چمک ہے۔ اس ریز کا استعمال سرحدی علاقوں میں رینجرز کرتے ہیں تا کہ کوئی اسمگلر یا ملک دشمن سرحد کراس نہ کر سکے۔ اس ریز کو سورج کی روشنی کے ساتھ ساتھ چاند کی روشنی کے ساتھ بھی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

سورج کی روشن ہو یا چاند کی یہ چٹانیں آپ کو اسی طرح سے چمک پیدا کرتی اور رنگ بکھیرتی دکھائی دیں گی۔ یہ روشنی دور دور تک مارک کرتی ہے اور ان علاقوں سے جو بھی گزرتا ہے اس کی چھاپ بن جاتی ہے''......ابو سالار نے کہا۔

''چھاپ۔ میں سمجھا نہیں''......عمران نے کہا۔

''میں آپ کو بتاتا ہوں۔ یہ ریز ایکس ریز کی طرح کام کرتے ہیں۔ ان ریز کو صرف چٹانوں پر ہی نہیں بلکہ راستوں میں آنے والے پتھروں پر بھی ڈالا جا سکتا ہے اور ان کے قریب سے جیسے ہی کوئی پرندہ یا زمین پر رینگنے والا حشرات الارض بھی گزرتا ہے تو ان پتھروں پر ان کی چھاپ سی بن جاتی ہے۔ ایسی چھاپ جسے دیکھ کر اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہاں سے کون گزرا ہے۔ ہم جیسے ہی اس چٹان کے نیچے سے گزرتے ہماری جیپوں اور جیپوں میں بیٹھے ہوئے تمام افراد کی چھاپ ان چٹانوں پر آ جاتی اور دشمن ایک خاص قسم کی گاگل لگا کر اس چھاپ کو چیک کرتا تو انہیں پتہ چل جاتا کہ یہاں سے کس رنگ کی، کس ماڈل کی اور کتنی بڑی جیپ یا گاڑی گزری ہے اور اس میں کتنے افراد سوار ہیں۔ یہی نہیں اس چھاپ سے ہر چیز کے سائز کا بھی پتہ چلایا جا سکتا ہے یہاں تک کہ اگر ایک چیونٹی بھی یہاں سے رینگ کر آگے بڑھ جائے تو اس کا اصل سائز اور شکل وصورت چھاپ کی شکل میں ظاہر ہو جاتی ہے اور جہاں جہاں سے کوئی گزرے گا ان کی چھاپ ان پتھروں

اور چٹانوں پر رہ جائے گا جن کی مدد سے دشمنوں کو اس بات کا پتہ لگانے میں دیر نہیں لگے گی کہ ان علاقوں سے کون کون گزرا ہے اور کس طرف گیا ہے''...... ابو سالار نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ یہ واقعی اس کے لئے ایک نئی اور حیرت انگیز بات تھی کہ سورج اور چاند کی روشنی سے ایکس ریز جیسی ریز استعمال کی جاتی تھیں جو چٹانوں اور پتھروں پر ایسی چھاپ بنا دیتی تھیں جو جاندار اور بے جان کی اصل شبیہہ جیسی ہوتی تھی۔

''حیرت ہے۔ یہ تو نئی اور انتہائی جدید ترین ریز ہے۔ اس کے بارے میں ہم آج پہلی بار سن رہے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی۔ میں بھی اس پر حیران ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا یہ ضروری ہے کہ یہ ریز ہمارے لئے یہاں پھیلائی گئی ہو۔ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ ان علاقوں میں ڈکیت اور مجرم رہتے ہوں اور یہاں کی پولیس یا کسی سرکاری ایجنسی نے اس ریز کو پھیلایا ہو تاکہ وہ ان مجرموں کا پیچھا کر سکیں اور انہیں موقع پر جا کر دبوچ سکیں''...... صفدر نے کہا۔

''ان علاقوں میں چور ڈکیت نہیں ہیں جناب۔ ہم جس راستے پر سفر کر رہے ہیں یہ راستہ سیدھا دمار قبیلے کی طرف جاتا ہے۔ یہ ریز ان راستوں پر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ میں نے آپ کو بتایا ہے ناکہ اس ریز کو سرحدی علاقوں میں پھیلایا جاتا ہے جہاں سے

اسمگلرز نے چھپ کر نکلنا ہوتا ہے اور پھر قصبے کے قریب اس ریز کا اس طرح پھیلانا میری سمجھ سے باہر ہے''...... ابو سالار نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تو پھر تمہارے خیال میں یہاں اس ریز کو کیوں پھیلایا گیا ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''شاید انہیں ہماری آمد کا علم ہو گیا ہے اس لئے انہوں نے یہ ریز استعمال کی ہے تاکہ ہم جیسے ہی یہاں سے گزریں ہم جگہ جگہ اپنی چھاپ چھوڑتے جائیں اور پھر ہم دمار قبیلے میں جہاں بھی جائیں انہیں ہمارا آسانی سے پتہ چل جائے''...... ابوسالار نے کہا۔

''تو ہمیں دمار قبیلے میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم سائیڈ سے بھی تو ہو کر نکل سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

''یہ ناممکن ہے جناب۔ ہمیں دمار قبیلے سے گزر کر ہی آگے جانا پڑے گا کیونکہ دائیں بائیں ایسا کوئی راستہ نہیں ہے کہ ہم دمار قبیلے والوں کی نظروں سے بچ کر نکل سکیں۔ ویسے بھی آگے راستہ انتہائی ناہموار ہے۔ زیادہ تر نشیب ہے اس لئے ہمیں ان جیپوں کو بھی وہیں چھوڑنا ہو گا۔ آگے کا سفر یا تو ہمیں پیدل کرنا ہو گا یا پھر دمار قبیلے والوں سے خچر لے کر۔ اس دشوار گزار راستے کو عبور کر کے ہی ہم ڈاماری ویلی تک پہنچ سکتے ورنہ نہیں''...... ابو سالار نے کہا۔

''وہاں تو چیک پوسٹ بھی ہو گی۔ ہم وہاں سے کیسے گزریں

گئے''......عمران نے چونک کر کہا۔

''میں نے ٹاماگی جنگل سے روانہ ہونے سے قبل وہاں کے انچارج حسام بن خالد سے ایک خصوصی ٹرانسمیٹر پر بات کر لی تھی اور اسے بھاری رقم بھی دے دی تھی۔ اس نے مکمل معاونت کا وعدہ کیا تھا۔ آگے جا کر ایک مخصوص پوائنٹ پر ہمیں حسان بن خالد کا ایک آدمی ملے گا جو اس چیک پوسٹ سے ہمیں چیکنگ کے بغیر گزار بھی دے گا اور آگے ہمارے لئے خچروں یا اونٹوں کا بھی وہ انتظام کر دے گا''......ابو سالار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم نے یہ سب مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا''......عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''سوری جناب۔ میرے خیال میں یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں تھی۔ یہاں کی ساری پولیس حسان بن خالد کے انڈر ہے ورنہ ہمارا گروپ تو اس علاقے میں کوئی دھندہ ہی نہ کر سکے اور نہ ہی کوئی اور گروپ اسمگلنگ کر سکتا ہے''......ابو سالار نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے اور اب مجھے یہ بتاؤ کہ ہم جن علاقوں سے گزر کر آئے ہیں وہاں تو ہماری چھاپ بن چکی ہو گی۔ آگے کیا کرنا ہے۔ آگے اس ریز سے ہم کیسے بچ سکتے ہیں۔ ظاہر ہے ہمیں آگے جانے کے لئے اس چٹان کے نیچے سے گزرنا ہی پڑے گا اور تم بتا رہے ہو کہ آگے چٹانوں اور پتھروں پر بھی ریز سے چھاپ بن جائے گی۔ اگر ایسا ہوا تو ہم کہاں جا رہے ہیں اور ہم کن کن

راستوں سے گزرے ہیں ان سب کے بارے میں ہمارے دشمنوں کو علم ہو جائے گا''۔ عمران نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں۔ میں اسمگلنگ گروپ سے تعلق رکھتا ہوں ان ریزز کا ایک توڑ ہے میرے پاس''......ابو سالار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کون سا توڑ''......عمران نے پوچھا۔

''ہمیں ان چٹانوں پر مٹی ڈالنی ہو گی تاکہ ان چٹانوں پر چمک ہی پیدا نہ ہو سکے۔ جب ان چٹانوں پر چمک ہی نہ پیدا ہو گی تو یہاں ہماری کوئی چھاپ ہی نہ بن سکے گی''......ابو سالار نے کہا۔

''لیکن یہ سارا علاقہ چٹانوں اور پتھروں سے بھرا ہوا ہے۔ ہم کہاں کہاں اور کن کن پتھروں اور چٹانوں پر مٹی ڈالتے پھریں گے''......عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ ریز خاص طور پر اس سڑک کو چیک کرنے کے لئے پھیلائی گئی ہے اور ہمیں اسی سڑک پر آگے بڑھنا ہے اس لئے اس سڑک کے ارد گرد موجود پتھروں اور چٹانوں پر ہی یہ ریزز ڈالی گئی ہیں اور آپ کی معلومات کے لئے میں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ یہ ریزز صرف صاف شفاف چٹانوں اور پتھروں پر ایکٹیویٹ ہوتی ہیں جن کا حجم کم از کم دس فٹ ہو ایسی بڑی چٹانیں اور پتھر تو یہاں بڑی تعداد میں موجود ہیں لیکن سڑک کنارے ان کی تعداد بے حد کم ہے۔ اس لئے جیسے ہی ہمیں اس حجم کے پتھر یا چٹانیں دکھائی دیں گی ہم

جیپیں ان کے پاس سے گزارنے سے پہلے ان پر مٹی ڈالتے جائیں گے تاکہ ہماری چھاپ نہ بن سکے۔ اس طرح ہم آسانی سے یہاں اپنا کوئی نشان چھوڑے بغیر گزر سکتے ہیں“...... ابو سالار نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر سوچ و بچار کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے کہنے پر اس کے ساتھیوں نے چٹان پر مٹی بکھیر دی۔ مٹی کی وجہ سے واقعی اب چٹان پر کوئی چمک پیدا نہ ہو رہی تھی اور پھر وہ سب واپس آ کر جیپوں میں بیٹھ گئے۔

”ایسا نہ ہو کہ ہم سے پہلے کرنل ڈیوڈ وہاں پہنچ گیا ہو“۔ دوبارہ جیپ میں بیٹھتے ہی جولیا نے کہا اور عمران بری طرح چونک پڑا۔

”اوہ ہاں۔ بالکل ایسا ہی ہوگا۔ اسے یقیناً معلوم ہوگا کہ ہم ہر صورت اس دمار قصبے سے گزریں گے جبکہ اس ابو سالار نے اب سے پہلے اس کا معمولی سا تذکرہ بھی نہیں کیا“...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”آپ قطعی بے فکر رہیں سر۔ یہاں سب کچھ ہماری مرضی کے مطابق ہی ہوگا“...... ابو سالار نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔

”وہ مقام کہاں ہے۔ جہاں اس حسان بن خالد کا آدمی موجود ہوگا“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

”وہ تو ابھی آگے ہے جناب“...... ابو سالار نے کہا۔

”اوکے۔ تم جیپیں اس راستے سے ہٹا کر کسی ایسی جگہ روک

دو۔ جہاں سے یہ آسانی سے نظر نہ آ سکیں اور خود پیدل جا کر اس آدمی کو یہاں بلا لاؤ“...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جیسے آپ حکم کریں“...... ابو سالار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کا رخ موڑا اور اسے ایک اور تنگ سے راستے پر دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا گیا پھر ایک موڑ کاٹ کر اس نے ایک مسطح سطح پر پہنچ کر جیپ روک دی۔ پچھلی جیپ بھی ان کے پیچھے آ کر رک گئی۔

”یہاں یہ محفوظ رہیں گیں۔ میں اب جا کر حسان بن خالد کے آدمی کو بلا لاتا ہوں“...... ابو سالار نے جیپ سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ ابو سالار تیزی سے چلتا ہوا ایک چٹان کی اوٹ میں غائب ہوگیا جبکہ باقی ساتھی جیپوں سے اتر کر ادھر ادھر ٹہلنے لگے۔

”ماسٹر۔ آپ مجھے اور جوانا کو کیوں ساتھ لے آئے ہیں کیا اب ہمارا کام صرف یہی رہ گیا ہے کہ ہم بس جیپوں میں بیٹھے سفر کرتے رہیں“...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا وہ شاید بے کار رہ رہ کر بری طرح بور ہوگیا تھا۔

”تم کیا کرنا چاہتے ہو“...... عمران نے قدرے خشک لہجے میں پوچھا۔ شاید وہ ذہنی طور پر اس ریز والے چکر میں الجھا ہوا تھا اس لئے جوانا کی بات پر اس کا لہجہ خشک ہوگیا تھا۔

”ماسٹر آپ ہمیں کوئی مشن بتا دیا کریں۔ جو ہم خود پورا کر

سکیں“...... جوانا نے اس کے لہجے کی پرواہ کیے بغیر کہا۔

”اوکے۔ آئندہ میں خیال رکھوں گا“...... عمران نے کہا اور جوانا خاموش ہو گیا۔

”کیا بات ہے۔ مرچیں کیوں چبا رہے ہو۔ جوانا کی طرح ہم سب بھی بری طرح بور ہو رہے ہیں۔ کیا ضرورت تھی جیپوں میں ان پہاڑیوں میں سفر کرنے کی۔ ہیلی کاپٹر کا بندوبست نہ ہو سکتا تھا“...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تاکہ جب تمہارا ہیلی کاپٹر ڈاماری پہاڑی کے قریب اترے تو جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ اور کیٹ ایجنسی کی مادام بلیک کیٹ پھولوں کے ہار اٹھائے تمہارے استقبال کے لئے تیار ہوں ہمارے مشن میں ذرا سی لاپرواہی موت کا باعث بن سکتی ہے۔ یہاں کسی فلم کی شوٹنگ نہیں ہو رہی کہ ہیروئن صاحبہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر لوکیشن پر پہنچیں“...... عمران کا لہجہ بے حد تلخ ہو گیا تھا۔

”اوہ۔ میرا یہ مطلب تو نہ تھا۔ لیکن آخر تم اتنا غصہ کیوں دکھا رہے ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہارے بغیر پاکیشیا سیکرٹ سروس بیکار ہو جائے گی۔ یہ تو چیف نجانے کیوں تمہیں ہم پر مسلط کر دیتا ہے اور ہم دم چھلوں کی طرح تمہارے ساتھ ساتھ لٹکے پھرنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں ورنہ اصل میں تو یہ مشن سرانجام دینا ہمارا کام ہے“...... جولیا نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

”ارے ارے۔ اس قدر غصے میں آنے کی کیا ضرورت ہے۔

جب ہمارا کام سامنے آگئے گا تو ہم بھی کر لیں گے۔ ابھی تو صرف مشن سپاٹ تک پہنچنے کے لئے بھاگ دوڑ ہی ہو رہی ہے اور بس“...... صفدر نے بیچ بچاؤ کراتے ہوئے کہا۔

”مس جولیا آپ باس کے ساتھ ایسے لہجے میں بات نہیں کر سکتیں آئندہ اگر آپ نے باس پر آنکھیں نکالنے کی کوشش کی تو اٹھا کر پہاڑی سے نیچے پھینک دوں گا“...... اچانک جوزف نے آگے بڑھ کر جولیا سے مخاطب ہو کر انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب تم مجھ پر غرا رہے ہو۔ تمہاری یہ جرأت“...... جولیا کا پارہ آسمان پر چڑھ گیا۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ ہی بگڑ گیا تھا۔

”یہ میری آپ کو لاسٹ وارننگ ہے۔ آپ جو کچھ بھی ہوں۔ بہرحال باس کے سامنے آنکھیں نہیں نکال سکتیں“...... جوزف نے اور زیادہ تلخ لہجے میں کہا۔

”جوزف۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ خاموش ہو جاؤ“...... صفدر نے جوزف کو بری طرح جھڑکتے ہوئے کہا۔

”مسٹر صفدر۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں انتہائی سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں۔ مس جولیا جیسی لڑکیاں تو باس کے پیروں کی خاک بننے کی بھی لائق نہیں ہیں۔ باس کارکران دیوتا کی طرح عظیم ہے اور عظیم رہے گا“...... جوزف واقعی بری طرح بپھر گیا تھا۔

”شٹ اپ۔ میں تمہارے باس اور تمہارے اس کارکران دیوتا

پر ہزار بار لعنت بھیجتی ہوں۔ تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے''...... جولیا نے غصے کی شدت سے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا لیکن صفدر نے ہاتھ مار کر ریوالور گرا دیا۔

''مس جولیا۔ یہ آپ کیا کر رہی ہیں۔ ہوش سے کام لیں۔ کم از کم آپ تو اپنی پوزیشن کا خیال رکھیں''...... صفدر نے جولیا کو بازو سے پکڑ کر ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔

''اس کالے دیو نے مجھ پر غرانے کی جرأت کیسے کی۔ کیا سمجھ رکھا ہے اس نے مجھے۔ میں اس کا خون پی جاؤں گی''...... جولیا اس قدر غصے میں تھی کہ وہ اپنے ہوش و حواس ہی کھو بیٹھی تھی اور اب واقعی پاگلوں کے سے انداز میں چیخ رہی تھی۔

''جوزف''...... اچانک عمران نے سخت لہجے میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو اب خاموش کھڑا تھا۔

''یس باس''...... جوزف نے چونک کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ بتاؤ کہ کیا تم نے سرخ جھیل کے مغربی کنارے پر بنے ہوئے کاشگا دیوتا کا معبد دیکھا ہے کبھی''...... عمران کا لہجہ اسی طرح تلخ تھا۔

''اوہ۔ کاشگا دیوتا کا معبد۔ باس میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ وہ تو نیک روحوں کا معبد کہلاتا ہے۔ اور جو اس کی طرف دیکھتا ہے وہ فوراً اندھا ہو جاتا ہے۔ وچ ڈاکٹر ہنڈال نے ایک بار اپنے علم

کے زور پر اسے دیکھنے کی کوشش کی تھی''...... جوزف نے کہا۔

''تو کیا ہوا تھا اس کے ساتھ''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ ہمیشہ کے لئے اندھا ہو گیا تھا باس''...... جوزف نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا اس کے چہرے پر زردی کی ایک تہہ سی چڑھ گئی تھی۔

''تو پھر سن لو۔ مس جولیا کاشگا دیوتا کے معبد میں رہنے والی سب سے نیک روح ہے۔ تمہیں معلوم ہے''...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم مس جولیا۔ کاشگا دیوتا کے معبد کی نیک روح''۔ جوزف نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ دیکھو اس کے ماتھے پر بالوں کی چھوٹی سی لٹ کا چاند سا بنا ہوا ہے۔ یہ خصوصی نشان نیک روحوں کا ہوتا ہے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو جوزف کا رنگ زرد ہو گیا۔

''اوہ اوہ۔ یس باس۔ مس جولیا کے ماتھے پر بالوں کی لٹ سے چاند بنا ہوا ہے اور یہی نیک روحوں کی نشانی ہے۔ اوہ اوہ کاشگا دیوتا مجھ پر رحم کرو۔ مجھے نہیں معلوم تھا۔ کاش مجھے معلوم ہوتا۔ اوہ اوہ۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرا اعظیم باس اس نیک روح کی وجہ سے اس کی سخت باتیں سن کر بھی خاموش رہتا ہے۔ اوہ اوہ۔ کاشگا دیوتا کے معبد کی سب سے نیک روح۔ اب کیا ہو گا''...... جوزف کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔ وہ بری طرح سہم گیا تھا۔

''مس جولیا سب سے نیک روح ہیں۔ اس لئے وہ یقیناً تمہیں معاف کر دیں گی۔ چلو معافی مانگو ان سے۔ جلدی کرو۔ کہیں کاشگا دیوتا کا قہر تم پر نہ ٹوٹ پڑے۔ پھر تو نیلی ناگن تمہیں اپنا انڈہ دے کر بھی نہ بچا سکے گی''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور جوزف بجلی کی سی تیزی سے جولیا کی طرف بڑھ گیا۔

''اوہ اوہ۔ سس سس۔ سوری۔ مم۔ مم۔ مجھے معاف کر دو۔ کاشگا دیوتا کی سب سے نیک روح۔ مجھے معاف کر دو۔ تم اب بے شک باس کے سر پر جوتے بھی مارو تو بھی میں کچھ نہ بولوں گا۔ میں نیک روح کے کام میں مداخلت نہ کروں گا۔ مجھے معاف کر دو۔ نیک روح۔ مجھے معاف کر دو''......جوزف نے جولیا کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے انتہائی ملتجانہ لہجے میں کہا اور جولیا کو اس کے فقرے اور اس کے انداز پر غصے کے باوجود بے اختیار ہنسی آ گئی۔

''او کے۔ اس بار معاف کرتی ہوں۔ آئندہ اگر تم نے میری توہین کی تو میں تمہیں فوراً گولی مار دوں گی''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مم۔ مم۔ میری تو کیا میرے باس کی بھی توبہ۔ میں کسی نیک روح کی توہین کیسے کر سکتا ہوں۔ باس نے مجھے پہلے بتایا ہی نہیں ورنہ میں کبھی آپ سے ایسی بات نہ کرتا۔ اوہ اوہ۔ یہ میں نے کیا کر دیا''...... جوزف نے اسی طرح سہے ہوئے لہجے میں کہا۔

''چلو خوش ہو جاؤ۔ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے''...... جولیا

نے ہنستے ہوئے کہا تو جوزف کا خوف سے سہا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''اوہ اوہ۔ تھینک گاڈ۔ رئیلی تھینک گاڈ۔ باس سچ کہہ رہا تھا تم واقعی نیک روح ہو۔ نیک روحیں ہمیشہ گنہگاروں کو معاف کر دیتی ہیں''...... جوزف نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن یہ تم نے کیا کہا تھا کہ چاہے میرے سر پر جوتے بھی پڑتے رہیں تم کوئی مداخلت نہ کرو گے کیوں''...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''باس۔ گریٹ وچ ڈاکٹر جتوشا کہتا تھا کہ نیک روح کے جوتے کھا کر آدمی کی عزت بڑھتی ہے۔ اس لئے باس تم اطمینان سے مس کے جوتے کھا سکتے ہو۔ گریٹ وچ ڈاکٹر جتوشا غلط نہیں کہہ سکتا اور باس جب تمہاری عزت بڑھ رہی ہو تو میں کیوں اسے بڑھنے سے روکوں گا''...... جوزف نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اس بار عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''ویل ڈن۔ یہ واقعی اچھا نسخہ ہے''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تمہارے لئے واقعی اکسیر ہے کہو تو شروع ہو جاؤں''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرے لئے گریٹ وچ ڈاکٹر نے ایک اور نیک روح منتخب

کر رکھی ہے اور میرے پاس جو کچھ ہے وہ اس نیک روح کے جوتوں کی طفیل ہے''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کس نیک روح کی بات کر رہے ہو۔ کون ہے کہاں ہے''...... جولیا نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر ہلکے سے غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

''عمران صاحب اپنی اماں بی کی بات کر رہے ہیں مس جولیا''...... صفدر نے کہا اور جولیا بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گئی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ چٹان کی اوٹ سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ سب چونک پڑے۔ دوسرے لمحے ابو سالار ایک مقامی آدمی کے ساتھ چٹان کی اوٹ سے نکل کر ان کی طرف آنے لگا۔

''میں نے اس سے بات کر لی ہے جناب۔ حسان بن خالد نے سارا انتظام کر رکھا ہے۔ پولیس آپ کی طرف دیکھے گی بھی نہیں''...... ابو سالار نے قریب آ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا نام ہے تمہارا''...... عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''حاد بن طارق جناب۔ اور آپ قطعی بے فکر رہیں باس حسان بن خالد کے سامنے کسی پولیس والے کی جرأت نہیں ہے کہ آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے۔ میں آپ کے ساتھ رہوں گا''...... اس آدمی نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سنو حاد بن طارق۔ کیا یہاں کل یا آج کوئی ہیلی کاپٹر آیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہیلی کاپٹر۔ ہاں کل آیا تھا اور تھانے کی حدود میں اترا تھا۔ اس میں ایک مرد اور ایک عورت کے ساتھ تارب تھانے کا انچارج جیراڈ بھی تھا۔ سپاہی کہہ رہے تھے کہ دارالحکومت سے کوئی بڑا افسر آیا ہے''...... حاد بن طارق نے فوراً ہی سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

''اچھا بتاؤ۔ کیا تم نے اس مرد کو دیکھا ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے البتہ ہیلی کاپٹر کو ضرور دیکھا تھا''...... حاد بن طارق نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹائیگر''...... عمران ایک طرف خاموش کھڑے ٹائیگر کی طرف مڑ گیا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

''تم حاد بن طارق کے ساتھ قصبے میں جاؤ اور جا کر پوری تحقیقات کر کے آؤ کہ اس ہیلی کاپٹر میں آنے والا کرنل ڈیوڈ تو نہیں ہے۔ جاؤ اور جلد از جلد واپس آنے کی کوشش کرنا تب تک ہم یہیں تمہارا انتظار کرتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ابو سالار۔ ایسا کرو کہ تم بھی ساتھ جاؤ۔ اگر یہ کرنل ڈیوڈ ہے تو پھر ہمارے لئے دمار بارود کے ڈھیر سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوسکتا ہے جو کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے''...... عمران نے ابو سالار سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بہتر جناب۔ آئیں''...... ابو سالار نے کہا اور پھر وہ حاد بن طارق اور ٹائیگر کو لے کر دوبارہ اس چٹان کی طرف بڑھ گیا۔ جس کی اوٹ سے وہ برآمد ہوئے تھے۔

''مجھے یقین ہے کہ وہ کرنل ڈیوڈ ہی ہوگا۔ میں نے پہلے تمہیں نہیں کہا تھا''...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں نیک روح کی بات غلط کیسے ہوسکتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا بکواس ہے۔ میں تم سے سنجیدگی سے بات کر رہی ہوں اور تم''...... جولیا نے جھلا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اگر واقعی یہ کرنل ڈیوڈ ہے تو پھر ہمارا دمار قصبے میں داخل ہونا انتہائی خطرناک ہوگا اور ابو سالار کہہ رہا تھا کہ بغیر قصبے میں داخل ہوئے ہم ڈاماری پہاڑی تک پہنچ ہی نہیں سکتے۔ پھر آپ کیا کریں گے''...... صفدر نے درمیان میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

''ایک ہی صورت ہے کہ نیک روح کی دوسری بات بھی مان لی جائے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پھر وہی بکواس۔ اب تم نے یہ نیا چکر چلا دیا ہے۔ خبردار اگر تم نے مجھے نیک روح کہا''...... جولیا نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سوچ لو۔ اگر میں نے تمہیں نیک روح کے منصب جلیلہ سے اتار دیا تو جوزف نے اس بار واقعی اپنی دھمکی پر عمل بھی کر دینا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ وقت مذاق کا نہیں ہے۔ پلیز ہمیں سنجیدگی سے آئندہ کا لائحہ عمل بنا لینا چاہئے۔ کیونکہ بہرحال یہ بات یقینی ہے کہ یہ کرنل ڈیوڈ ہی ہوگا اور اب مجھے یقین ہے کہ یہ ریز خاص طور پر ہمارے لئے ہی پھیلائی گئی ہوگی''...... اچانک کیپٹن شکیل نے بات کرتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

''تمہاری بات درست ہے کیپٹن شکیل۔ یہ بات تو طے ہے کہ یہ کرنل ڈیوڈ ہی ہوگا۔ اور جیسا کہ نیک روح نے پہلے کہا تھا کہ ہمیں جیپوں کی بجائے ہیلی کاپٹر پر سفر کرنا چاہئے تھا اور اب صورتحال یہ ہے کہ جیپوں کا کام دمار قصبے تک آ کر ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد خچروں کی سواری رہ جاتی ہے۔ اور اب نیک روح خچر پر بیٹھتی کچھ اچھی نہ لگے گی۔ اس لئے اب واقعی یہی صورت رہ گئی ہے کہ ہم کرنل ڈیوڈ کے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیں اور اس پر ڈاماری پہاڑی کی طرف چل پڑیں یہی ایک طریقہ ہوسکتا ہے اب اس پہاڑی تک پہنچنے کا''...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے

کہا۔

"اگر یہ بات تھی تو تمہیں ٹائیگر کو اس بارے میں خصوصی طور پر ہدایت کر دینی چاہئے تھی"...... جولیا نے کہا۔

"وہ میرا شاگرد ہے۔ سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے۔ اس لئے تم دیکھنا وہ باقاعدہ اس بات کا جائزہ بھی لے کر آئے گا کہ اگر ہیلی کاپٹر حاصل کرنا پڑے تو اس کی کیا صورت ہو سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا اب تم ٹائیگر کو ہم پر فوقیت دینے لگے ہو"...... جولیا نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا۔ اسے واپس تو آنے دو"...... عمران نے کہا۔

"آپ پریشان نہ ہوں۔ ٹائیگر واقعی ذہین آدمی ہے مس جولیا۔ میں نے اکثر محسوس کیا ہے کہ اس کے سوچنے اور کام کرنے کا انداز عمران جیسا ہی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ واقعی اس بات کا جائزہ لے کر آئے"...... صفدر نے کہا۔

"میں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں۔ اس نے ضرور اسے کوئی خاص اشارہ کیا ہو گا اور اب یہ ہم پر اپنے شاگرد کا رعب جما رہا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ایک طرف کو اس طرح بڑھ گئی جیسے عمران سے روٹھ گئی ہو۔ ٹائیگر کی واپسی تقریباً ایک گھنٹہ بعد ہوئی حاد بن طارق اور ابو سالار اس کے ساتھ تھے۔

"آپ کا خیال درست ہے باس۔ وہ کرنل ڈیوڈ ہی ہے۔ اس کے ساتھ ایک عورت بھی ہے جس کا نام ریڈ روزی ہے اور وہ ڈپٹی چیف ہے اور اس کرنل ڈیوڈ نے پولیس چیف کو خصوصی طور پر ہدایات دے رکھی ہیں کہ کوئی بھی اجنبی دمار قصبے میں داخل ہو تو اس کی مکمل نگرانی کی جائے میری بھی نگرانی کی جاتی رہی لیکن حاد بن طارق نے جب نگرانی کرنے والے ایک سپاہی کو بتایا کہ میں حسان بن خالد کا سالا ہوں اور اس سے ملنے آیا ہوں تو وہ سپاہی خاموشی سے واپس چلا گیا"...... ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اور بھی کسی بات کا جائزہ لیا ہے تم نے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ آنے والا کرنل ڈیوڈ ہے اور میں نے وہاں نگرانی اور چیکنگ کی جو صورتحال دیکھی تو مجھے خیال آ گیا کہ اب اس قصبے میں ہمارا داخلہ ناممکن ہے اور ابو سالار کے بقول اس قصبے میں داخل ہوئے بغیر ہم ڈاماری پہاڑیوں کی طرف نہیں جا سکتے۔ کیونکہ قصبے کے چاروں طرف کی پہاڑی خطرناک حد تک سیدھی ہیں۔ نہ ان پر چڑھا جا سکتا ہے اور نہ انہیں کراس کیا جا سکتا ہے تو میں نے سوچا کہ اب آگے بڑھنے کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم کسی طرح کرنل ڈیوڈ کا ہیلی کاپٹر حاصل کر لیں چنانچہ اس خیال کے آتے ہی میں نے حاد بن طارق کے ساتھ جا کر اس جگہ کا جائزہ لیا ہے۔ ہیلی کاپٹر پر بہرحال آسانی سے قبضہ

کیا جا سکتا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ حالانکہ اس نے واقعی ٹائیگر کو ایسا کوئی اشارہ نہ کیا تھا لیکن اسے اپنی دی ہوئی ٹریننگ پر مکمل اعتماد تھا اسی اعتماد کی بنا پر اس نے جولیا کے سامنے دعویٰ بھی کر دیا تھا۔

''ویل ڈن۔ تو پھر جاؤ اور جا کر ہیلی کاپٹر لے آؤ۔ جاؤ''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا اور واپس مڑ گیا اس نے ابو سالار اور حاد بن طارق کو ایک بار پھر اپنے ساتھ لے لیا تھا۔

''اب تم سب جیپوں سے سارا سامان نکال لو۔ ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکل کر آگے بڑھنا ہو گا کیونکہ ہیلی کاپٹر اغوا ہوتے ہی کرنل ڈیوڈ پاگلوں کی طرح اس کا پیچھا کرنا شروع کر دے گا اور اگر وہ ہم تک پہنچ گیا تو وہ ہمیں زندہ رہنے کا کوئی موقع نہیں دے گا''...... عمران نے ٹائیگر کے جاتے ہی ان سب سے مخاطب ہو کر تیز لہجے میں کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور تیزی سے جیپوں کی طرف بڑھ گئے اور جیپوں سے اپنا سامان نکالنے لگے۔ کچھ ہی دیر میں وہ عمران کے ساتھ تیزی سے پیدل آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

درد کی تیز لہر تنویر کو اپنے جسم میں سرایت کرتی ہوئی محسوس ہوئی اور پھر اچانک اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے کیونکہ اسے ایک چٹان کے ساتھ کھڑا کر کے رسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ اس نے تیزی سے گردن گھمائی اور اپنے ساتھ ہی نعمانی، چوہان، خاور اور سیاہ بچھو کو بھی اسی طرح بندھے ہوئے دیکھا۔

انہیں بھی رسیوں کی مدد سے مختلف چٹانوں کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا۔ دن چڑھا ہوا تھا اور وہ اس وقت کھلے آسمان کے نیچے کھڑے تھے اور ایک آدمی اب سب سے آخر میں موجود سیاہ بچھو کو کوئی انجکشن لگا رہا تھا۔ ان کے سامنے ایک کافی وسیع میدان پھیلا ہوا تھا اور اس میدان میں ان سے کچھ فاصلے پر چار لاشیں ایک ڈھیر کی صورت میں پڑی ہوئی تھیں۔

''کیا مطلب۔ یہ کون سی جگہ ہے اور ہم یہاں کیسے پہنچ گئے ہیں''...... اسی لمحے ان کے ساتھ کھڑے چوہان کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ سیاہ بچھو کو انجکشن لگانے والا اس دوران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ساتھ ہی گہرائی میں اتر کر ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔

''پتہ نہیں۔ ویسے میرا خیال ہے۔ یہ لاشیں ان لوگوں کی ہیں جنہیں ہم نے سرنگ میں مارا تھا''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ رابرٹ کی لاش میں نے پہچان لی ہے۔ اس کا منہ میری طرف ہے''...... خاور کی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے انہیں اسی گہرائی میں سے باتوں کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک کر اس طرف کو دیکھنے لگے اور چند لمحوں کے بعد ایک عورت کا سر گہرائی سے ابھرتا دکھائی دیا اور اس کے بعد وہ عورت سامنے آ گئی اس کے پیچھے چار افراد تھے۔ جن میں سے دو نے بڑے کین اٹھائے ہوئے تھے۔ ایسے کین جن میں ہنگامی طور پر کیروسین آئل وغیرہ کو ذخیرہ کیا جاتا ہے اور اس عورت کو دیکھتے ہی تنویر پہچان گیا کہ یہ مادام بلیک کیٹ ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ کیٹ ایجنسی کے ہتھے چڑھ گئے ہیں۔ تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیا۔

''ویل ڈن۔ تم لوگوں کو ہوش آ گیا ہے''...... اس عورت نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں آنا چاہئے تھا''...... تنویر نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

''ایسی بات نہیں۔ ویسے کاش تمہارے ساتھ عمران بھی ہوتا تو واقعی لطف آ جاتا۔ اس کی بھی موت تم سب کے ساتھ ہوتی۔ اذیت ناک موت''...... اس عورت نے ان کے سامنے رک کر انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ جسے دیکھو وہی عمران عمران کر رہی ہوتی ہے۔ نجانے اس کے سوا تمہیں کوئی اور نظر ہی نہیں آتا ہے۔ آخر کیا نظر آتا ہے تمہیں اس احمق میں''...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کا نام سننا بھی پسند نہ کرتا ہو۔

''کیا مطلب۔ کیا تم عمران کو پسند نہیں کرتے۔ حالانکہ تم بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن ہو اور اس کے ساتھی ہو۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس میں گروپ بندی ہے''...... بلیک کیٹ نے تنویر کی بات سن کر بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

''وہ سیکرٹ سروس [illegible]ن نہیں ہے۔ صرف کرائے پر کام والا آدمی ہے۔ فری لانسر''...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ چلو تم نے کم از کم یہ تو مان لیا ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے''...... بلیک کیٹ نے کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس سے واقعی حماقت سرزد ہو گئی ہے۔ اس کے ساتھیوں نے بھی ہونٹ بھینچ لئے

تھے۔

''کیا چاہتی ہو تم''...... تنویر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''تم سب کی موت۔ تم نے اپنی حقیقت تسلیم کر لی ہے اس لئے اب میں جلد از جلد تمہیں اپنی تجویز کردہ سزا دے سکتی ہوں۔ ورنہ خواہ مخواہ کی پوچھ گچھ میں وقت ضائع ہوتا''...... بلیک کیٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''فلاسٹر پہلے اپنے ساتھیوں کی لاشوں پر کیروسین آئل ڈال کر آگ لگا دو۔ تاکہ انہیں اس بات کا اندازہ ہو سکے کہ انسانی جسم کس طرح آگ میں جلتے ہیں۔اس کے بعد ان کی باری بھی آجائے گی''...... بلیک کیٹ نے اپنے ساتھ کھڑے ایک لمبے تڑنگے آدمی سے کہا۔

''یس مادام''...... اس آدمی نے کہا اور پھر اس نے اپنے دو ساتھیوں کو اشارہ کیا تو وہ ایک بڑا کین اٹھائے تیزی سے زمین پر پڑی ہوئیں لاشوں کی طرف بڑھ گئے۔

''کیا۔ کیا تم ہمیں زندہ جلانا چاہتی ہو''...... تنویر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہاں چونکہ لکڑیاں نہیں مل سکتیں۔ اس لئے ہم تمہیں کیروسین آئل ڈال کر جلائیں گے''...... بلیک کیٹ نے اس طرح تنویر اور دوسرے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا جیسے انہیں کوئی اہم معلومات مہیا کر رہی ہو۔

''کیوں خواہ مخواہ کیروسین آئل ضائع کر رہی ہو۔ آسمان پر گدھیں منڈلا رہیں۔ خود ہی نوچ نوچ کر کھا جائیں گی ان لاشوں کو''...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تمہاری اس بات کا مقصد میں سمجھ گئی ہوں کہ تمہیں زندہ نہ جلایا جائے بلکہ گولیاں مار کر ہلاک کیا جائے تاکہ گدھیں تمہاری لاشیں کھا جائیں۔ یہی کہنا چاہتے تھے تم لیکن میں ان پہاڑیوں میں گونجتی ہوئیں تمہاری درد ناک اور انتہائی کربناک چیخیں سننا چاہتی ہوں ایسی چیخیں کہ شاید آئندہ صدیوں تک یہ پہاڑیاں ان چیخوں سے گونجتی رہیں گی اور تب مجھے سکون ملے گا اور میں اپنے ان ساتھیوں کا انتقام بھی لے لوں گی جنہیں تم نے گولیاں مار کر بے رحمی سے ہلاک کیا ہے''...... بلیک کیٹ نے بڑے زہر خند لہجے میں کہا۔

''تت تت۔ تم۔ کیا۔ کیا تم مجھے بھی زندہ جلاؤ گی۔ مم۔ مم میں تو بے گناہ ہوں۔ مجھے تو یہ لوگ زبردستی پکڑ کر ساتھ لائے تھے''...... اچانک سیاہ بچھو نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''جھوٹ مت بولو۔ تم نے ہی انہیں راستہ دکھایا ہے۔ تم سب سے بڑے مجرم ہو اس لئے سب سے پہلے میں تمہیں زندہ جلاؤں گی''...... بلیک کیٹ نے سرد لہجے میں کہا اور سیاہ بچھو بری طرح چیخنے لگا۔ لیکن بلیک کیٹ نے اب اس کی طرف دوبارہ دیکھنا بھی گوارہ نہ کیا۔ وہ ان لاشوں کی طرف دیکھ رہی تھی جن پر کین سے

مسلسل کیروسین آئل چھڑکا جا رہا تھا۔ سیاہ بچھو چیختا چیختا خود ہی خاموش ہو گیا جبکہ تنویر اور دوسرے ساتھی آئی کوڈ کی مدد سے رسیوں سے پیچھا چھڑانے کے بارے میں ایک دوسرے کو تجویزیں بتا رہے تھے لیکن کوئی ایسی تجویز سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ جس سے وہ خود بھی بچ سکیں بلیک کیٹ اور اس کے ساتھیوں کو بھی کور کر سکیں۔

اچانک چوہان کے چہرے پر گہری مسرت کے تاثرات نمودار ہوئے جیسے اس کے ذہن میں کوئی کارگر تجویز آ گئی ہو اور سب نے اسے چونک کر دیکھنا شروع کر دیا کیونکہ وہ ان سب سے آخر میں اور سیاہ بچھو سے پہلے بندھا ہوا تھا۔ اس لئے وہ آسانی سے اس کا اپنی طرف مڑا ہی چہرہ دیکھ سکتے تھے اور چوہان کی آنکھیں مخصوص انداز میں اور تیزی سے جھپکنی شروع ہو گئیں اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کی آنکھوں میں کوئی تنکا پڑ گیا ہو اور وہ ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے مسلسل آنکھیں جھپکا جھپکا کر اسے باہر نکالنے کی کوشش میں ہو۔ مگر جیسے جیسے اس کی آنکھیں مختلف وقفوں سے جھپکتی جا رہی تھیں باقی ساتھیوں کے چہروں پر ہلکی سی مسرت کے تاثرات نمودار ہوتے جا رہے تھے اور پھر ان سب نے پلکیں جھپکا کر اس کی تجویز کی تائید کر دی کیونکہ اس صورتحال میں اس سے بہتر اور کوئی تجویز ہو ہی نہ سکتی تھی۔ ان لاشوں کو آگ لگا دی گئی اور انسانی گوشت کے جلنے کی سرانڈ پورے ماحول میں پھیل گئی۔ لاشیں دھڑا دھڑ جل رہی تھیں۔

''اوہ تم واقعی انتہائی سفاک، بے رحم اور ظالم ہو''...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس میں کوئی شک نہیں۔ بلیک کیٹ سے بڑھ کر یہاں کوئی ظالم، بے رحم اور سفاک نہیں ہے''...... بلیک کیٹ نے مڑ کر تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''ہونہہ۔ بلیک کیٹ۔ زندہ انسانوں کو جلانے کی بات سوچ کر تم نے ثابت کر دیا ہے کہ تم عورت تو کیا انسان کہلانے کے بھی لائق نہیں ہو۔ دنیا میں دشمنیاں اور اختلافات تو ہوتے رہتے ہیں لیکن اس طرح کا غیر انسانی سلوک کبھی کسی نے نہیں کیا۔ تمہاری جگہ ہم ہوتے تو ہم کبھی تمہارے ساتھ ایسا سلوک نہ کرتے''۔ خاور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں ایسی حماقتوں کی روادار نہیں ہوں میں دشمنوں کو عبرتناک انجام تک پہنچانے کی عادی ہوں''...... بلیک کیٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب تم نے خود اس انداز کی سفاکانہ کارروائی کا آغاز کیا ہے۔ اس لئے آئندہ اب تمہارے ساتھ جو سلوک بھی ہو۔ تمہیں ہم سے کوئی گلہ نہیں ہونا چاہئے''...... خاور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میرے ساتھ تم کیا سلوک کرو گے۔ عبرتناک موت کو سامنے دیکھ کر شاید دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔ یہ مت بھولو کہ تم بندھے

ہوئے بے بس ہو۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ تمہارے ناخنوں میں ایسے کوئی بلیڈ وغیرہ بھی نہیں ہیں جیسے عمران کے ناخنوں میں لگے ہوتے ہیں اور رسیاں اس قدر مضبوط ہیں کہ تم چاہے جتنا زور بھی لگا لو یہ ٹوٹ نہیں سکتیں اور تھوڑی دیر بعد تم اسی طرح بندھے بندھے زندہ جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔ اس کے بعد کیا تمہاری راکھ میرے ساتھ سلوک کیا کرے گی اور کیا کر سکتی ہے ہاں اگر تمہاری روحیں مجھ سے بدلہ لینا چاہیں تو اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے''...... بلیک کیٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یہ بات تم نے ٹھیک کہی ہے اور یہ بات واقعی سوچنے کی ہے کہ راکھ بھلا کسی کا کیا بگاڑ سکتی ہے''...... خاور نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بلیک کیٹ کا مضحکہ اڑا رہا ہو۔

''تم۔ تم مجھ پر طنز کر رہے ہو۔ بلیک کیٹ پر۔ مجھ پر ہنس رہے ہو۔ میں ابھی تمہاری شکلیں مستقل طور پر بگاڑنے کا بندوبست کرتی ہوں''...... بلیک کیٹ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر اپنے ساتھی فلاسٹر سے مخاطب ہو گئی۔

''فلاسٹر''...... بلیک کیٹ نے چیخ کر کہا۔

''یس مادام''...... فلاسٹر نے تیزی سے مڑ کر مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اپنے آدمیوں کو کہو۔ اب ان پر کیروسین آئل ڈالیں۔ اب انہیں آگ میں خود لگاؤں گی۔ لائٹر مجھے دو''...... بلیک کیٹ نے

چیختے ہوئے کہا۔

''یس مادام''...... فلاسٹر نے کہا اور اس نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دینی شروع کر دیں اور دوسرے لمحے کیروسین آئل سے بھرا ہوا دوسرا کین اٹھا کر دو آدمی ان کی طرف بڑھے۔ کین کا ڈھکن کھولا گیا اور سب سے پہلے سیاہ بچھو کے سر پر کیروسین آئل ڈالا گیا۔ ہر طرف کیروسین آئل کی تیز بو پھیل گئی۔ سیاہ بچھو کا پورا جسم کیروسین آئل سے بھیگ گیا۔ وہ خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا لیکن کیروسین آئل کی بو اور جسم کے بھیگنے کی وجہ سے وہ دوبارہ ہوش میں آ گیا تھا اور ہوش میں آ کر اس نے بے اختیار چیخنا شروع کر دیا۔ وہ بلیک کیٹ سے گڑگڑا کر رحم کی درخواست کر رہا تھا۔

''معاف کر دو۔ معاف کر دو۔ رحم کرو مجھ پر۔ میں آگ میں زندہ نہیں جلنا چاہتا۔ رحم کرو رحم کرو''...... اس نے چیختے ہوئے کہا۔

''ابھی کرتی ہوں تم پر رحم۔ تم فکر نہ کرو۔ ابھی کرتی ہوں''۔ بلیک کیٹ نے انتہائی سفاکانہ لہجے میں کہا۔ جبکہ اس کے ساتھی اب خاور پر کیروسین آئل ڈالنے میں مصروف تھے خاور کے بعد وہ نعمانی کی طرف بڑھ گئے۔ خاور کا بھی پورا جسم کیروسین آئل سے بھیگ چکا تھا۔ لیکن وہ بڑے مطمئن انداز میں کھڑا تھا۔

بلیک کیٹ حیرت بھرے انداز میں خاور اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہی تھی۔ اسے سمجھ نہ آ رہا تھا کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں۔ جو اس قدر عبرتناک موت کے منہ پہنچنے کے باوجود اس طرح مطمئن

کھڑے ہیں جیسے انہیں زندہ جلانے کی تیاری کی بجائے ان کے جسموں پر عطر گلاب چھڑکا جا رہا ہو۔ نعمانی، چوہان اور آخر میں تنویر کے جسم پر کیروسین آئل ڈال دیا گیا۔ کیروسین آئل کا کین خالی ہو گیا اور فلاسٹر کے دونوں ساتھی پیچھے ہٹ گئے۔ سیاہ بچھو کی گردن انتہائی خوف کی وجہ سے ایک بار پھر ڈھلک گئی تھی۔

''سب سے پہلے اسے جلنا چاہئے۔ ایک تو یہ انہیں یہاں تک لے آنے کا مجرم ہے اور دوسرا اسے جلتا دیکھ کر انہیں صحیح معنوں میں احساس ہوگا کہ جلنے کے عمل سے کس قدر خوفناک تکلیف ہوتی ہے''...... بلیک کیٹ نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں لائٹر لئے وہ تیزی سے سیاہ بچھو کی طرف بڑھ گئی۔ تنویر اور اس کے ساتھی خاموش کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔

''رک جاؤ بلیک کیٹ۔ یہ آدمی بے گناہ ہے۔ آخر تم کیوں اس قدر سفاکی کا مظاہرہ کر رہی ہو''...... خاور سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا لیکن بلیک کیٹ نے اس کی طرف دیکھے بغیر لائٹر جلایا اور اسے سیاہ بچھو کے کیروسین آئل سے بھیگے ہوئے لباس سے لگا دیا۔

بھک کی آواز کے ساتھ سیاہ بچھو کا پورا جسم یکلخت کسی شعلے کی طرح بھڑک اٹھا اور اس کے ساتھ ہی سیاہ بچھو نہ صرف ہوش میں آ گیا بلکہ اس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخوں سے پورا ماحول گونج اٹھا۔ وہ واقعی زندہ جل رہا تھا۔

''ہا۔ ہا۔ دیکھو ابھی تم سب بھی اسی طرح جلو گے اور اسی

طرح چیخو گے۔ ہا ہا ہا۔ دیکھو۔ یہ ہے وہ موت جو میں نے تمہارے لئے تجویز کی ہے۔ بھیانک اور انتہائی اذیتناک موت''...... بلیک کیٹ نے ہذیانی انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور وہ سب ہونٹ بھینچے خاموش کھڑے تھے۔ ان کے چہروں پر سیاہ بچھو کی اس عبرتناک موت کی وجہ سے گہرے افسوس کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن وہ بے بس تھے۔ نہ ہی سیاہ بچھو کو کوئی بات سمجھا سکتے تھے اور نہ اس حالت میں اسے چھڑا سکتے تھے۔

سیاہ بچھو کی چیخیں آہستہ آہستہ مدھم پڑتی گئیں اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہاں کیروسین آئل کے ساتھ ہر طرف انسانی گوشت جلنے کی سرانڈ پھیل گئی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ منہ کے بل نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ کیونکہ اس کے جسم کے ساتھ ساتھ اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں بھی جل گئی تھیں۔ ویسے سیاہ بچھو کی ہولناک اور کربناک چیخوں کی بازگشت ابھی تک پہاڑیوں میں گونج رہی تھی۔

''ہاہاہا۔ دیکھا تم سب نے اپنی آنکھوں سے۔ یہ ہوتا ہے انتقام۔ اب تمہاری باری ہے''...... بلیک کیٹ نے بڑے سرد مہرانہ لہجے میں کہا وہ واقعی انتہائی ظالم اور سفاک عورت تھی۔ ایک جیتے جاگتے انسان کو زندہ جلانے کے باوجود اس کے چہرے پر افسوس کی ہلکی سی رمق بھی نہ ابھری تھی۔

''تم واقعی بے رحم قاتلہ ہو بلیک کیٹ اور اب تم کسی طرح بھی

کسی رحم کی مستحق نہیں رہیں۔ تمہارا انجام ہمارے ہاتھوں سے ہی ہو گا اور انتہائی عبرتناک ہو گا“...... خاور نے غراتے ہوئے کہا۔

”ہا ہا ہا۔ تم کیا لو گے مجھ سے انتقام۔ میں اپنے دشمنوں سے ایسے ہی انتقام لیتی ہوں اور تم سب بھی میرے انتقام کا نشانہ بنو گے“...... بلیک کیٹ نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ لائٹر لئے قدم بہ قدم خاور کی طرف بڑھنے لگی۔ جو ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی اس وقت بے پناہ سنجیدگی تھی کیونکہ خاور نے آئی کوڈ کی مدد سے جو تجویز پیش کی تھی اب اس کے کسوٹی پر پرکھنے کا وقت آ گیا تھا۔ اگر وہ تجویز واقعی کار آمد ثابت ہوئی تب تو شاید ان کی زندگیاں بچ جاتیں۔ ورنہ تو واقعی سیاہ بچھو کی طرح عبرتناک موت ہی ان کا بھی مقدر بنتی۔

”لو اب تمہارا کھیل ختم۔ اب میں تمہاری بھیانک، دردناک اور اذیت بھری چیخیں سنوں گی۔ تمہاری چیخیں ہی میرے ساتھیوں کی موت کا بدلہ ہو گا۔ اب میں تمہاری چیخیں سننا چاہتی ہوں“۔ بلیک کیٹ نے بڑے سفاک لہجے میں کہا اور لائٹر کا شعلہ جلا کر وہ خاور کے جسم سے لگانے ہی لگی تھی کہ اچانک تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی یکلخت خاور کا جسم اچھلا اور اس کے ساتھ ہی وہ سامنے کھڑی بلیک کیٹ کو ساتھ لیتے ہوئے تیزی سے زمین پر رول ہوتا چلا گیا۔

بلیک کیٹ کے حلق سے تیز چیخیں نکلنے لگی تھیں فلاسٹر اور اس

کے دو ساتھی پہلے تو حیرت سے بت بنے کھڑے یہ حیرت انگیز تماشہ دیکھتے رہے لیکن پھر مادام بلیک کیٹ کی چیخنے کی آوازیں سنتے ہی وہ تیزی سے زمین پر رول کرتے ہوئے ان کے جسموں کی طرف دوڑ پڑے لیکن اسی لمحے خاور بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ہی فلاسٹر جو سب سے آگے تھا۔ بری طرح چیختا ہوا اچھلا اور اپنے پیچھے آنے والے دونوں آدمیوں سے ٹکرا کر انہیں بھی ساتھ لیتا ہوا نیچے گرا۔

اسی لمحے خاور نے جھپٹ کر اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی بلیک کیٹ کو دونوں ہاتھوں پر اٹھایا اور دوسرے لمحے ان تینوں پر پوری قوت سے پھینک دیا جو نیچے گر کر تیزی سے اٹھ رہے تھے اور وہ ایک بار پھر چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ خاور بجلی کی سی تیزی سے اس فلاسٹر کی طرف لپکا۔ جس کی جیب کا ابھار بتا رہا تھا کہ اس میں ریوالور موجود ہے۔ فلاسٹر نے یکلخت دونوں گھٹنے اٹھا کر خود پر جھپٹتے ہوئے خاور کو ضرب لگا کر پشت کے بل پھینکنے کی کوشش کی لیکن خاور قریب جا کر تیزی سے گھوما اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر دونوں ہاتھوں سے اس کے جسم کو پہلو کے بل جھٹکا دیا اور پھر اس کی سائیڈ جیب میں ہاتھ ڈال دیا۔ فلاسٹر نے تیزی سے مڑ کر خاور کو جھٹکنے کی کوشش کی لیکن خاور نے ہاتھ کو ایک زور دار جھٹکا دیا اور دوسرے لمحے فلاسٹر کی جیب پھٹی اور اس میں سے ریوالور باہر آ گرا۔

''وہ بھاگ رہی ہے خاور۔ فائر کرو''...... تنویر نے چیختے ہوئے کہا اور خاور بجلی کی سی تیزی سے ریوالور جھپٹ کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ فلاسٹر نے جسم کو لٹو کی طرح گھمایا اور اس کی ٹانگیں خاور کے جسم سے پوری قوت سے ٹکرائیں اور خاور اچھل کر منہ کے بل نیچے گرا۔ اسی لمحے فلاسٹر کے باقی دو ساتھی جو اس دوران اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو چکے تھے وہ بھی تیزی سے خاور کی طرف پلٹے لیکن پھر ریوالور کے پے در پے دھماکوں کے ساتھ ہی وہ بری طرح چیختے ہوئے راستے میں موجود فلاسٹر کے اٹھتے ہوئے جسم سے ٹکرائے اور نیچے گر گئے۔ خاور نے تیسرا فائر فلاسٹر کے جسم پر کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر اس گہرائی کی طرف بھاگنے لگا۔ جہاں اب اسے بلیک کیٹ کا سر غائب ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن بلیک کیٹ اس دوران بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ خاور پوری رفتار سے بھاگتا ہوا وہاں پہنچا لیکن بلیک کیٹ وہاں موجود نہ تھی۔

خاور تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔ لیکن نیچے ہر طرف چٹانیں پھیلی ہوئی تھیں اور بلیک کیٹ غائب ہو چکی تھی خاور تیزی سے ایک سائیڈ پر لپکا۔ وہ ہر قیمت پر اس سفاک قاتلہ کو پکڑنا چاہتا تھا لیکن ابھی وہ چٹان کے قریب ہی پہنچا تھا کہ اسے کچھ فاصلے سے ہیلی کاپٹر کے پنکھے چلنے کی آواز سنائی دی اور وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھنے لگا۔ لیکن چٹانوں میں راستہ نہ ہونے کی وجہ

سے وہ ان کے درمیان گھوم ہی رہا تھا کہ اس نے ایک ہیلی کاپٹر کو وہاں سے کچھ فاصلے پر فضا میں تیزی سے اٹھتے ہوئے دیکھا۔ خاور نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کر کے فائر کر دیا۔ لیکن تیز رفتار ہیلی کاپٹر اس دوران خاصی بلندی پر پہنچ کر ریوالور کی رینج سے باہر جا چکا تھا اور پھر خاور کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ بلند پہاڑی چٹانوں کی اوٹ میں غائب ہو گیا۔

بلیک کیٹ نکل جانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ خاور تیزی سے واپس بھاگا اسے اب اس خطرے کا احساس ہوا تھا کہ کہیں بلیک کیٹ کے تینوں ساتھیوں میں سے کوئی زندہ نہ بچ گیا ہو اور وہ اسلحے سے اس کے بندھے ہوئے ساتھیوں کو ہلاک کر دے لیکن وہاں پہنچ کر اس کے حلق سے اطمینان کا ایک طویل سانس نکل گیا۔ وہ تینوں وہیں تڑپ تڑپ کر ختم ہو چکے تھے اور اس کے ساتھی ویسے ہی بندھے کھڑے تھے۔ خاور تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

''وہ بھاگ گئی ہے''...... خاور نے قریب جا کر کہا۔

''ہاں۔ ہم نے اسے بھاگتے دیکھ لیا ہے''...... نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور خاور نے ریوالور کی فائرنگ سے باری باری ان کی رسیاں کاٹ دیں اور وہ آزاد ہو گئے۔ تیز دھوپ کی وجہ سے ان کے لباسوں سے اس دوران اڑ چکا تھا۔ واقعی خاور کی بتائی ہوئی تجویز کامیاب رہی تھی کہ اگر وہ اپنے جسم کو آگے کی طرف زور

دے کر رکھیں تو ایک زور دار جھٹکا ہی ان رسیوں کو توڑ دینے کے
لئے کافی ہو گا کیونکہ انہیں رسیاں انتہائی بھونڈے انداز میں باندھی
گئی تھیں اور یہ رسیاں ایسی تھیں جنہیں محض مخصوص جھٹکے سے آسانی
سے توڑا جا سکتا تھا۔ اگر جسم کو زور دار جھٹکا دیا جائے تو رسیوں سے
نجات حاصل کی جا سکتی ہے اور ظاہر ہے اس کے سوا اور کوئی
صورت بھی نہ تھی اور خاور واقعی اپنی اس ترکیب میں کامیاب بھی رہا
تھا۔

جب تک تنویر پر کیروسین آئل ڈالا جاتا رہا۔ اس وقت تک
خاور کے جسم سے خاصی مقدار میں کیروسین آئل اڑ گیا تھا اس لئے
بلیک کیٹ کے لائٹر آگے لانے کے باوجود اسے آگ نہ لگی تھی۔
اگر بلیک کیٹ اسے آگ لگانے میں کامیاب ہو جاتی تو اس کے
جسم میں یکلخت آگ بھڑک اٹھتی جو فوراً اس کے جسم پر پھیل جاتی
اور خاور کو آگ بجھانا مشکل ہو جاتا اور اسے اس طرح ان پر حملہ
کرنے کا بھی موقع نہ ملتا۔

خاور نے فوری طور پر یہ عقلمندی کی تھی کہ بلیک کیٹ کو ساتھ
لے کر زمین پر رول کرنا شروع کر دیا تھا تاکہ بلیک کیٹ کے ساتھی
بلیک کیٹ کی وجہ سے اس پر فائر نہ کر سکیں گے۔ اگر وہ بلیک کیٹ
کے بغیر زمین پر رولنگ شروع کر دیتا۔ تو اس دوران بلیک کیٹ اور
اس کے ساتھی اسے آسانی سے کور کر سکتے تھے یہ بات وہ پہلے بھی
دیکھ چکے تھے کہ بلیک کیٹ اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں

اسلحہ نام کی کوئی چیز نہ تھی البتہ اس فلاسٹر کی جیب کا ابھار بتا رہا تھا
کہ اس کے اندر ریوالور موجود ہے انہیں شاید یہ تصور بھی نہ تھا کہ
اس طرح بندھے ہوئے آدمی آزاد ہو کر ان سے ٹکرا بھی سکتے
ہیں۔

بہرحال خاور کی ذہانت پھرتی اور مستعدی کی وجہ سے وہ نہ
صرف عبرتناک موت مرنے سے بچ گئے تھے بلکہ بلیک کیٹ کے
تین ساتھی بھی ہلاک ہو چکے تھے۔ بس ایک کام بہرحال ان کے
بھی اندازے کے خلاف ہوا تھا کہ بلیک کیٹ چکنی مچھلی کی طرح
ہاتھ سے نکل گئی تھی جس کا انہیں بے حد افسوس تھا۔

”سیاہ بچھو بھی ہلاک ہو گیا ہے۔ اس لئے اب اس بلیک کیٹ کا
اڈہ تلاش کرنا مسئلہ بن جائے گا۔ میں اس عورت سے سیاہ بچھو کی
موت کا عبرتناک انتقام لینا چاہتا ہوں۔ یہ بے رحم اور سفاک قاتلہ
ہے۔ اسے زندہ چھوڑنا پوری انسانیت کے ساتھ دشمنی ہے“......تنویر
نے غراتے ہوئے کہا۔

”وہ لازماً اپنے ساتھیوں سمیت واپس آئے گی اور پوری تیاری
کے ساتھ آئے گی اس لئے ہمیں اب تیزی سے چٹانوں کی اوٹ
لے کر آگے بڑھنا چاہئے“......نعمانی نے کہا۔

”اوہ۔ ہم تو اسی جگہ ہیں جہاں اس زارنے اور اس کے
ساتھیوں کی غار تھی اور جہاں ہم بے ہوش ہوئے تھے۔ مجھے یقین
ہے کہ ابھی انہیں وہاں سے اسلحہ وغیرہ نکال کر لے جانے کا موقع

نہ مل سکا ہو گا۔ ہمیں وہاں سے ضروری اسلحہ مل سکتا ہے۔ ورنہ اس ریوالور میں تو اب ایک گولی باقی رہ گئی ہے۔ اس کے بعد یہ بھی بیکار ہو جائے گا“...... خاور نے کہا۔

”اب کیا کرنا ہے“...... چوہان نے کہا۔

”کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہو گا کیونکہ بلیک کیٹ جلد ہی فورس کے ساتھ واپس آئے گی اور وہ ہمیں ہر حال میں ہلاک کرنے کی کوشش کرے گی لیکن ہمیں اس کے آنے سے پہلے محفوظ مقام تلاش کرنا ہو گا ورنہ اس بار وہ ہمیں کوئی موقع نہ دے گی“...... تنویر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”میں نے عمران کی صرف تصویر دیکھی ہے باس اور اس کی آواز سنی ہے۔ مجھے بڑا اشتیاق ہے۔ اس عجیب وغریب آدمی سے ملنے کا“...... ریڈ روزی نے کہا۔

”جب میں اسے گرفتار کر لوں گا تو میرا وعدہ رہا کہ اسے گولی مارنے سے پہلے تمہیں اس سے ضرور ملواؤں گا“...... کرنل ڈیوڈ نے بڑے شاہانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ویسے میرا خیال ہے کہ اب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کو دمار قصبے تک پہنچ جانا چاہئے۔ وہ لوگ جیپوں پر سفر کر رہے ہیں اور آج ہمیں یہاں آئے ہوئے دوسرا دن ہے“...... ریڈ روزی نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ ہاں۔ ٹھہرو۔ میں روال کو بلواتا ہوں“...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور دروازے کے باہر موجو سپاہی کو زور سے آواز دی۔

”جناب“...... سپاہی نے جلدی سے اندر آ کر مؤدبانہ لہجے میں

پوچھا۔

"پولیس چیف کو بلاؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور سپاہی سر ہلاتا ہوا مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ ریڈ روزی اور کرنل ڈیوڈ دونوں کمرے میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ کرنل ڈیوڈ اسے عمران سے اپنے ہونے والے سابقہ معرکوں کی داستانیں سنا رہا تھا لیکن ظاہر ہے اس نے ان سب کو اس انداز میں بیان کیا تھا کہ بس آخر میں عمران کی قسمت ہی اچھی ہوتی تھی کہ وہ بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو جاتا تھا۔ ورنہ وہ کرنل ڈیوڈ کے مقابلے میں کہاں ٹھہر سکتا تھا اور ریڈ روزی بڑی دلچسپی سے یہ سب کچھ سن رہی تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں روال وہاں آ گیا۔ اس نے ان دونوں کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ کہاں تھے تم"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ جناب۔ دو آدمیوں کی اطلاع ملی تھی کہ وہ قصبے میں داخل ہوئے ہیں۔ میں اس بارے میں سپاہی سے پوچھ گچھ کر رہا تھا"...... روال نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ دو آدمی داخل ہوئے ہیں اور تم نے مجھے اطلاع ہی نہیں دی۔ کہاں ہیں وہ آدمی۔ کون ہیں وہ"...... کرنل ڈیوڈ نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ جناب میں نے چیکنگ کر لی ہے۔ وہ یہاں مقامی قبیلے کے سردار حسان بن خالد کا سالا اور اس کا دوست تھا۔ وہ مشکوک افراد نہیں ہیں"...... روال نے اور زیادہ سہم کر جواب دیتے ہوئے۔

"اوہ اوہ۔ یہاں کوئی سالا اور عزیز نہیں ہے۔ یہ یقیناً عمران اور اس کا ساتھی ہوگا وہ ایسے ہی روپ بدل لیتے ہیں۔ بلاؤ ان اجنبیوں کو بلکہ ٹھہرو ہم خود وہاں چلتے ہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ جناب۔ آپ کہاں تکلیف کریں گے۔ میں انہیں بلوا لیتا ہوں"...... روال نے گھبرا کر کہا۔

"نہیں۔ میں خود وہیں جاؤں گا۔ اسے ذرا بھی شک پڑا تو وہ غائب ہو جائے گا۔ چلو جیپ تیار کرو۔ فوراً چلو"...... کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور روال تیزی سے مڑ کر دوڑتے ہوئے انداز میں کمرے سے باہر چلا گیا۔

"آؤ ریڈ روزی۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہو سکتے ہیں۔ آؤ"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور خود بھی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ریڈ روزی اس کے پیچھے تھی اور تھوڑی دیر بعد دو جیپیں تھانے کی حدود سے نکل کر تیزی سے قصبے کے اندر جانے والے کچے راستے پر دوڑتی ہوئیں آگے بڑھی جا رہی تھیں۔ پہلی جیپ پر کرنل

ڈیوڈ اور ریڈ روزی کے ساتھ روال تھا جبکہ عقبی سیٹ پر پولیس کے سپاہی تھے۔ جیراڈ ایک روز پہلے ہی واپس اپنے قصبے تارب جا چکا تھا۔ کیونکہ کرنل ڈیوڈ نے اسے واپس جانے کی اجازت دے دی تھی۔

"تمہیں کس نے اطلاع دی تھی ان دونوں کے متعلق"...... کرنل ڈیوڈ نے روال سے پوچھا۔

"پہلی چوکی سے اطلاع ملی تھی۔ وہاں کی نگرانی پر سپاہی ٹوچی تھا لیکن ٹوچی نے مجھے کوئی رپورٹ نہ دی تھی۔ اس لئے میں نے ٹوچی کو بلوایا۔ ٹوچی کہیں دور تھا۔ اس لئے اسے یہاں پہنچنے میں خاصا وقت لگ گیا۔ پھر ٹوچی نے آ کر بتایا کہ وہ دونوں حسان بن خالد کے گھر گئے ہیں اور وہاں سے اسے معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک اس کا سالا اور دوسرا اس کا کوئی دوست ہے۔ اس لئے وہ مطمئن ہوکر واپس آ گیا تھا اور اس نے ان کے متعلق کوئی رپورٹ نہ دی تھی۔ کیونکہ قصبے میں لوگ آتے جاتے تو بہرحال رہتے ہیں"...... روال نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"یہ حسان بن خالد کس قبیلے کا سردار ہے"...... چند لمحوں کے بعد کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"الہان قبیلہ ہے۔ یہ آدمی خاصا با اثر ہے"...... روال نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد

دونوں جیپیں ایک سائیڈ پر بنے ہوئے پختہ احاطے میں داخل ہو گئیں۔ احاطے میں بڑی بڑی دو چارپائیاں بچھی ہوئی تھیں اور ان پر ان چار آدمی بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ پولیس جیپوں کو اندر آتے دیکھ کر وہ چاروں تیزی سے چارپائیوں سے اٹھے اور کھڑے ہو کر حیرت بھرے انداز میں انہیں دیکھنے لگے یہ چاروں مقامی پہاڑی آدمی تھے کرنل ڈیوڈ اور ریڈ روزی روال کے ساتھ نیچے اترے اور دوسری جیپ سے سپاہی بھی اتر آئے۔

"حسان بن خالد کہاں ہے"...... روال نے ان چاروں سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اندر ہے جناب بلاؤں اسے جناب"...... ایک آدمی نے کہا۔

"ہاں بلاؤ"...... روال نے تحکمانہ لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ آدمی حسان بن خالد کو بلانے جاتا۔ ایک کونے سے ایک لمبا تڑنگا آدمی نمودار ہوا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور چہرے پر زخموں کے آڑے ترچھے نشانات بھی نمایاں تھے چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں جیسی چمک تھی۔ وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا ان کے قریب آ گیا اور پھر اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں روال، کرنل ڈیوڈ اور ریڈ روزی کو سلام کیا۔

"یہ حسان بن خالد ہے جناب اور حسان بن خالد سنو یہ جی پی فائیو کے چیف جناب کرنل ڈیوڈ اور یہ ان کی اسسٹنٹ مادام ریڈ روزی ہیں۔ یہ اتنے بڑے افسر ہیں کہ ملک کا وزیراعظم بھی ان

سے اٹھ کر ملتا ہے''...... روال نے بڑے خوشامدانہ انداز میں کرنل ڈیوڈ کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ کا سینہ اپنے اختیارات اور تعریف سن کر اور زیادہ پھول گیا۔

''اوہ اوہ۔ سرکار میں تو خادم ہوں سرکار حکم کریں''...... حسان بن خالد نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''وہ تمہارا سالا اور اس کا دوست کہاں ہے۔ بلاؤ انہیں میں ان سے ملنا چاہتا ہوں''...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی کرخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''سالا اور اس کے دوست۔ کیا مطلب جناب۔ میرا تو کوئی سالا ہی نہیں ہے''...... حسان بن خالد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ اور ریڈ روزی کے ساتھ ساتھ روال بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے سپاہی ٹوچی نے بتایا ہے کہ دو اجنبی تمہارے پاس آئے تھے اور تم نے اسے بتایا تھا کہ ان میں سے ایک تمہارا سالا اور دوسرا اس کا دوست ہے''...... وال نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ ٹوچی سپاہی تو مجھے ملا ہی نہیں اور نہ کوئی میرا سالا اور نہ ہی اس کا دوست یہاں آیا ہے یہ میرے ساتھی صبح سے یہاں موجود ہیں۔ آپ ان سے پوچھ لیں یا ٹوچی کو بلا لیں میں نے اسے کب کہاں ہے''...... حسان بن خالد نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ کہاں ہے وہ ٹوچی۔ بلاؤ اسے''...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے انداز میں تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

''جاؤ اور تھانے سے ٹوچی کو لے کر آؤ جلدی جاؤ''...... روال نے چیخ کر دوسری جیپ سے اترنے والے ایک سپاہی سے کہا اور وہ جلدی سے جیپ میں بیٹھا اور دوسرے لمحے جیپ تیزی سے مڑی اور احاطے سے باہر نکل گئی۔ وہ شاید جیپ کا ڈرائیور ہی تھا جسے وال نے ٹوچی کو لے آنے کا حکم دیا تھا۔

''جناب یہاں کمرے میں آ جائیں۔ وہاں کرسیاں ہیں۔ آپ جیسے معزز مہمانوں کے لائق تو نہیں مگر پھر بھی جو ہیں حاضر ہیں''...... حسان بن خالد نے کہا۔

''نہیں۔ ہم یہاں ٹھیک ہیں''...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جیپ دوبارہ نمودار ہوئی اور جیسے ہی وہ رکی اس میں سے ایک لمبا تڑنگا سپاہی اترا اور جلدی سے آگے آ کر اس نے سلام کیا۔

''ٹوچی۔ تم نے تو مجھے بتایا تھا کہ حسان بن خالد کا سالا اور اس کا دوست آیا ہے۔ جبکہ حسان بن خالد اس سے انکار کر رہا ہے''...... روال نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جی ہاں جناب انہوں نے مجھے خود بتایا تھا''...... ٹوچی نے جواب دیا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کہاں بتایا تھا۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ الو کے پٹھے۔ ورنہ ابھی گولی مار کر ڈھیر کر دوں گا“...... کرنل ڈیوڈ نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”جج۔ جناب۔ وہ دو اجنبی پیدل ہی پہلی چیک پوسٹ کے قریب پہاڑیوں کے پاس سے گزرے تھے۔ ان کے ساتھ حسان بن خالد کا آدمی حاد بن طارق تھا۔ میں ان کے پیچھے چل پڑا۔ مگر حاد بن طارق نے مجھے روک کر بتایا کہ یہ حسان بن خالد کا سالا اور دوسرا اس کا دوست ہے۔ اس لئے جناب میں واپس چلا گیا“...... ٹوچی نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کہاں ہے وہ حاد بن طارق نکالو باہر اسے اور سنو حسان بن خالد تم کسی بھی قبیلے کے سردار ہو لیکن یہ پورے ملک کی سلامتی کا معاملہ ہے۔ اس لئے میں تمہیں تو کیا تمہارے پورے قبیلے کو بھی گولیوں سے اڑا سکتا ہوں۔ سمجھے نکالو کہاں ہیں وہ آدمی۔ ابھی نکالو“...... کرنل ڈیوڈ نے بری طرح پیر پٹختے ہوئے کہا۔

”جناب۔ یہ ٹوچی سرا سر غلط بیانی کر رہا ہے۔ نہ ہی یہاں کوئی آدمی آئے ہیں اور نہ ہی میں نے انہیں دیکھا ہے حاد بن طارق بھی صبح سے مجھے نہیں ملا۔ نجانے وہ کہاں ہو گا اس وقت۔ بہرحال میں دیکھتا ہوں“...... حسان بن خالد نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

”روال۔ فوراً اس حاد بن طارق کو تلاش کرو۔ زندہ یا مردہ ہر

حال میں۔ ابھی اور اسی وقت“...... کرنل ڈیوڈ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ میں تھانے جا کر پوری فورس کو اس کی تلاش میں لگا دیتا ہوں جناب“...... روال نے کہا۔

”چلو حسان بن خالد ہمارے ساتھ۔ اب حاد بن طارق ملے گا تب اصل بات سامنے آئے گی۔ روال بٹھاؤ اسے پچھلی جیپ میں“...... کرنل ڈیوڈ واقعی غصے سے پاگل ہو رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد دونوں جیپیں تیزی سے دوڑتی ہوئیں احاطے سے نکلیں اور تھانے کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔

”تھانے پہنچ کر روال نے پورے تھانے کو حاد بن طارق کی تلاش میں روانہ کر دیا جبکہ ٹوچی اور حسان بن خالد دونوں کمرے کی دیوار کے ساتھ سر جھکائے کھڑے تھے۔ کرنل ڈیوڈ بڑی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ جبکہ ریڈ روزی ایک کرسی پر خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہی دروازے سے ایک پہاڑی آدمی نمودار ہوا۔ اس کے پیچھے دو سپاہی تھے۔ جو اسے دھکیلتے ہوئے اندر لے آ رہے تھے۔

”جناب۔ یہ حاد بن طارق ہے۔ اس حسان بن خالد کا خاص آدمی ہے“...... ایک سپاہی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کہاں ہیں وہ دو آدمی۔ جنہیں تم نے حسان بن خالد کا سالا اور دوست بتایا تھا“...... کرنل ڈیوڈ نے آگے بڑھ کر پوری قوت

سے حاد بن طارق کے چہرے پر زور دار تھپڑ مارتے ہوئے کہا اور
حاد بن طارق تھپڑ کھا کر چیختا ہوا پہلو کے بل زمین پر گر گیا۔ اس کی
باچھوں سے خون نکل آیا تھا۔

''بولو۔ کہاں ہیں وہ دونوں آدمی''...... کرنل ڈیوڈ نے بجلی کی سی
تیزی سے اس کی پسلیوں میں پوری قوت سے لات مارتے ہوئے
کہا اور کمرہ حاد بن طارق کی چیخ سے گونج اٹھا۔

''جناب جناب۔ مجھے نہیں معلوم کون دو آدمی جناب''...... حاد
بن طارق نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے جھک کر
اسے گریبان سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔

''سچ سچ بتا دو۔ وہ دو آدمی کہاں ہیں۔ ورنہ میں تمہارا خون پی
جاؤں گا۔ بولو جلدی بولو۔ ورنہ......'' کرنل ڈیوڈ نے بھوکے
بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

''کک۔ کک۔ کون سے دو آدمی جناب''...... حاد بن طارق
نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہی دو آدمی۔ جن کو تم نے اس حسان بن خالد کا سالا اور
دوست کہا تھا''...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''میں نے بتایا تو ہے جناب کہ مجھے تو حسان بن خالد کے کسی
سالے یا دوست کا علم نہیں ہے''...... حاد بن طارق نے اس بار
بااعتماد لہجے میں کہا اور کرنل ڈیوڈ اسے چند لمحے غور سے دیکھتا رہا
پھر اس نے ایک جھٹکے سے اس کا گریبان چھوڑا اور پیچھے ہٹ کر

اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

''سنو۔ تم سب مل کر جھوٹ بول رہے ہو لیکن جن لوگوں کو تم
چھپا رہے ہو۔ وہ اسرائیل کے دشمن ہیں اور اسرائیل کی ایک اہم
لیبارٹری کو تباہ کرنے آئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تمہیں انہوں نے
کچھ اور بتایا ہوگا اس لئے تم ان کی امداد کر رہے ہو لیکن جانتے ہو
کہ اگر انہیں پکڑا نہ گیا تو اسرائیل تباہ و برباد ہو جائے گا۔ کچھ باقی
نہ بچے گا اس لئے تم سب کی بھلائی اسی میں ہے کہ تم سب بتا دو
کہ وہ لوگ کہاں ہیں''...... کرنل ڈیوڈ نے اس بار بڑے جذباتی
لہجے میں کہا اور پھر اس کی تیز نظریں حاد بن طارق پر جم گئیں۔
جس کے چہرے کا رنگ تیزی سے بدلنے لگ گیا تھا۔

''سب سے پہلے میں تمہیں گولی ماروں گا۔ میں پہلے تمہاری
ٹانگوں پر پھر تمہارے جسم کے مختلف حصوں پر گولیاں مار کر تمہیں
تڑپاؤں گا اور پھر آخر میں تمہارے سر میں گولی ماروں گا۔ بہتری
اسی میں ہے کہ اذیت ناک موت مرنے کی بجائے مجھے ان کے
بارے میں بتا دو سچ سچ''...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے
انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

''جج۔ جج جناب۔ وہ دونوں آپ کا ہیلی کاپٹر اغوا کر کے لے
جانا چاہتے ہیں۔ مجھے تو حسان بن خالد نے کہا تھا کہ یہ ہمارے
چیف کے خاص آدمی ہیں اس لئے میں نے ان کی مدد کی۔ ان
کے ساتھی تیسرے ناکے پر دو جیپوں کے ساتھ موجود ہیں جناب

میں اذیت ناک موت نہیں مرنا چاہتا ہوں جناب''...... یکلخت حاد بن طارق نے چیختے ہوئے کہا اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ گیا تھا۔

''اوہ اوہ۔ میرا ہیلی کاپٹر۔ اوہ۔ کہاں ہیں وہ''...... کرنل ڈیوڈ اس اہم اطلاع پر بے اختیار اچھل پڑا۔

''وہ جناب تھانے کے ساتھ بڑے احاطے میں کھڑا ہے وہ ادھر ہی گئے ہیں''...... حاد بن طارق نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ پاگلوں کے سے انداز میں دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ روال بھی اس کے پیچھے تھا۔

''کہاں ہے وہ احاطہ جلدی بتاؤ''...... کرنل ڈیوڈ نے صحن میں آتے ہی چیخ کر کہا۔

''اس طرف جناب اس طرف''...... روال نے انتہائی بوکھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا اور خود بھی پیدل ہی ادھر بھاگ پڑا کرنل ڈیوڈ اور ریڈ روزی بھی اس کے پیچھے بھاگنے لگے اور تھانے میں موجود سارا عملہ اتنے بڑے افسروں کو اس طرح پاگلوں کے سے انداز میں دوڑتے ہوئے حیرت سے دیکھنے لگا لیکن ظاہر ہے وہ انہیں کچھ کہہ تو نہ سکتے تھے۔

باہر سڑک پر آ کر بھی یہ دوڑ اسی طرح جاری رہی اور سڑک پر سے گزرنے والے افراد یہ عجیب قسم کی میراتھن ریس دیکھ کر بے اختیار رک گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس بڑے احاطے میں پہنچ گئے

احاطے میں دو سپاہیوں کی لاشیں پڑی تھیں اور ہیلی کاپٹر غائب تھا۔

''اوہ اوہ۔ غضب ہو گیا۔ وہ لے گئے ہیلی کاپٹر۔ ارے ارے کہاں ہے وہ حاد بن طارق۔ وہ بتائے گا کہ وہ ہیلی کاپٹر کو کہاں لے گئے ہیں''...... کرنل ڈیوڈ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ حاد بن طارق کو بلایا جاتا دور سے انہیں ہیلی کاپٹر کے پروں کی آواز سنائی دی اور وہ سب بے اختیار سر اونچا کر کے آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔

چند لمحوں کے بعد ہیلی کاپٹر ایک پہاڑی چوٹی کے پیچھے سے نمودار ہوا۔ وہ کافی بلندی پر تھا اور پھر ان کے سروں کے اوپر سے گزرتا ہوا اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جس طرف ڈاماری پہاڑی تھی۔ یہ کرنل ڈیوڈ کا ہی ہیلی کاپٹر تھا اور اب وہ اپنے ہی ہیلی کاپٹر کو اس طرح دشمنوں کے قبضے میں دیکھ کر بے بسی سے ہونٹ چبانے کے سوا کچھ نہ کر سکتا تھا۔

''میں اسے تباہ کرا دوں گا۔ یہ لوگ کسی صورت میں ڈاماری تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ میں انہیں کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔ میں ہیلی کاپٹر تباہ کرا دوں گا''...... کرنل ڈیوڈ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ احاطے کے کھلے دروازے کی طرف دوڑنے لگا۔ اس بار وہ اس قدر تیزی سے دوڑ رہا تھا کہ شاید پوری زندگی میں وہ پہلے کبھی اس تیز رفتاری سے نہ دوڑا ہو گا۔ ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے پیروں میں کسی نے مشین فٹ کر دی ہو۔

چند لمحوں کے بعد جب وہ تھانے میں داخل ہوا تو اس کے منہ سے سانس کی جگہ خرخراہٹوں کی آوازیں نکل رہی تھیں۔ وہ اسی طرح دوڑتا ہوا سیدھا دفتر میں داخل ہوا اور دھڑام سے ایک کرسی پر گر کر زور زور سے ہانپنے اور سیٹیاں بجانے لگا۔

چند لمحوں کے بعد اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور جھپٹا اور پھر بالکل اسی تیز رفتاری سے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جتنی تیز رفتاری سے وہ یہاں تک دوڑتا ہوا آیا تھا۔ جیسے ہی اس نے آخری نمبر پریس کیا۔ اسی لمحے روال اور ریڈ روزی بھی دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ ریڈ روزی تو جلدی سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ روال ایک طرف کھڑا ہو کر ہانپنے میں مصروف ہو گیا۔

''یس۔ ہیڈ کوارٹر''...... رابطہ قائم ہوتے ہی کرنل ڈیوڈ کے ہیڈ کوارٹر آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''ہیڈ کوارٹر کے کچھ لگتے۔ نانسنس۔ اپنا نام بتایا کرو۔ بولو۔ کون ہو تم۔ میں کرنل ڈیوڈ ہوں''...... کرنل ڈیوڈ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

''جج جج۔ جناب میرا نام گیری ہے۔ میں آپریٹر ہوں جناب''...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت اور خوف سے ملے جلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پہلے نام بتایا کرو پھر بات کیا کرو۔ نانسنس۔ اور سنو۔ فوراً

ڈیفنس ہیڈ کوارٹر سے معلوم کرو کہ دمار قصبے سے لے کر ڈاماری پہاڑی کے درمیان یا اس کے آس پاس کوئی ایسا کوئی فضائی اڈہ موجود ہے۔ جہاں سے فضا میں اڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو تباہ کیا جا سکتا ہو۔ فوراً معلوم کرو۔ فوراً''...... کرنل ڈیوڈ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

''جج۔ جج۔ جناب۔ میں آپ کی ڈیفنس ہیڈ کوارٹر بات کرا دیتا ہوں جناب۔ ان سے آپ خود ہی بات کر لیں وہ آپ کو بتا دیں گے جناب''...... دوسری طرف سے آپریٹر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ اچھا۔ بات کراؤ۔ جلدی بات کراؤ''...... کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔ شاید بات اس کی بھی سمجھ میں آ گئی تھی اب اس کا ہانپنا ختم ہو گیا تھا اور چہرے پر بوکھلاہٹ کے تاثرات بھی قدرے کم ہو گئے تھے اس کا مطلب تھا کہ فوری ذہنی صدمے کی کیفیت سے وہ اب نکل آیا تھا۔

''یس۔ ڈیفنس ہیڈ کوارٹر''...... چند لمحوں کے بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ ایئر کمانڈر سے بات کراؤ۔ جلدی کرو''...... اس بار کرنل ڈیوڈ نے سنبھلے اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے بولنے

والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

''یس۔ ائیر کمانڈر فرانکسٹن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کے بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''ائیر کمانڈر فرانکسٹن۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو''...... کرنل ڈیوڈ نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ فرمائیں۔ کیا حکم ہے''...... دوسری طرف سے ائیر کمانڈر نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ ظاہر ہے جی پی فائیو کے چیف کا عہدہ بہت بڑا عہدہ تھا۔

''ائیر کمانڈر۔ یہ بتاؤ کہ دمار قصبے سے لے کر ڈاماری پہاڑی کے درمیان یا اس کے پاس کوئی ایسا فضائی اڈہ ہے جو کسی اڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو میزائل مار کر تباہ کر سکے''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''دمار وہ کہاں ہے البتہ ڈاماری پہاڑی کے قریب ساسک پہاڑی پر ایک نیا ہنگامی اڈہ قائم کیا گیا ہے وہاں گن شپ ہیلی کاپٹر بھی موجود ہیں اور ائیر کرافٹ گنیں، راڈار وغیرہ سب کچھ ہے۔ ابھی حال ہی میں اعلیٰ حکام کے حکم پر اسے قائم کیا گیا ہے۔ اسے ساسک پوائنٹ کہا جاتا ہے۔ وہاں کا کمانڈر ہوڈس ہے''۔ فرانکسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ وہاں فون ہے یا ٹرانسمیٹر کے ذریعے بات ہو سکتی ہے''...... کرنل ڈیوڈ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں جناب۔ وہاں فون تو نہیں ہے البتہ سپیشل ٹرانسمیٹر کے

ذریعے رابطہ ہوتا ہے''...... فرانکسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ فریکوئنسی بتاؤ۔ جلدی''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور فرانکسٹن نے اسے مخصوص فریکوئنسی بتا دی۔

''تھینک یو''...... کرنل ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ہاتھ مار کر اس نے کریڈل دبا دیا۔

''روال یہاں لانگ رینج ٹرانسمیٹر ہے''...... کرنل ڈیوڈ نے ایک طرف کھڑے روال سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹرانسمیٹر۔ نہیں جناب۔ یہاں ٹرانسمیٹر کیسے ہو سکتا ہے میں تو ایک عام سے پولیس اسٹیشن کا انچارج ہوں''...... روال نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''ہونہہ۔ تمہارے یہ پولیس حکام بھی اول نمبر کے نانسنس ہیں تھانوں میں ٹرانسمیٹر ہی نہیں رکھتے نانسنس''...... کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''گیری بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

''کیا مطلب۔ کیا تمہارا ذاتی فون ہے جو تم اپنا نام بتا رہے ہو۔ احمق آدمی۔ میں تمہیں ڈسمس کر دوں گا۔ تم نے جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر کو اپنے باپ کی جاگیر سمجھ رکھا ہے''...... کرنل ڈیوڈ آپریٹر پر الٹ پڑا۔ اسے یہ خیال ہی نہ رہا کہ چند لمحے پہلے اس

نے خود ہی اسے نام لینے کے لئے کہا تھا۔

''جج۔ جج جناب۔ آپ نے خود ہی تو حکم دیا تھا کہ نام لیا کروں''...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم اب بڑے افسروں پر جھوٹے الزام بھی لگانے لگ گئے ہو۔ تم ہو ہی نانسنس۔ بہرحال میں واپس آؤں گا تو پھر تمہارا علاج کروں گا اور تمہیں ڈس مس کر دوں گا۔ فی الحال تم ایسا کرو لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرو اور پھر ٹرانسمیٹر آن کر کے اسے فون سے کنکٹ کر دو۔ سمجھ گئے ہو یا......'' کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''لیس سر۔ سمجھ گیا ہوں۔ فریکوئنسی بتائیں''...... دوسری طرف سے گیری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے ائیر کمانڈر فرانکسٹن کی بتائی ہوئی فریکوئنسی دوہرا دی۔

''لیس سر۔ میں کنکٹ کرتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد رسیور پر ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی گیری کی آواز بھی سنائی دینے لگی۔ وہ بار بار کال دے رہا تھا۔

''لیس۔ ساسک ائیر سپاٹ اوور''...... رسیور پر ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

''باس بات کریں''...... گیری کی آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔ میں چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔

کمانڈر ہوڈس سے بات کراؤ۔ اوور''...... کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''لیس سر۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر رسیور پر چند لمحے خاموشی طاری رہی۔

''لیس۔ ائیر کمانڈر ہوڈس فرام ساسک ائیر سپاٹ۔ سپیکنگ۔ اوور''...... ایک اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

''کمانڈر ہوڈس۔ میں چیف آف جی پی فائیو کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ اوور''...... کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر اپنا پورا عہدہ دوہراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ لیس سر۔ فرمائیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''سنو۔ ایک ہیلی کاپٹر دمار قصبے کی طرف سے ڈاماری پہاڑی کی طرف آ رہا ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر جی پی فائیو کا ہے۔ اس پر جی پی فائیو کا مخصوص نشان بھی موجود ہے لیکن میرے ایک آدمی کی حماقت کی وجہ سے اس پر پاکیشیا کے انتہائی خطرناک ایجنٹوں نے قبضہ کر لیا ہے اور وہ اس میں سوار ہو کر ڈاماری پہاڑی کی طرف آ رہے ہیں۔ ان کا مشن ڈاماری پہاڑی پر بنی ہوئی اسرائیل کی انتہائی اہم ترین لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے۔ تم اسے ٹریس کر کے ہر قیمت پر فضا میں ہی تباہ کر دو۔ تاکہ ان انتہائی خطرناک دشمن ایجنٹوں کا خاتمہ ہو سکے۔ اوور''...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ ہمارا اڈہ تو بنایا ہی اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے گیا ہے۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے کال کر دیا ورنہ جی پی فائیو کا نشان ہیلی کاپٹر پر دیکھ کر ہم اسے لیبارٹری کی طرف جانے دیتے۔ اب آپ بے فکر رہیں۔ اسے ہر صورت تباہ کر دیا جائے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کمانڈر ہوڈس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ انہیں زمین پر نہ اترتے دینا۔ ورنہ پھر ان کا پہاڑیوں میں پکڑا جانا محال ہو جائے گا۔ اسے فضا میں ہی تباہ ہونا چاہئے تا کہ وہ کسی صورت بچ کر نہ جا سکیں اور میں خود بھی دوسرے ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچ رہا ہوں۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ بھی آ رہے ہیں۔ پھر تو بڑی مشکل ہو جائے گی۔ آپ بھی ظاہر ہے جی پی فائیو کے ہی ہیلی کاپٹر پر سوار ہوں گے پھر ہم کس طرح معلوم کر سکیں گے کہ کس میں آپ ہیں اور کس میں دشمن ایجنٹ۔ اوور"...... کمانڈر ہوڈس نے کہا اور کرنل ڈیوڈ اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ سنو آپس میں کوڈ طے کر لیتے ہیں کیونکہ جو دشمن ایجنٹ میرے ہیلی کاپٹر پر سوار ہے وہ آواز اور لہجے کی نقل کرنے کا ماہر ہے۔ تم اس سے ٹرانسمیٹر پر بات کرتے وقت اس سے کوڈ پوچھنا وہ ظاہر ہے نہ بتا سکے گا۔ جبکہ تم مجھ سے کوڈ پوچھو گے تو میں جواب میں کہوں گا۔ سی ڈی جی پی

فائیو۔ سی ڈی سے مراد کرنل ڈیوڈ اور جی پی فائیو کا تم جانتے ہی ہو۔ اس سے تم آسانی سے سمجھ جاؤ گے اور دوسری بات یہ کہ تم اس سے اپنا نام پوچھنا۔ ظاہر ہے وہ تمہارا نام نہ جانتا ہوں گا۔ جبکہ میں فوراً بتا دوں گا۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے اسے اس طرح سمجھاتے ہوئے کہا جیسے استاد کسی کند ذہن بچے کو سمجھاتا ہے۔

"اوہ۔ یس سر۔ گڈ آئیڈیا۔ اس طرح سے میں آپ میں اور دشمن میں آسانی سے تمیز کر سکوں گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا لیکن اس نے رسیور نہ رکھا۔ جب رسیور میں سے نکلنے والی ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز آنی بند ہو گئی تو وہ گیری سے مخاطب ہوا۔

"ہیلو گیری کیا تم میری آواز سن رہے ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... گیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فوراً ایمرجنسی مرکز سے ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر دمار قصبے میں بھیجو۔ پائلٹ سے کہنا کہ وہ ہیلی کاپٹر کو جس قدر تیز رفتاری سے اڑا سکتا ہو اڑا کر یہاں میرے پاس پہنچ جائے۔ دمار قصبے کے پولیس تھانے میں سمجھ گئے ہو"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھ گیا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سنو۔ اس ہیلی کاپٹر پر ماؤنٹن فورس کے چار افراد بھی بھجوا دینا ان چاروں کو پوری طرح مسلح ہونا چاہئے"...... کرنل ڈیوڈ نے

کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے گیری نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ کر اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

''اب یہ بچ کر نہ جا سکیں گے''...... کرنل ڈیوڈ نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ ویسے وہ کتنی دیر میں ڈاماری پہاڑی تک پہنچ جائیں گے''...... ریڈ روزی نے پوچھا۔

''ہونہہ۔ وہ ڈاماری پہاڑی تک کیسے پہنچ سکیں گے ریڈ روزی۔ ساسک پہاڑی پر موجود اڈہ انہیں اپنی رینج میں آتے ہی تباہ کر دے گا۔ ہمیں تو ان کی کٹی پھٹی اور جلی ہوئی لاشیں ہی ملیں گی''...... کرنل ڈیوڈ نے ہنستے ہوئے کہا اور ریڈ روزی بھی مسکرا دی۔ کرنل ڈیوڈ کا موڈ کافی دیر بعد جا کر خوشگوار ہوا تھا اور ظاہر ہے یہ خوشگواریت اس بنا پر تھی کہ اسے یقین ہو گیا تھا کہ ایک ہیلی کاپٹر کے بدلے عمران اور اس کے ساتھی اس بار یقینی موت کا شکار ہو جائیں گے اور کرنل ڈیوڈ کے نقطہ نظر سے بہرحال مہنگا سودا نہ تھا۔ ایک ہیلی کاپٹر کے بدلے میں انہیں ایسے دشمنوں سے نجات مل جائے گی جو نجانے کب سے اس کے لئے دردسر کا باعث بنے ہوئے تھے۔

سیاہ رنگ کا ہیلی کاپٹر نہایت برق رفتاری سے فضاء میں اُڑا جا رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر پر کیٹ ایجنسی کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں بلیک کیٹ موجود تھی اور وہ اس ہیلی کاپٹر کو خود اُڑا رہی تھی۔ اس کا چہرہ غصے اور نفرت کی وجہ سے بری طرح سے بگڑا ہوا تھا اور اس کا ذہن شدید آندھیوں کی زد میں تھا اور جسم پر جگہ جگہ زخموں کی وجہ سے اسے شدید تکلیف اور اینٹھن سی محسوس ہو رہی تھی۔ یہ زخم پاکیشیائی ایجنٹ کے اچانک حملہ کرنے اور اس کے نیچے گرنے کی وجہ سے آئے تھے۔

اس وقت اسے یہ تکلیف اور اینٹھن کا احساس تک نہ تھا۔ اس کے ذہن میں تو بس اس پاکیشیائی ایجنٹ کے انتہائی حیرت انگیز طور پر رسیاں توڑ کر آزاد ہونے اور اس کے ساتھیوں کے ہلاک ہونے کے واقعات گھوم رہے تھے۔ وہ بھی بس بڑی مشکل سے وہاں سے بچ کر نکلی تھی۔ اسے قطعی اس بات کی امید نہ تھی کہ سچوئیشن اس

طرح بھی تبدیل ہوسکتی ہے ورنہ وہ لازماً اپنے پاس اسلحہ رکھتی لیکن چونکہ وہ بندھے ہوئے تھے اور ان کے رہا ہونے کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ نہ اس کے پاس اسلحہ تھا اور نہ فلاسٹر کے دوسرے ساتھیوں کے پاس۔ صرف فلاسٹر کی جیب میں ریوالور تھا یہی وجہ تھی کہ جب اس نے اس پاکیشیائی ایجنٹ کو ریوالور پر جھپٹتے ہوئے دیکھا تو اس نے فوراً وہاں سے فرار ہونے میں ہی عافیت سمجھی۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور چہرہ غصے اور شکست کی وجہ سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ انسان نہیں جادوگر ہیں۔ سچ مچ جادوگر ہیں۔ وہ بری طرح سے رسیوں میں بندھا ہوا تھا لیکن اس نے نہ صرف رسیاں توڑ کر مجھ پر حملہ کر دیا بلکہ اس نے میرے ساتھیوں کو بھی مار ڈالا۔ یہ واقعی جادوگر ہیں لیکن میں انہیں عبرتناک موت ماروں گی۔ میں انہیں ہر قیمت پر ماروں گی۔ میں انہیں زندہ نہ چھوڑوں گی ان کی موت اسی طرح اذیت ناک اور دردناک ہوگی''...... بلیک کیٹ نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس پہاڑی پر پہنچ گئی جہاں اس نے اپنا مین مرکز بنایا ہوا تھا ہیلی کاپٹر کو مخصوص جگہ پر اتار کر وہ نیچے اتری اور دوڑتی ہوئی بڑی غار کی طرف بڑھنے لگی۔ اسی لمحے ساتھ والی غار سے اس کے دو ساتھی بھی باہر نکل آئے۔

''ادھر آؤ جوڈی''...... بلیک کیٹ نے ان میں سے ایک سے

مخاطب ہو کر کہا اور وہ تیزی سے بلیک کیٹ کے پیچھے بڑی غار کی طرف بڑھنے لگا جبکہ دوسرا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

''سنو جوڈی۔ فلاسٹر اور دوسرے دو ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ وہ چاروں پاکیشیائی ایجنٹ زندہ بھی بچ گئے ہیں اور آزاد بھی ہیں اور اب ہم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے''...... بلیک کیٹ نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''فلاسٹر اور دوسرے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ وہ کیسے مادام''...... جوڈی نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا اور جواب میں بلیک کیٹ نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ نیوز لیکن شکر ہے کہ آپ بچ کر آ گئی ہیں۔ آپ کے جسم پر زخم ہیں۔ آپ کہیں تو ڈریسنگ کر دوں''...... جوڈی نے کہا۔

''ہاں واقعی بڑی تکلیف اور اینٹھن ہو رہی ہے''...... بلیک کیٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اسے اب واقعی تکلیف محسوس ہونے لگ گئی تھی اور جوڈی سر ہلاتا ہوا ایک کونے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں میڈیکل باکس تھا۔ تھوڑی دیر بعد زخموں پر مرہم لگا کر ڈریسنگ کر دی گئی اور بلیک کیٹ نے خاصا آرام محسوس کیا۔

''اب کیا کرنا ہے مادام۔ کہیں وہ اچانک یہاں تک نہ پہنچ جائیں''...... جوڈی نے کہا۔

''نہیں۔ اتنی آسانی سے وہ یہاں نہیں پہنچ سکیں گے کیونکہ ان کا

گائیڈ مقامی آدمی مر چکا ہے اور وہاں سے یہاں تک فاصلہ بھی کافی ہے انہیں پیدل یہاں پر پہنچنے میں یقیناً رات پڑ جائے گی۔ ہمیں زیادہ خطرہ ان کی طرف سے رات کو ہی ہو سکتا ہے“۔ مادام بلیک کیٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”مادام آپ فکر نہ کریں۔ وہ لوگ چیکنگ مشین سے کسی صورت نہ بچ سکیں گے اور بہرحال چیک ہو ہی جائیں گے“...... جوڈی نے سامنے رکھی ہوئی مشین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اب مجھے ان مشینوں پر بھی اعتبار نہیں رہا۔ جان اسمتھ کے پاس بھی تو مشین تھی۔ اس کے باوجود جان اسمتھ کے ساتھی بھی مارے گئے اور جان اسمتھ کے ساتھ ساتھ اس کا اڈہ بھی تباہ ہو گیا۔ اب مجھے کچھ اور سوچنا ہو گا“...... بلیک کیٹ نے کہا۔

”تو ایسا کرتے ہیں مادام کہ ہم اپنا یہ مرکز ہی یہاں سے شفٹ کر کے کسی اور غار میں چلے جاتے ہیں۔ اس طرح فوری طور پر تو بچاؤ ہو جائے گا“...... جوڈی نے کہا۔

”ہونہہ۔ تم ابھی جاؤ یہاں سے اور مجھے کچھ سوچنے دو۔ میں کوئی ایسی فول پروف پلاننگ کرنا چاہتی ہوں جس سے ان کی موت یقینی ہو جائے ورنہ ابھی تو یہ ایک گروپ ہم سے سنبھالا نہیں جا رہا اگر وہ عمران اور اس کے ساتھی بھی یہاں پہنچ گئے تو پھر ہم کیا کریں گے“...... بلیک کیٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جوڈی خاموشی سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا غار سے باہر نکل گیا۔ بلیک

کیٹ اٹھ کر غار میں ٹہلنے لگ گئی۔ اس کی پیشانی پر جیسے مکڑی نے جالا تن دیا تھا وہ واقعی ذہنی طور پر انتہائی الجھی ہوئی تھی پھر نجانے اسے اس طرح ٹہلتے ٹہلتے کتنی دیر ہو گئی کہ اچانک ایک تجویز اس کے ذہن میں آ گئی تو وہ چونک پڑی۔

”اوہ اوہ۔ ویری گڈ۔ اس بارے میں تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔ اس طرح یہ لوگ لازماً ٹریپ ہو جائیں گے“...... بلیک کیٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے غار کے ایک کونے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے وہاں موجود ایک بڑے تھیلے کو کھولا اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر ایک مستطیل شکل کا چپٹا باکس نکالا اور اسے لے کر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

اس نے باکس کی ایک سائیڈ پر لگے ہوئے ایک چھوٹے سے بٹن کو دبایا تو باکس میں سے ہلکی ہلکی زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس نے باکس کو اٹھایا اور لاکر واپس اسی بیگ کے اندر رکھ کر اس نے بیگ میں موجود ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اسے اپنی جیب میں ڈال کر اس نے بیگ کی زپ بند کر دی اور پھر واپس ہٹ کر وہ اطمینان سے غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئی۔

”جوڈی“...... اس نے غار کے دہانے سے باہر آ کر زور سے آواز دی۔

”یس مادام“...... جوڈی نے جواب دیا اور تیزی سے چلتا ہوا

غار کے دہانے کے سامنے آ گیا۔

''سنو۔ رات ہونے تک تم دونوں اسلحہ لے کر ایسی جگہوں پر پہرہ دو جہاں سے ان کی آمد کی توقع ہو سکتی ہے پھر رات کو میں غار کو اندر سے بند کر دوں گی تم باہر ہی رہنا اور پہرہ دینا۔ میں نے انہیں ٹریپ کرنے کے لئے پوری طرح منصوبہ بندی کر لی ہے۔ فی الحال میں انہیں صرف مشین پر ہی چیک کرتی رہوں گی''...... بلیک کیٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ وہ ہم سے بچ کر نہ جا سکیں گے''...... جوڈی نے کہا اور واپس مڑ گیا پھر دوپہر کے بعد شام کے سائے گہرے پڑ گئے لیکن ان ایجنٹوں کی کوئی خبر نہ ملی ویسے بھی چونکہ انہوں نے پیدل ہی آنا تھا۔ اس لئے طویل فاصلے کی وجہ سے وہ رات تک ہی یہاں پہنچ سکتے تھے۔ چنانچہ جب رات ہو گئی تو بلیک کیٹ نے جوڈی اور دوسرے ساتھی کلائیڈ کو بلا کر دوبارہ انہیں ہدایات دیں اور پھر ان کے جانے کے بعد اس نے غار کے دہانے کی سائیڈ میں دیوار پر نصب کی ہوئی مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ دہانے کی سائیڈ پر موجود ایک بڑی سی چٹان موو ہوتی ہوئی دہانے پر آ کر جم گئی اور بلیک کیٹ نے ساتھ لگے ہوئے ایک ہینڈل کو ایک جھٹکے سے اوپر کر دیا۔ اب سسٹم لاک ہو چکا تھا۔ اسے کسی صورت میں بھی باہر سے نہ کھولا جا سکتا تھا۔ سوائے اس کے کہ چٹان کو بم مار کر توڑا جائے اور اتنا اسے معلوم

تھا کہ ان لوگوں کے پاس سوائے فلاسٹر کی جیب سے نکلے ہوئے ریوالور کے اور کچھ نہیں ہے لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑی جان اسمتھ والی غار میں انتہائی خطرناک اسلحہ ابھی تک موجود تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ ان ایجنٹوں کو زندہ جلا کر ہلاک کر دینے کے بعد وہ اطمینان سے اس مرکز کو خالی کر کے واپس جائے گی۔ لیکن پھر اسے ہنگامی طور پر وہاں سے فرار ہونا پڑا۔

''ہونہہ۔ اگر انہیں اسلحہ مل بھی جائے تب بھی وہ کچھ نہیں کر سکیں گے''...... مادام بلیک کیٹ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر مشین کی سائیڈ پر ایک بٹن دبایا اور غار کے کونے میں موجود فولڈنگ بستر کی طرف بڑھ گئی۔ اب جیسے ہی کیمرہ کسی انسان کو چیک کرے گا مشین تیز سیٹی بجا کر اسے کاشن دے دے گی۔ اس لئے وہ اب اطمینان سے سونا چاہتی تھی۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ اگر رات خیریت سے گزر گئی تو صبح وہ ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر انہیں تلاش کرے گی اور ایک بار یہ اسے نظر آ گئے تو پھر وہ ان کا اس طرح شکار کھیلے گی کہ انہیں کہیں جائے پناہ نہ ملے گی۔ بستر پر لیٹنے کے تھوڑی دیر بعد اس کی آنکھیں بھاری ہونے لگ گئیں اور پھر وہ گہری نیند سو گئی پھر اچانک اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور وہ بے اختیار اچھل کر بیٹھ گئی اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگی لیکن ہر چیز اپنی جگہ پر ویسے ہی

موجود تھی۔

غار کا دہانہ بھی بند تھا اور مشین بھی ساکت تھی۔ اس کا بھاری سراب خاصا ہلکا پھلکا سا محسوس ہو رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ کافی دیر گہری نیند سوتی رہی ہے۔ وہ بستر سے اتری اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی دہانے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے چٹان کی سائیڈوں پر موجود رخنوں سے آنکھیں لگائیں اور دوسرے لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی کیونکہ باہر تیز دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔

بلیک کیٹ نے ہینڈل کو کھینچ کر نیچے کیا تو چٹان ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ سائیڈ پر چلی گئی اور دھوپ غار کے دہانے سے اندر داخل ہو کر پھیل گئی۔ بلیک کیٹ باہر نکل آئی۔ اسی لمحے ایک چٹان کی اوٹ سے جوڈی نکل کر اس کی طرف بڑھنے لگا۔ جوڈی کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ ساری رات جاگتا رہا ہے۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

"یہاں کوئی نہیں آیا مادام۔ میں نے ساری رات مسلسل جاگ کر گزاری ہے اور پلک تک نہیں جھپکائی"...... جوڈی نے قریب آ کر کہا۔

"ویری گڈ۔ اب تم جاؤ اور جا کر کلائیڈ کے ساتھ ناشتہ وغیرہ کر کے کچھ دیر آرام کر لو۔ میں اس دوران ہیلی کاپٹر پر چکر لگا کر انہیں تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہوں"...... بلیک کیٹ نے کہا اور تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئی۔ پھر اس نے ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر

کافی بلندی سے اردگرد کے پورے علاقے کا گشت لگایا لیکن اسے کہیں بھی ان افراد کی جھلک دکھائی نہ دی۔

"یہ سب کیا ہے۔ کہاں گئے وہ لوگ۔ اتنی جلدی وہ کہاں غائب ہو سکتے ہیں"...... بلیک کیٹ نے سوچنے کے سے انداز میں کہا لیکن ظاہر ہے اسے جواب دینے والا کوئی نہ تھا جب وہ ہیلی کاپٹر اُڑاتے اُڑاتے تھک گئی تو اس نے واپس جانے کا فیصلہ کیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر اپنی مخصوص جگہ پر اتار کر اپنی غار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ غار کا دہانہ کھلا ہوا تھا۔ جوڈی اور کلائیڈ دونوں باہر نظر نہ آ رہے تھے۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ وہ اپنی غار میں پڑے سو رہے ہوں گے۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی غار کے اندر داخل ہوئی ہی تھی کہ یکلخت کوئی سایہ سا اس پر جھپٹا اور بلیک کیٹ کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی اس کے ساتھ ہی اس کا جسم یکلخت فضا میں بلند ہوا اور پھر وہ ایک دھماکے سے نیچے زمین پر گری۔ اس کے ذہن پر تیزی سے اندھیرا سا جھپٹا۔ اسی لمحے اس کی پسلیوں پر کسی نے جیسے کوئی گرز مار دیا ہو اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک ہو گیا پھر جس طرح کہیں گہرائی میں دھماکہ ہوتا ہے۔ اس طرح اس کے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں اور اس کے حلق سے بے اختیار ہلکی سی چیخ سی نکل گئی کیونکہ اس نے اپنے آپ کو ایک چٹان پر بری طرح سے بندھا ہوا پایا وہ اس

وقت غار سے باہر کھلی جگہ پر موجود تھی۔

اس کے قریب جوڈی اور کلائیڈ کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں ان کے جسم گولیوں سے چھلنی ہو رہے تھے۔ ایک سائیڈ پر کیروسین آئل کے تین کین بھی موجود تھے۔ یہ کین اس غار میں رکھے گئے تھے تاکہ ایمرجنسی کے وقت استعمال میں لائے جا سکیں لیکن وہاں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ بہرحال بلیک کیٹ فوراً ہی ساری صورتحال سمجھ گئی تھی۔

وہ تو ہیلی کاپٹر پر ادھر ادھر گشت لگاتی رہی جبکہ یہ پاکیشیا ایجنٹ اس دوران یہاں پہنچ گئے اگر مشین نے ان کی آمد کا کاشن بھی دیا ہو گا تو چونکہ وہ غار میں موجود نہ تھی اس لئے کاشن کون سنتا ادھر جوڈی اور کلائیڈ چونکہ ساری رات جاگتے رہے تھے اس لئے ظاہر ہے کہ وہ غار میں جاتے ہی گہری نیند سو گئے ہوں گے۔ اس طرح ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے لئے میدان کھلا رہ گیا۔ انہوں نے جوڈی اور کلائیڈ کو ہلاک کیا اور پھر خود اس کے انتظار میں غار میں چھپ گئے۔ چنانچہ جیسے ہی وہ غار میں داخل ہوئی اسے پہلے اٹھا کو پٹخا گیا اور پھر پسلیوں پر ضرب لگا کر اسے بے ہوش کر دیا گیا اور اب وہ یقیناً اس کے ساتھ بھی وہی سلوک کرنے والے تھے جو اس نے اس کے ساتھ کرنے کی کوشش کی تھی۔

''اوہ اوہ۔ مجھ سے واقعی حماقت ہوئی ہے۔ مجھے اس طرح ان کے لئے ہر چیز کھلی چھوڑ کر نہ جانا چاہئے تھا۔ کم از کم میں غار کا

دہانہ ہی بند کر دیتی تو وہ غار میں نہ چھپ سکتے اور پھر وہ اسے واپسی پر یقیناً ہیلی کاپٹر سے ہی نظر آ جاتے لیکن ظاہر ہے اب پچھتانے کا کوئی فائدہ نہ تھا اب تو اسے فوری طور پر اپنی جان بچانے کی کوئی ترکیب سوچنی تھی لیکن جس پوزیشن میں اسے باندھا گیا تھا۔ اس کے آزاد ہو جانے کا کوئی سکوپ ہی باقی نہ رہا تھا۔ وہ کافی دیر تک سوچتی رہی لیکن جب کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آئی تو بے چارگی اور بے بسی کی وجہ سے اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں لیکن پھر قدموں کی آوازیں سن کر اس نے آنکھیں کھولیں اور دوسرے لمحے اس کے ذہن کے ساتھ ساتھ اس کے جسم کو بھی حیرت کا شدید ترین جھٹکا لگا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا لیکن حقیقت بہرحال حقیقت تھی۔

غار میں سے کرنل ڈیوڈ باہر نکل کر اس کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا اور اسے دیکھ کر حیرت کی شدت سے وہ بت بن کر رہ گئی وہ تصور بھی نہ کر سکتی تھی کہ جی پی فائیو کا چیف کرنل ڈیوڈ یہاں پہنچے گا اور اسے اس حالت میں دیکھے گا۔

''تت۔ تت۔ تم۔ کک۔ کک۔ کیا۔ کیا مطلب تم اور یہاں''...... بلیک کیٹ نے کرنل ڈیوڈ کے قریب پہنچتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں مادام بلیک کیٹ میں کرنل ڈیوڈ ہی ہوں''...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی طنز بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ لیکن تت۔ تت۔ تم یہاں کیسے پہنچے اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں''...... بلیک کیٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشیں اسی غار میں پڑی ہیں جس میں تم نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہے''...... کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ مم مم۔ مگر یہ سب یہ کیسے ہو گیا''...... بلیک کیٹ نے کہا۔

''دیکھ لو''...... کرنل ڈیوڈ نے مسکرا کر کہا۔

''ہونہہ۔ تو مجھے اس طرح کیوں باندھا گیا ہے۔ مجھے کھول دو''...... بلیک کیٹ کا ذہن ابھی تک جھٹکوں کی زد میں تھا۔

''سوری مادام بلیک کیٹ۔ میں پہلے ٹرانسمیٹر پر پرائم منسٹر سے بات کروں گا۔ تاکہ وہ تمہارے باپ اینڈرل کے ساتھ یہاں آ کر کیٹ ایجنسی کی چیف کی حالت دیکھیں جسے پاکیشیائی ایجنٹ زندہ جلانے کا منصوبہ بنا چکے تھے اور اگر میں یہاں نہ پہنچتا تو اب تک تمہارا یہ خوبصورت جسم شعلوں کی لپیٹ میں ہوتا۔ تمہاری حالت دیکھ کر انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ تمہاری کارکردگی کیا ہے۔ ان کے آنے تک تمہیں بہرحال اسی طرح رہنا پڑے گا''...... کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''مم۔ مم۔ مگر تم یہاں اچانک پہنچ کیسے گئے۔ تم تو عمران کے پیچھے گئے تھے''...... بلیک کیٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں تمہیں یہ خوشخبری بھی سنا دوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی میں ساتھ لے آیا ہوں میں یہاں آیا بھی اسی لئے تھا تاکہ تمہیں یہ لاشیں دکھا سکوں لیکن یہاں پہنچتے ہی وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہم پر چڑھ دوڑے۔ ہمارا ان سے زبردست مقابلہ ہوا میرے چھ ساتھی مارے گئے لیکن وہ چاروں بھی بہرحال ختم ہو گئے اور اب میں یہاں اکیلا رہ گیا ہوں۔ اب پرائم منسٹر صاحب یہاں آ کر دیکھیں گے کہ آخری فتح کس کا مقدر بنی ہے۔ کرنل ڈیوڈ کی یا کیٹ ایجنسی کی چیف مادام بلیک کیٹ کی جو انتہائی تحقیرانہ، لاچاری اور بے بسی کی حالت میں بندھی ہوئی ہے۔ فکر نہ کرو۔ زیادہ نہیں بس دو تین گھنٹوں تک ہی تمہیں اسی حالت میں رہنا ہو گا۔ اس کے بعد وزیر اعظم صاحب اپنے ہاتھوں سے تمہیں اس حالت سے نجات دلائیں گے''...... کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس غار کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک کیٹ غصے اور بے چارگی کے عالم میں اسے آوازیں دیتی رہ گئی لیکن کرنل ڈیوڈ نے مڑ کر بھی نہ دیکھا اور غار میں داخل ہو کر اس کی نظروں سے غائب ہو گیا اور بلیک کیٹ کو اپنی تحقیر، لاچاری اور بے بسی پر بے اختیار رونا آ گیا۔

''ہونہہ۔ اس سے تو بہتر تھا کہ میں فلاسٹر کے ساتھ وہیں مر جاتی۔ کرنل ڈیوڈ نے میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ اسے اس کا حساب دینا ہو گا۔ میں اس کی بوٹیاں نوچ لوں گی۔ اسے زندہ جلا

اور اس کے گروپ کا خاتمہ نہ ہو جائے ہمارے لئے آگے بڑھنا آسان نہیں ہو گا۔ اس لئے سب سے پہلے ہمیں یہی کام سرانجام دینا ہو گا۔ ویسے بھی ہمیں بلیک کیٹ اور اس کے گروپ کے خاتمے کا مشن ہی دیا ہے۔ ڈاماری پہاڑی والا مشن تو عمران کے ذمے لگایا گیا ہے''...... نعمانی نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو نعمانی۔ لیکن مسئلہ تو وہی ہے کہ اس بلیک کیٹ کا اڈہ کیسے تلاش کیا جائے۔ جبکہ وہ اب لازماً دوسرے آدمیوں کے ساتھ ہمیں ٹریس کر کے ہمارا خاتمہ کرنے کی کوشش کرے گی''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت ایک چھجے دار چٹان کے نیچے ایک چھوٹی سی غار میں بیٹھے ہوئے تھے۔

''مجھے یقین ہے کہ اس بلیک کیٹ کا اڈہ ڈاماری پہاڑی کی طرف ہی ہو گا۔ اس لئے ہم ٹارگٹ تو ڈاماری پہاڑی رکھیں لیکن ہر لمحہ پوری طرح ہوشیار ہیں۔ بس یہی ایک صورت ہو سکتی ہے''...... خاور نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ آؤ پھر یہاں سے چلیں۔ یہاں بیٹھے بیٹھے تو ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اب ہم سب ایک دوسرے سے علیحدہ رہ کر آگے بڑھیں گے۔ جھینگر کی آواز ہمارے درمیان رابطے کا کام کرے گی تاکہ کوئی ساتھی بچھڑ کر کہیں دور نکل جائے۔ خطرے کی صورت میں پہاڑی کوے کی آواز کا کاشن ہو گا۔ سمجھ گئے''...... تنویر نے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا اور وہ سب سر

ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

''اس طرح سے ایک ایک کر کے علیحدہ چلنے کی بجائے ہمیں دو دو کے گروپ میں چلنا چاہئے۔ اس طرح کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں دوسرا ساتھی صورتحال کو سنبھال سکتا ہے''...... خاور نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ ٹھیک ہے تو چوہان میرے ساتھ رہے گا اور نعمانی تمہارے ساتھ''...... تنویر نے فوراً ہی گروپ بناتے ہوئے کہا اور ان سب نے سر ہلا دیئے۔ پھر اس جگہ سے نکلنے کے بعد خاور اور نعمانی ایک طرف کو نکل گئے جبکہ تنویر اور چوہان سیدھے آگے کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ سارا دن مسلسل پہاڑی راستوں پر سفر کرتے رہے لیکن نہ ہی انہیں کوئی آدمی ملا اور نہ ہی کوئی ہیلی کاپٹر فضا میں اڑتا نظر آیا۔

''اوہ اوہ۔ وہ دیکھو۔ وہ سامنے روشنیاں دکھائی دے رہی ہیں''...... اچانک تنویر نے دور گہرائی میں کئی جگنوؤں کو چمکتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

''روشنیاں کسی پہاڑی آبادی کی ہیں۔ ہمیں یہاں جانا چاہئے۔ رات کے وقت ہم ان پہاڑی علاقوں میں اپنا سفر جاری نہیں رکھ سکتے۔ اگر ہم اس آبادی میں رات گزاریں تو صبح روشنی ہوتے ہی ہم آسانی سے آگے بڑھ سکیں گے۔ رات کے وقت اگر ہم نے روشنی کی اور اسی طرح سے آگے بڑھتے رہے تو روشنی کی وجہ سے ہم

دور سے فوراً ہی چیک کر لئے جائیں گے اور اندھیرے میں کہیں سے بھی آنے والی گولی ہمیں آسانی سے چاٹ سکتی ہے''...... چوہان نے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا پھر اس نے ایک اونچی چٹان پر چڑھ کر زور زور سے پہاڑی کوے جیسی آواز نکالنی شروع کر دی۔

وہ رک رک کر کافی دیر تک آوازیں نکالتا رہا پھر انہیں دور سے ویسی ہی آواز سنائی دی اور تھوڑی دیر بعد خاور اور نعمانی انہیں ایک چٹان کے پیچھے سے نکل کر آتے دکھائی دیئے۔

''کیا بات ہے۔ تم نے خطرے کا کاشن دیا ہے''...... خاور نے قریب آ کر حیرت بھرے لہجے میں تنویر سے پوچھا اور تنویر نے انہیں روشنیوں کے ساتھ ساتھ چوہان کی تجویز بھی بتا دی۔

''لیکن ہوسکتا ہے اس آبادی میں بلیک کیٹ نے کوئی آدمی چھوڑ رکھا ہو جو ان کا مخبر ہو''...... نعمانی نے کہا۔

''پھر کیا ہوا۔ اس طرح اور زیادہ آسانی ہو جائے گی۔ وہی مخبر ہمیں بلیک کیٹ تک پہنچا دے گا۔ اب ہم ایک مخبر کے ہاتھوں تو مارے جانے سے رہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ٹھیک ہے آؤ پھر۔ آبادی کافی دور ہے۔ وہاں تک پہنچتے پہنچتے رات گہری ہو جائے گی''...... خاور نے کہا اور پھر وہ چاروں تیزی سے اس آبادی کی طرف روانہ ہو گئے اور پھر واقعی تقریباً

آدھی رات کے وقت وہ آبادی کی حدود میں داخل ہوئے ایک پختہ سا مکان انہیں آبادی سے ذرا ہٹ کر ایک پہاڑی ڈھلوان پر بنا ہوا دکھائی دیا۔ مکان کی کھڑکیاں روشن تھیں۔

''اس مکان کی طرف چلو۔ یہ سائیڈ پر ہے اور دوسرے مکانوں سے الگ تھلگ ہے۔ یہی ہمارے لئے بہترین پناہ گاہ ثابت ہو گا''...... تنویر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے تھوڑی دیر بعد وہ مکان کے صدر دروازے پر پہنچ چکے تھے جو بند تھا۔ تنویر نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر موجود کنڈی زور سے کھٹکھٹائی۔

''کون ہے باہر''...... چند لمحوں کے بعد دروازے کے اندر سے کسی بوڑھی عورت کی آواز سنائی دی۔

''مسافر ہیں اماں جی''...... تنویر نے مقامی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا۔ سامنے ایک بوڑھی مقامی عورت کھڑی تھی جس کے جسم پر خاصا قیمتی لباس تھا لیکن لباس کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ خاصا پرانا ہو چکا ہے۔

''اماں جی۔ ہم مسافر ہیں راستہ بھٹک کر ادھر آ نکلے ہیں کیا آپ ہمیں اندر آنے کا نہیں کہیں گی''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

''اوہ ہاں۔ کیوں نہیں۔ آؤ۔ اندر آ جاؤ''...... بوڑھی عورت نے مسکرا کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور تنویر اور اس کے ساتھی

اندر داخل ہو گئے۔

''کون آیا ہے ماں جی''...... اسی لمحے ایک دروازے کے پیچھے سے کسی نوجوان لڑکی کی آواز سنائی دی۔

''چند مسافر آئے ہیں بیٹی''...... اس بوڑھی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ چاروں کرسیوں پر بیٹھتے ایک لڑکی اندر داخل ہوئی اور وہ چاروں اس کا لباس دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے۔ لڑکی نے جینز کی پتلون اور چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ گو اس کا چہرہ اور رنگ و روپ مقامی تھا لیکن بالوں کی تراش خراش، لباس اور چال ڈھال سے وہ یورپی لڑکی لگتی تھی۔

''ہیلو۔ میرا نام ڈارلی ہے''...... اس لڑکی نے کہا۔

''ہیلو''...... انہوں نے ایک ساتھ کہا۔

'' آپ حضرات کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں''...... لڑکی نے اندر آ کر انتہائی بے باکانہ لہجے میں کہا۔

''یہ میری بیٹی ہے۔ اس کا نام ڈارلین ہے اور یہ گریٹ لینڈ میں پڑھتی رہی ہے ایک ماہ پہلے واپس آئی ہے اور اب اپنے آپ کو ڈارلی کہلاتی ہے''...... اس بوڑھی عورت نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ لڑکی کے لباس اور اس کے بے باکانہ انداز پر شرمندہ ہو رہی ہے۔

''میرا نام لوکس ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ جارج، آسٹم اور گریگ''......تنویر نے مقامی نام بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں اور کہاں جا رہے ہیں''...... ڈارلی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں آپ لوگوں کے لئے کھانا تیار کرتی ہوں آپ اس دوران ڈارلین سے باتیں کریں''...... بوڑھی عورت نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی وہ اس کمرے سے باہر نکل گئی۔

''ہم بہت دور سے آئے ہیں۔ راستے میں ہمارے خچر مر گئے تو ہمیں پیدل چلنا پڑا۔ ہم نے ڈاماری پہاڑی کے قریب ایک قصبے میں جانا ہے''......تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مسٹر لوکس۔ اگر میں کچھ باتیں آپ سے متعلق کروں تو امید ہے آپ ناراض نہ ہوں گے''...... ڈارلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیسی باتیں''...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی چونک کر ڈارلی کی طرف دیکھنے لگے۔

''ایک بات تو یہ کہ آپ چاروں میک اپ میں ہیں۔ دوسری بات یہ کہ آپ مقامی نہیں ہیں بلکہ غیر ملکی ہیں اور میرا اندازہ ہے کہ آپ پاکیشیائی ہیں اور تیسری بات یہ کہ آپ چاروں یہودی نہیں بلکہ مسلمان ہیں اور آخری بات یہ کہ آپ مسافر نہیں ہیں بلکہ آپ کا تعلق کسی خفیہ ایجنسی سے ہے اور آپ کسی خاص مشن پر جا رہے ہیں''...... ڈارلی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر سمیت سب

ساتھیوں کے چہروں پر شدید حیرت تاثرات ابھر آئے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ مس ڈارلین یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں''۔ تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

''آپ جس انداز میں چونکے ہیں اس سے میری بات کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ میں نے جو کہا ہے وہ درست ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ میں بھی مسلمان ہوں۔ اس لئے میں نے ڈارلین کی بجائے ڈارلی نام رکھا ہوا ہے اور آخری بات یہ بھی بتا دوں کہ گریٹ لینڈ میں مسلمانوں نے ایک خفیہ تنظیم بنا رکھی ہے جس کا کوڈ نام ڈارک مون ہے۔ اور میں ڈارک مون کی ڈپٹی چیف ہوں میری ماں انتہائی پرانے خیالات کی اور کٹر یہودی ہیں اور میں اپنی ماں کی اکلوتی بیٹی ہوں۔ اس لئے میں نے ماں کو یہ نہیں بتایا کہ میں مسلمان ہو چکی ہوں اور میرے والد میرے بچپن میں ہی فوت ہو چکے ہیں۔ وہ یہاں کے سردار تھے۔ چنانچہ اب میری ماں یہاں کی سردارنی ہے اور ماں کا یہاں بھیڑیں پالنے کا ایک بڑا فارم ہے''...... ڈارلی مسلسل بولے چلی جا رہی تھی اور وہ چاروں حیرت سے اس بے باک لڑکی کی شکل دیکھ رہے تھے۔

''لیکن تمہارا نام اور خاص طور پر تمہارا لباس تو بتا رہا ہے کہ تم مسلمان نہیں ہو''...... خاور نے کہا اور ڈارلی بے اختیار ہنس پڑی۔

''یہ سمجھ لیں کہ ایسا کرنا میری مجبوری ہے''...... ڈارلی نے کہا۔

''کیسی مجبوری''...... خاور نے کہا۔

''تاکہ یہاں کے لوگوں پر رعب پڑ سکے کہ میں گریٹ لینڈ میں رہتی ہوں اس لئے میں نے نام بھی ڈارلین سے ڈارلی رکھا ہے تاکہ کسی کو شک نہ ہو سکے اور میرے خیال میں ڈارلی یہودیوں والا نام نہیں ہے۔ عام اور بالکل سادا سا نام ہے۔ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا''...... ڈارلی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''بہرحال ڈارلی صاحبہ۔ ہمیں افسوس ہے کہ تمہارے سارے اندازے یکسر غلط ہیں۔ نہ ہم میک اپ میں ہیں اور نہ ہی ہمارا کسی مسلم تنظیم سے کوئی تعلق ہے۔ ہم واقعی مسافر ہیں''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ اس کا مطلب کہ تم مجھے چیلنج کر رہے ہو کہ میں تمہیں دلائل سے قائل کروں۔ ٹھیک ہے تو سنو۔ میں نے میک اپ کے فن میں کافی ریسرچ کی ہوئی ہے اور میں دعویٰ سے کہہ سکتی ہوں کہ تمہارے چہروں پر سلک ایل ڈی فارمولے والا میک اپ ہے۔ یہ عرف عام میں سافٹ میک اپ کہلاتا ہے اور صرف نمک ملے پانی سے صاف ہوتا ہے۔ سادہ پانی بھی اس پر کوئی اثر نہیں کرتا۔ اگر تم اب بھی نہ مانو تو میں پانی میں نمک ملا کر لے آتی ہوں۔ ابھی تمہارا میک اپ صاف ہو جائے گا اور جہاں تک تمہارے مسلمان ہونے کا تعلق ہے تو اس کی دلیل یہ ہے کہ تم جس انداز میں کرسیوں پر بیٹھے ہو یہ بالکل مسلمانوں والا سٹائل ہے۔ یہودی کبھی اس انداز میں نہیں بیٹھتے۔ ان کا انداز یکسر مختلف ہوتا ہے۔

مسلمان ہمیشہ کھلے انداز میں بیٹھتا ہے جبکہ یہودی فطری طور پر سمٹ کر بیٹھتا ہے میں کیمرج میں نفسیات ہی پڑھتی رہی ہوں۔ جہاں تک تمہارے پاکیشیائی ہونے کا تعلق ہے تو تم نے جس انداز میں آ کر دروازہ کھٹکھٹایا ہے اور اپنے آپ کو مسافر کہا ہے یہ خالصتاً پاکیشیائی انداز ہے ورنہ یہودی دستک دینے کی بجائے گھنٹی بجانا پسند کرتے ہیں دستک کبھی نہیں دیتے اور جہاں تک یہ بات کہ تمہارا تعلق خفیہ ایجنسی سے ہے تو یہ تمہارے قدوقامت، چال ڈھال، چہرے اور آنکھوں کے تاثرات سے نمایاں ہے۔ اب بولو کیا میں غلط کہہ رہی ہوں''...... ڈارلی واقعی ان کے تصور سے بھی زیادہ تیز ثابت ہو رہی تھی۔

''آ جاؤ بیٹو۔ کھانا تیار ہے''...... اسی لمحے اندر سے بوڑھی عورت کی آواز سنائی دی۔

''آئیں کھانا کھا لیں۔ باتیں پھر بھی ہوتی رہیں گی''...... ڈارلی نے مسکرا کر اٹھتے ہوئے کہا اور تنویر خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا کھانا واقعی خاصا لذیذ تھا اور چونکہ انہیں بھوک لگی ہوئی تھی اس لئے انہوں نے واقعی ڈٹ کر کھانا کھایا۔

''اب آپ جا کر سو جائیں۔ ہم ابھی باتیں کریں گے۔ البتہ آپ بڑے کمرے میں ان کے لئے بستر لگا دیں''...... کھانا کھانے کے بعد ڈارلی نے اپنی ماں سے کہا اور وہ خاموشی سے اٹھی اور ایک دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

''اگر آپ تھکے ہوئے ہوں تو ٹھیک ہے۔ میں آپ کو بڑا کمرہ دکھا دیتی ہوں جہاں آپ کے لئے بستر لگ جائیں گے لیکن اگر آپ تھکے ہوئے نہ ہوں تو میں آپ کو یہ بھی بتا سکتی ہوں کہ آپ کو اسرائیلی کیٹ ایجنسی کی سربراہ مادام بلیک کیٹ اور اس کے گروپ کی تلاش ہے''...... ڈارلی نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سب اس بار بری طرح چونک پڑے۔ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ڈارلی یہ بات کر دے گی۔

''کیا۔ کیا مطلب کس بلیک کیٹ کی بات کر رہی ہیں آپ''...... تنویر نے چونک کر کہا۔

''اسی مادام بلیک کیٹ کی جو کیٹ ایجنسی کی سربراہ ہے۔ مسٹر تنویر عرف لوکس''...... ڈارلی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر اپنا نام اس لڑکی کے منہ سے سن کر بے اختیار اچھل پڑا اور ڈارلی اس طرح کھلکھلا کر ہنس پڑی جیسے بچے کسی دلچسپ شرارت پر ہنستے ہیں۔

''ارے ارے۔ ایسے نہ اچھلیں۔ گر گئے تو چوٹ لگ جائے گی۔ آپ لوگ بیٹھیں۔ میں آپ کو ایک ٹیپ سنواتی ہوں اس سے یقیناً آپ کی حیرت دور ہو جائے گی''...... ڈارلی نے کہا اور اٹھ کر دوڑتی ہوئی دروازے سے باہر نکل گئی اور وہ چاروں بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ لڑکی ہے یا بدروح جو ہمارے بارے میں سب کچھ جانتی ہے''...... تنویر نے آنکھیں پھاڑتے

ہوئے کہا۔

''مجھے تو آفت کی پرکالہ لگتی ہے''...... نعمانی نے کہا۔

''آفت کی پرکالہ نہیں شیطان کی نانی کہو''...... چوہان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ آفت کی پرکالہ ہی ٹھیک ہے اور میرے خیال میں اس لڑکی کی مدد حاصل کر لینی چاہئے۔ یہ آفت کی پرکالہ نجانے کس طرح سب کچھ جانتی ہے''...... خاور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تھوڑی دیر بعد ڈارلی ایک جدید قسم کا ٹیپ ریکارڈر اٹھائے اندر داخل ہوئی اور اس نے مسکراتے ہوئے ٹیپ آن کر دیا اور پھر جیسے ہی ٹیپ میں سے آوازیں نکلیں وہ چاروں بری طرح چونک پڑے کیونکہ یہ ان کے درمیان ہونے والی ان باتوں کی ٹیپ تھی جو انہوں نے اس چھجے دار چٹان کے نیچے موجود اس چھوٹی سی غار میں بیٹھ کر کی تھیں اور یہاں انہوں نے کھل کر بلیک کیٹ اور اس کے اڈے اور اپنے بارے میں باتیں کی تھیں۔

''اب تو میرے خیال میں کوئی شک نہ رہ گیا ہو گا۔ اس لئے آپ کی حیرت ختم ہو جانی چاہئے اور آپ کو میری باتوں پر یقین بھی کر لینا چاہئے''...... ڈارلی نے ہنستے ہوئے کہا اور ٹیپ بند کر دیا۔

''آخر تم نے یہ باتیں کیسے ٹیپ کی ہیں''...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''سچ میں بتا دوں''...... ڈارلی ہنستے ہوئے کہا۔

''ہاں بتاؤ''...... تنویر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

''میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں ڈارک مون کی ڈپٹی چیف ہوں ڈارک مون کی کارکردگی کا دائرہ گو بے حد محدود ہے اور ہم صرف ان یہودیوں اور دوسرے افراد کا کھوج لگاتے ہیں جو مسلمانوں کے خلاف شدید نفرت رکھنے کی وجہ سے اکثر گریٹ لینڈ میں مسلمانوں کو قتل کر دیتے ہیں یا ان کے گھر جلا دیتے ہیں لیکن میں نے جاسوسی کے میدان میں ذاتی شوق کی بنا پر بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ اس لئے ایسی چیزیں اکثر میرے لباس میں رہتی ہیں۔ یہ سب پہاڑیاں میری دیکھی بھالی ہوئی ہیں۔ کیونکہ میں یہیں پیدا ہوئی ہوں اور یہیں پل کر جوان ہوئی ہوں۔ اس لئے میں خود کو ان پہاڑیوں کی بیٹی کہتی ہوں۔ بہرحال میں ان پہاڑیوں میں گھومتی پھر رہی تھی کہ میں نے ایک ہیلی کاپٹر کو دور پہاڑیوں میں اترتے دیکھ لیا۔ میں بڑی حیران ہوئی کہ ان ویران پہاڑیوں میں یہ ہیلی کاپٹر کیوں اترا ہے۔ چنانچہ تجسس کی وجہ سے میں اس طرف چل پڑی۔ فاصلہ کافی تھا لیکن میں ایسے راستوں سے واقف ہوں جن کی مدد سے میں عام لوگوں کی نسبت زیادہ جلدی وہاں پہنچ گئی اور پھر میں نے وہاں ایک حیرت انگیز منظر دیکھا۔ تم چاروں رسیوں سے چٹانوں سے بندھے ہوئے تھے اور ایک آدمی کو زندہ جلایا جا رہا تھا ایک عورت اور تین مرد یہ کام کر رہے تھے پھر اس سے پہلے

که میں کچھ کرتی۔ اس عورت نے تمہیں آگ لگانے کی کوشش کی اور پھر......'' ڈارلی نے خاور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خاور نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''پھر تم نے واقعی کمال جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کیا اور رسیاں توڑ کر تم نے اس عورت پر چھلانگ لگا دی تم اسے ساتھ لے کر زمین پر رول ہوتے چلے گئے۔ اس کے بعد تم نے ان کا مقابلہ کیا اور آخر کار تم نے اس عورت کے علاوہ باقی تینوں کو ختم کر دیا لیکن وہ عورت فرار ہو گئی۔ تم اس کے پیچھے بھاگے لیکن تم اسے پکڑ نہ سکے کیونکہ وہ ہیلی کاپٹر پر چلی گئی تھی۔ اس کے بعد تم نے واپس آ کر اپنے ان ساتھیوں کو رہا کیا پھر تم کچھ دور ایک بڑے غار میں چلے گئے۔ اس کے بعد تم وہاں سے نکلے اور اس طرف کو آنے لگے جدھر میں چھپی بیٹھی تھی۔ میں تمہارا انداز دیکھ کر ہی سمجھ گئی کہ تم اس غار میں آؤ گے جہاں میں موجود تھی میرا تجسس انتہا پر پہنچ گیا تھا۔ چنانچہ میں نے وہاں سپیشل وائی فائی ڈکٹا فون لگایا اور وہاں سے ہٹ کر کچھ دور ایک اور غار میں آ گئی۔ وائی فائی ڈکٹا فون کی وجہ سے میں نے نہ صرف تمہاری ساری باتیں سنیں بلکہ تمہاری یہ باتیں میرے پاس ٹیپ بھی ہو گئیں اس کے بعد تم وہاں سے نکل کر آگے بڑھ گئے۔ میں تمہارے پیچھے چلتی رہی تمہارا انداز بتا رہا تھا کہ تم ان راستوں سے قطعی ناواقف ہو۔ چنانچہ میں سمجھ گئی کہ تم رات پڑنے تک زیادہ سے زیادہ اسی بستی تک ہی پہنچو گے اور پھر

یہیں کہیں کسی غار میں رات گزار دو گے اور صبح آگے جاؤ گے۔ چنانچہ میں اپنے گھر آ گئی تاکہ آرام کر کے صبح پھر تمہارے تعاقب میں جا سکوں اور اب یہ اتفاق ہے کہ تم خود ہی میرے گھر میں آ گئے''...... ڈارلی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم نے تو پہلے نفسیاتی دلائل دیئے تھے حالانکہ اس ٹیپ کے سننے کے بعد تمہیں ویسے ہی سب کچھ معلوم تھا''...... اس بار تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں مجھے معلوم تھا لیکن میں اس وقت یہ فیصلہ نہ کر سکی تھی کہ تمہارے متعلق میرا آئندہ اقدام کیا ہونا چاہئے۔ کیا میں تمہاری مدد کروں یا تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دوں اور پھر کھانا کھاتے ہوئے میں نے ایک فیصلہ کر لیا ہے کہ میں تمہاری مدد کروں گی اس لئے کہ تم مسلمان ہو اور میں بھی مسلمان ہو چکی ہوں اس کے ساتھ ساتھ مجھے ان صاحب کی جن کا نام میرے خیال میں خاور ہے، جرأت، بہادری، حوصلہ اور ذہانت پسند آئی ہے''...... ڈارلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ڈاماری پہاڑی پر اسرائیل نے ایک خفیہ لیبارٹری بنائی ہے جس میں ایسا ہتھیار تیار کیا جا رہا ہے۔ جو پاکیشیا کے لاکھوں بے گناہ افراد کو ایک لمحے میں ہلاک کر سکتا ہے۔ ہم نے اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے جبکہ اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے کیٹ ایجنسی کو اس طرف تعینات کیا گیا ہے۔ جس کی سربراہ مادام بلیک کیٹ

ہے۔ وہی مادام بلیک کیٹ جس نے ہمیں زندہ جلانے کی کوشش کی تھی۔ ہم اس کا مین اڈہ تلاش کر کے اس کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم ڈاماری پہاڑی تک پہنچ سکیں''...... خاور نے اصل بات بتاتے ہوئے کہا۔

''وہ عورت واقعی انتہائی بے رحم اور سفاک ہے۔ اس نے جس سرد مہرانہ انداز میں ایک آدمی کو زندہ جلا دیا اور تمہیں جلانے کی کوشش کی اس سے مجھے اس سے شدید نفرت ہوگئی ہے۔ میں صبح تمہارے ساتھ چلوں گی اور تم دیکھنا کہ میں اسے کس طرح آسانی سے تلاش کر لیتی ہوں۔ آؤ اب میں تمہیں بڑا کمرہ دکھا دوں تاکہ تم سب آرام کر سکو''...... ڈارلی نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں ایک بڑے کمرے میں چھوڑ گئی۔ جہاں ایک قالین پر چار بستر بچھے ہوئے تھے شاید یہ بستر ڈارلی کی ماں نے بچھائے تھے۔ ڈارلی انہیں وہاں چھوڑ کر واپس چلی گئی۔ چونکہ وہ سارا دن پیدل چل چل کر بری طرح تھکے ہوئے تھے اور پھر انہوں نے کھانا بھی ڈٹ کر کھایا تھا اس لئے انہیں جلد ہی نیند نے آلیا۔ پھر دروازہ کھلنے کی آواز نے انہیں جگا دیا۔ کیونکہ دروازے پرانے زمانے کے تھے اور اس کے کھلنے اور بند ہونے سے خاصی آواز پیدا ہوتی تھی۔

''اٹھیں۔ غسل کا سامان اور ناشتہ تیار ہے''...... ڈارلی نے کمرے میں داخل ہو کر کہا وہ اس وقت بھی اسی لباس میں تھی جو اس نے رات کو پہن رکھا تھا اور اس کا چہرہ اور بال بتا رہے تھے

کہ وہ غسل وغیرہ کر کے تیار ہو چکی ہے۔ تنویر اور اس کے ساتھیوں نے غسل خانے میں جا کر غسل کیا اور پھر وہ ناشتے کی میز کے گرد پہنچ گئے۔ ڈارلی اور اس کی ماں پہلے سے وہاں موجود تھیں۔

''آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے ہماری اس طرح مہمان نوازی کی ہے''...... خاور نے ڈارلی کی ماں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اس میں شکریہ والی کوئی بات نہیں ہے بیٹا۔ ڈارلی تو اب آئی ہے ورنہ میں یہاں ایک ملازمہ کے ساتھ اکیلی رہتی ہوں۔ تمہارے آنے سے تو مجھے گھر میں رونق محسوس ہونے لگی ہے''...... ڈارلی کی ماں نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سب مسکرا دیئے۔ ناشتے کے بعد انہوں نے ڈارلی کی ماں سے اجازت لی اور اپنا سامان اٹھا کر گھر سے باہر آ گئے۔ ڈارلی بھی ان کے ہمراہ تھی۔

''آپ لوگوں کو شاید یقین نہ آئے لیکن یہ سچ ہے کہ رات کو میں جا کر مادام بلیک کیٹ اور اس کا اڈہ دیکھ آئی ہوں۔ اس کے ساتھ دو آدمی ہیں۔ ایک ہیلی کاپٹر کے پاس پہرہ دے رہا تھا اور دوسرا ایک اونچی چٹان پر چڑھا ہوا تھا۔ وہاں ایک چٹان پر ایک کیمرہ نما مشین بھی لگی ہوئی ہے۔ جو مسلسل گھوم رہی ہے اس مشین سے باقاعدہ علاقے کی چیکنگ کی جاتی ہے''...... ڈارلی نے باہر آتے ہی کہا اور وہ سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔ ڈارلی ان کی توقع سے کہیں زیادہ تیزی دکھا رہی تھی۔

''اوہ تب تو انہوں نے تمہیں چیک کر لیا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ

وہ تمہارے پیچھے بھی آئے ہوں''...... تنویر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تم نے مجھے احمق سمجھ رکھا ہے کیا۔ میں یہاں کے ایک ایک پتھر ایک ایک چٹان اور ایک ایک راستے سے واقف ہوں میں اس راستے سے وہاں پہنچی تھی کہ مشین مجھے چیک ہی نہیں کر سکتی تھی۔ پہلے تو میں نے سوچا کہ اکیلی ہی ان کا خاتمہ کر دوں لیکن پھر میں اس لئے رک گئی کہ شاید تم لوگوں نے ان سے کوئی پوچھ گچھ کرنی ہو''...... ڈارلی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا پھر وہ سب ڈارلی کی رہنمائی میں قدرتی سرنگوں اور کریکوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ تقریباً دو گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد ڈارلی نے انہیں رکنے کا اشارہ کیا اور وہ سب رک گئے۔

''آپ لوگ یہاں رکیں میں آگے جا کر چیکنگ کرتی ہوں کہ اس وقت کیا صورتحال ہے کیونکہ آگے جس سرنگ سے گزرنا ہوگا وہ اس قدر تنگ ہے کہ تم میں سے کوئی بھی نہ گزر سکے گا''...... ڈارلی نے کہا اور پھر تیزی سے اس کریک میں جہاں سے وہ گزر رہے تھے دوڑتی ہوئی کچھ دور ایک غار کے دہانے میں داخل ہو کر غائب ہو گئی۔ کریک کی سائیڈوں پر اس قدر اونچی پہاڑیاں تھیں کہ اوپر آسمان ایک پٹی کی صورت میں ہی نظر آ رہا تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسی غار کے دہانے سے ڈارلی باہر آئی اس کے لباس پر

گرد و غبار کی تہہ چڑھی ہوئی تھی۔ جیسے وہ کسی جگہ زمین پر گھسٹ گھسٹ کر چلتی رہی ہو۔

''وہاں مطلع صاف ہے۔ غار کا دہانہ کھلا ہوا ہے اندر سامان کے بڑے بڑے تھیلے، مشینیں اور ایک فولڈنگ بستر موجود ہے۔ ساتھ والی غار میں وہی دو آدمی گہری نیند سوئے ہوئے ہیں اور وہ مادام بلیک کیٹ اور ہیلی کاپٹر غائب ہے''...... ڈارلی نے جلدی جلدی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''وہ صبح ہوتے ہی ہماری تلاش کے لئے گئی ہو گی آؤ یہ موقع غنیمت ہے''...... خاور نے تیز لہجے میں کہا۔

''لیکن اس سرنگ سے تو ہم گزر نہیں سکتے پھر ہمیں کھلی جگہ پر سے گزرنا ہوگا اور وہ مشین''...... تنویر نے کہا۔

''جب وہاں مشین کو چیک کرنے والا کوئی نہیں ہے تو خالی مشین ہمارا کیا بگاڑے گی البتہ ہمیں اس ہیلی کاپٹر کا خیال رکھنا ہو گا''...... خاور نے کہا اور اس کے بعد وہ ڈارلی کی رہنمائی میں تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ کریک کے اختتام پر وہ ایک پہاڑی پر چڑھے اور پھر چٹانیں پھلانگتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے تھے جہاں کا ماحول بتا رہا تھا کہ وہاں انسان رہتے ہیں۔

''ڈارلی وہ غار کہاں ہے۔ جہاں تم نے ان دو آدمیوں کو دیکھا ہے''...... تنویر نے سرگوشی کے سے انداز میں ڈارلی سے مخاطب ہو

کر پوچھا اور ڈارلی نے ایک طرف غار کے دہانے کی طرف اشارہ کر دیا۔تنویر مشین گن ہاتھ میں پکڑے پنجوں کے بل دوڑتا ہوا اس غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ باقی ساتھی ڈارلی کے ساتھ دوسری غار کی طرف بڑھے۔ جس کا دہانہ کافی بڑا تھا۔

تنویر دوڑتا ہوا غار میں داخل ہوا تو وہاں واقعی دو آدمی گہری نیند سو رہے تھے۔ وہاں بند ڈبوں میں کھانے پینے کے سامان کا بھی کافی بڑا ڈھیر موجود تھا اور ایک طرف کیروسین آئل کے بڑے بڑے کین بھی پڑے تھے۔ یہ بالکل ویسے ہی کین تھے جیسے مادام بلیک کیٹ وہاں انہیں زندہ جلانے کے لئے لے آئی تھی۔ تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے مشین گن ان سوئے ہوئے افراد کی طرف کی اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ان دونوں کے جسموں پر گولیوں کی بارش ہونے لگ گئی اور وہ دونوں اسی طرح نیند کی حالت میں ہی چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گئے۔ تنویر نے ٹریگر سے انگلی ہٹائی اور تیزی سے غار کے دہانے سے باہر نکل آیا۔ اب اس کا رخ اس بڑی غار کے دہانے کی طرف تھا۔ ابھی وہ دہانے تک پہنچا ہی تھا کہ اسے دور سے ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی اور وہ ٹھٹھک گیا۔ دوسرے لمحے اسے دور ایک پہاڑی کے پیچھے سے نکلتا ہوا ہیلی کاپٹر نظر آ گیا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے غار میں داخل ہو گیا۔

''ہوشیار ہو جاؤ۔ بلیک کیٹ آ رہی ہے۔ وہ جیسے ہی غار میں

داخل ہو۔ ہم نے اسے قابو کرنا ہے اور سنو اسے زندہ پکڑنا ہے۔ میں اسے عبرتناک سزا دینا چاہتا ہوں۔ اس نے جس سفاکی سے سیاہ بچھو کو زندہ جلایا ہے اس کا انجام اسے بھی بھگتنا ہوگا''...... تنویر نے کہا اور وہ سب اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ڈارلی سمیت غار کے دہانے کی سائیڈوں میں دیوار سے پشت لگا کر چوکنے انداز میں کھڑے ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر کی آواز اب انہیں قریب سے سنائی دے رہی تھی پھر کافی دیر بعد قدموں کی آواز ابھری جو تیزی سے غار کے دہانے کی طرف بڑھتی آ رہی تھی۔

ان سب نے بے اختیار سانس روک لئے اور چند لمحوں کے بعد مادام بلیک کیٹ غار میں داخل ہوئی۔ دوسرے لمحے سائیڈ پر کھڑا ہوا چوہان کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور اس نے پلک جھپکنے میں مادام بلیک کیٹ کو اٹھا کر انتہائی بے دردی سے زمین پر پٹخ دیا۔ مادام بلیک کیٹ کے حلق سے زور دار چیخ نکلی لیکن اسی لمحے چوہان کی لات گھومی اور اس کے زوردار ضرب مادام بلیک کیٹ کی پسلیوں پر پوری قوت سے پڑی اور مادام بلیک کیٹ ایک اور چیخ مار کر یکلخت زور سے تڑپی اور پھر ساکت ہو گئی۔

''گڈ چوہان۔ تم نے واقعی انتہائی پھرتی دکھائی ہے۔ اب اسے باندھ دو۔ میں نے دیکھا ہے ساتھ والی غار میں کیروسین آئل کے کین موجود ہیں۔ اسے بھی بالکل اسی طرح زندہ جلایا جائے گا۔ جس طرح اس نے ہمیں جلانے کی کوشش کی تھی''...... خاور نے کہا

اور آگے بڑھ گیا۔ وہ اب غار میں موجود مشینری کا جائزہ لے رہا
تھا۔ پہلے بھی اس نے اندھا دھند مشینری پر فائر کھول دیا تھا اور وہ
اچانک بے ہوش ہو گئے تھے۔ اس لئے اب وہ دیکھ بھال کر کے
ہی فائر کھولنا چاہتا تھا۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ سائیڈ کی دیوار پر
نصب مشین پر فائر کھولنے کے بعد ہی وہ بے ہوش ہوئے تھے۔
اس لئے اسے اس مشین کی تلاش تھی لیکن یہاں وہ مشین اسے کہیں
نظر نہ آئی۔

''اوہ۔ اس بیگ میں موجود ڈبے میں سے زوں زوں کی
آوازیں آرہی ہیں''...... اسی لمحے نعمانی کی آواز سنائی دی وہ کونے
میں رکھے ہوئے تھیلوں کی تلاشی میں مصروف تھا۔

''ڈبہ دکھاؤ''...... تنویر نے کہا جو خاور کے ساتھ مل کر مادام
بلیک کیٹ کے ہاتھ اس کے عقب میں باندھنے میں مصروف تھا وہ
بھی تیزی سے نعمانی کی طرف بڑھ گیا۔

'''اسے باہر جا کر کہیں دور پھینک دو۔ نجانے کیا چیز ہے
یہ''...... تنویر نے کہا اور نعمانی سر ہلاتا ہوا اس ڈبے کو احتیاط سے
اٹھائے باہر کی طرف مڑ گیا۔

''یہ ریز بم ہے۔ ریموٹ کنٹرول سے چارج ہوتا ہے۔ میں
نے اسے دیکھا ہوا ہے''...... ڈارلی نے کہا لیکن کسی نے اس کی
بات کا جواب نہ دیا اور نعمانی اسے اٹھائے غار سے باہر نکل گیا۔

''سب لوگ باہر چلیں۔ اس بلیک کیٹ کو بھی اٹھا کر باہر لے

چلو۔ میں دہانے میں کھڑا ہو کر اس مشینری کو تباہ کروں گا۔ کیونکہ ہو
سکتا ہے مشینری کی تباہی کی وجہ سے ہم کہیں دور کسی کی نظروں میں
نہ آجائیں''...... تنویر نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
خاور نے جھک کر بے ہوش پڑی مادام بلیک کیٹ کو اٹھا کر کاندھے
پر لادا اور غار سے باہر آ گیا۔

''کیا تم واقعی اس کو زندہ جلاؤ گے''...... ڈارلی نے قدرے
خوفزدہ سے لہجے میں خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ارے نہیں مس ڈارلی۔ ہم اتنے ظالم کیسے ہو سکتے ہیں کہ کسی
انسان کو زندہ جلا دیں۔ ہمیں اگر مجبوراً کسی کو ہلاک ہی کرنا پڑتا
ہے تو ہماری کوشش ہوتی ہے کہ اسے آسان اور فوری موت مار
دیں''...... خاور نے کہا۔

''لیکن وہ تنویر تو کہہ رہا تھا کہ اسے زندہ جلانا ہے''...... ڈارلی
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''وہ ایسا ہی آدمی ہے لیکن بہرحال ایسا ہو گا نہیں۔ ابھی تو ہم
نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے''...... خاور نے جواب دیا۔ باہر
دھوپ تھی اس لئے وہ اسے لے کر ایک طرف بڑھ گیا جہاں ایک
چھجے دار چٹان باہر کی طرف ابھری ہوئی تھی۔ ڈارلی اس کے ساتھ
ساتھ تھی۔ جبکہ چوہان، تنویر کے ساتھ وہیں غار کے دہانے کے باہر
کھڑا تھا۔ نعمانی بھی اب واپس آچکا تھا۔ پھر فائرنگ کی آوازیں
آنی شروع ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی غار میں دھماکے ہونے

لگے۔

''اب اسے کسی چٹان سے باندھ دو۔ میں کیروسین آئل لے آتا ہوں''...... تنویر نے فائرنگ سے فارغ ہو کر ان کے قریب آتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔کیا اسے ایسے ہی مار دو گے۔ پہلے اس سے پوچھ گچھ تو کر لیں''...... چوہان نے کہا جو تنویر اور نعمانی کے ساتھ وہیں گیا تھا۔

''کیا پوچھنا ہے اس سے''......تنویر نے چونک کر پوچھا۔

''ہو سکتا ہے اس کے مزید اڈے بھی ہوں گے۔ اس بارے میں بھی پوچھ گچھ ہو سکتی ہے اور ڈاماری پہاڑی پر موجود لیبارٹری کے بارے میں بھی ہو سکتی ہے اور لازماً اسے کرنل ڈیوڈ کی کارکردگی کے بارے میں بھی علم ہو گا۔ اس سے یہ سب کچھ پوچھا جا سکتا ہے''...... چوہان نے کہا۔

''لیکن یہ عورت انتہائی ضدی ہے۔ یہ آسانی سے کچھ نہیں اُگلے گی''...... خاور نے کہا۔

''ہاں۔یہ منجھی ہوئی ایجنٹ ہے۔ آسانی سے زبان نہیں کھولے گی''...... چوہان نے کہا۔

''اس کی زبان کھلوانے کے لئے اس پر مجھے ہی ہاتھ صاف کرنے ہوں گے جتنی یہ زہریلی اور سفاک ہے اس کے ساتھ اتنا ہی سفاک پن کرنا ہو گا تب ہی یہ کچھ بتائے گی''......تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ اس پر ہر قسم کا تشدد بے کار ہو گا''...... چوہان نے کہا۔

''تو پھر کیسے کھلوائی جا سکتی ہے اس کی زبان''...... تنویر نے پوچھا۔

''اس کے لئے کچھ اور ہی کرنا ہو گا''...... نعمانی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کیا''......تنویر نے پوچھا۔

''میرا خیال ہے اس کے ساتھ باقاعدہ ڈرامہ کیا جائے پھر ہی اس کی زبان کھلوائی جا سکتی ہے''......نعمانی نے کہا۔

''ڈرامہ۔ کیسا ڈرامہ''...... سب نے چونک کر نعمانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اسے اس باہر کو نکلی ہوئی چٹان کے ساتھ الٹا باندھ دیا جائے۔ قریب اس کے ساتھیوں کی دو لاشیں رکھ دی جائیں اور ساتھ ہی کیروسین آئل کے کین بھی تاکہ جب یہ ہوش میں آئے تو اسے یہ منظر دیکھ کر مکمل یقین ہو جائے کہ اسے اور اس کے ساتھیوں کو زندہ جلانے کا پروگرام بنا لیا گیا ہے۔ الٹا باندھنے کی وجہ سے یہ اپنے آپ کو چھڑانے کی بھی کوشش نہ کر سکے گی اور دوسری بات یہ کہ اسے فوراً سمجھ آجائے گی کہ ہم نہیں چاہتے کہ جلنے کی وجہ سے اس کی رسیاں پہلے جل جائیں اس لئے ہم نے اسے الٹا باندھا ہے''...... نعمانی نے باقاعدہ منظر کشی کرتے ہوئے کہا۔

''تو کیا پھر یہ سب کچھ بتا دے گی''...... تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ نہ بتائے گی تو کیروسین آئل چھڑک کر آگ لگا دیں گے۔ سیاہ بچھو کی طرح اسے بھی جلنے کی اذیت تو ہو گی''...... نعمانی نے کہا اور تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔ جیسے اس کی دلی خواہش بھی یہی ہو۔

''اگر ڈرامہ ہی کرنا ہے تو پھر کیوں نہ بڑا ڈرامہ کیا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ اس طرح اس کی زبان آسانی سے کھل جائے گی''...... خاور نے کہا۔

''بڑا ڈرامہ۔ کیا مطلب''...... سب نے چونک کر خاور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہمارے تھیلے میں میک اپ کا سامان موجود ہے۔ میرا قدوقامت کرنل ڈیوڈ جیسا ہے۔ میں کرنل ڈیوڈ کا میک اپ کر لیتا ہوں۔ تم سب غار میں چھپ جاؤ۔ میں جا کر اسے ہوش میں لاؤں گا اور پھر اسے آزاد کرنے کی بجائے اس سے یہی کہوں گا کہ میں ٹرانسمیٹر پر وزیر اعظم اور اس کے باپ اینڈرل کو بلا رہا ہوں۔ یہ عورت کرنل ڈیوڈ سے بے حد حسد کرتی ہے۔ چنانچہ جب کرنل ڈیوڈ، وزیر اعظم اور اس کے باپ کو بلانے کی بات کرے گا تو وہ لازماً کرنل ڈیوڈ کی منتیں کرنا شروع کر دے گی کہ وہ ایسا نہ کرے۔ اس کے بعد کرنل ڈیوڈ آسانی سے اس سے سب کچھ اگلوا لے گا۔

اس کے اڈوں کے بارے میں اور ڈاماری پہاڑی کی لیبارٹری کے بارے میں اس کے سامنے یہ سب کچھ کھول کر رکھ دے گی''...... خاور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن کرنل ڈیوڈ تو خود جی پی فائیو کا چیف ہے۔ اسے کیا ضرورت ہے بلیک کیٹ سے یہ سب کچھ پوچھنے کی''...... چوہان نے کہا۔

''اس کے دوسرے اڈوں کے بارے میں تو پوچھ گچھ ہو سکتی ہے''...... خاور نے کہا۔

''کیا ضرورت ہے اس قدر لمبے چوڑے ڈرامے کی۔ کیروسین آئل چھڑک کر آگ لگا دو۔ اس جیسی بے رحم اور سفاک قاتلہ کا یہی حشر ہونا چاہئے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''رکو تنویر۔ یہ کام تو بعد میں بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ ہو سکتا ہے کرنل ڈیوڈ کے سامنے آنے سے کوئی ایسی بات سامنے آ جائے جو ہمارے لئے مفید ثابت ہو''...... اس بار نعمانی نے کہا۔

''ہونہہ۔ اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم کہتے ہو تو یہ بھی کر دیکھو لیکن بہرحال میں اسے بعد میں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ یہ غلطی عمران کر سکتا ہے میں نہیں''...... تنویر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے مجبوراً ایسا کرنے کی اجازت دے رہا ہو۔

''اوکے۔ آؤ۔ پہلے اسے اس چٹان کے ساتھ باندھ دیں رسی

کافی بڑی ہے‘‘...... خاور نے کہا۔

’’میں اوپر جاتا ہوں تم یہ رسی نیچے سے اوپر پھینکنا میں اسے پکڑ لوں گا پھر باندھ دوں گا اسے چٹان سے‘‘...... نعمانی نے کہا اور تیزی سے چٹان کی عقبی طرف کو بڑھ گیا تاکہ اوپر جا سکے۔ چوہان بھی اس کے ساتھ ہی چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد مادام بلیک کیٹ اسی بے ہوشی کے عالم میں چٹان سے الٹا لٹک رہی تھی۔

اس کے ہاتھ ویسے ہی اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ انہوں نے منظر نامہ مکمل کر دیا۔ اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس کے سر کے قریب ایک دوسرے کے ساتھ رکھ دیں۔ ساتھ ہی کیروسین آئل سے بھرے ہوئے دو کین بھی رکھ دیئے گئے۔

’’آؤ اب ڈرامے کا دوسرا سین شروع کریں۔ میں کرنل ڈیوڈ کا میک اپ کر لوں‘‘...... خاور نے کہا اور غار کی طرف مڑ گیا۔

’’تمہارا یہ لباس مناسب نہیں رہے گا۔ میں نے دوسری غار میں لباس بھی پڑے دیکھے ہیں وہاں جا کر لباس بدل لو۔ پھر آ کر میک اپ کر لینا‘‘...... نعمانی نے کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا دوسری غار کی طرف بڑھ گیا۔ لباس بدل کر وہ بڑی غار میں آیا اور اس کے بعد اس نے اپنے چہرے پر ماسک میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ ڈارلی واقعی میک اپ کے فن میں ماہر تھی۔ اس نے فائنل ٹچز دیئے اور خاور واقعی کرنل ڈیوڈ بن گیا۔ جب باقی ساتھیوں نے بھی تصدیق کر دی کہ وہ بالکل کرنل ڈیوڈ لگ رہا ہے تو خاور مسکراتا ہوا غار کے

دہانے کی طرف بڑھ گیا۔

باقی ساتھی دہانے کی سائیڈوں میں چھپ گئے اور اوٹ میں سے باہر دیکھنے لگے۔ اب شاید یہ اتفاق ہی تھا کہ جب خاور کرنل ڈیوڈ کے میک اپ میں وہاں پہنچا تو بلیک کیٹ ہوش میں آ چکی تھی۔ خاور اس سے باتیں کرتا رہا۔ پھر تیزی سے مڑ کر واپس غار کی طرف آنے لگا۔ فاصلہ ہونے کی وجہ سے وہ ان کے درمیان ہونے والی باتیں تو نہ سن سکے البتہ خاور جب واپس آ رہا تھا تو بلیک کیٹ نے اسے انتہائی منت بھرے انداز میں آوازیں دینی شروع کر دیں۔ لیکن خاور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا غار میں آ گیا۔

’’وہ مجھے نہیں پہچان سکی اور وزیراعظم اور اپنے باپ کی آمد کی بات سن کر انتہائی گھبرا گئی ہے۔ اب میں تھوڑی دیر بعد دوبارہ جاؤں گا اور اسے بتاؤں گا کہ ٹرانسمیٹر سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ پھر میں اس سے ذہنی شطرنج کھیلوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی اہم کلیو ڈاماری لیبارٹری کے بارے میں مل ہی جائے گا‘‘...... خاور نے اندر آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

’’اپنی باتیں جلدی ختم کرنا۔ اس گیم کو اب زیادہ لمبا نہیں ہونا چاہئے‘‘...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’رکو۔ یہ وائی فائی ڈکٹا فون جیب میں ڈال لو۔ اس طرح ہم یہاں رہ کر بھی تمہارے درمیان ہونے والی باتیں سن سکیں گے‘‘...... ڈارلی نے جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن نکال کر خاور کی

طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خاور نے سر ہلاتے ہوئے بٹن لے کر جیب میں ڈالا جبکہ ڈارلی نے دوسری جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ خاور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا ایک بار پھر غار سے نکل کر بلیک کیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر پر سوار خاصی تیز رفتاری سے ڈاماری پہاڑی کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر وہ خود تھا۔ جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر باقی ساتھی تھے۔ ابو سالار کو انہوں نے دمار سے کافی آگے پڑنے والے ایک اور قصبے کے قریب اتار دیا تھا۔ کیونکہ اب اس کی ضرورت ایک لحاظ سے ختم ہو گئی تھی اور وہ اس کی مدد کے بغیر آسانی سے ڈاماری پہاڑی تک پہنچ سکتے تھے اور راستے میں انہیں روکنے والا بھی کوئی نہ تھا۔

”تو کیا ہم اس ہیلی کاپٹر سے براہ راست اس پہاڑی کی چوٹی پر اتریں گے“...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”ہو سکتا ہے انہوں نے اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے کوئی ایسا اڈہ بھی بنا رکھا ہو جہاں سے ہیلی کاپٹروں کو چیک کر کے نشانہ بنایا جا سکتا ہو۔ آخر انہیں بھی تو خیال آ سکتا ہے کہ ہم لوگ ہیلی

کاپٹر کے ذریعے براہ راست پہاڑی پر بھی اتر سکتے ہیں“...... صفدر نے جواب دیا۔

”ہو سکتا نہیں بلکہ یقیناً ہو گا۔ ایسی لیبارٹریوں کی حفاظت کے لئے ایسا انتظام لازمی کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ ہیلی کاپٹر جی پی فائیو کا ہے اور اس پر جی پی فائیو کا مخصوص نشان بھی بنا ہوا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ وہ اسے اپنا ہی ہیلی کاپٹر سمجھیں گے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کرنل ڈیوڈ کسی طرح اس اڈے تک یہ بات پہنچا دے“...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

”اوہ اوہ۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ اس بات کو تو مجھے خیال بھی نہ آیا تھا میرا تو خیال تھا کہ زیادہ سے زیادہ وہ ٹرانسمیٹر پر بات کریں گے اور میں کرنل ڈیوڈ کے لہجے میں ان کی تسلی کرا دوں گا۔ لیکن اگر کرنل ڈیوڈ نے واقعی پہلے کال کر دیا تو سب کچھ گڑ بڑ ہو جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”اب یہ بھی تو معلوم نہیں کہ وہ اڈہ کہاں ہو گا۔ ضروری تو نہیں کہ وہ بالکل ڈاماری پہاڑی کے قریب ہی ہو“...... جولیا نے کہا۔

”اگر ہیلی کاپٹر پہلے چھوڑ دیں تو پھر بھی آگے بڑھنے میں خطرہ موجود ہے۔ وہ کیٹ ایجنسی کی مادام بلیک کیٹ بھی اپنا جال بچھائے

وہاں موجود ہو گی“...... عمران نے کہا اور یکلخت جولیا چونک پڑی۔

”اوہ اوہ۔ تنویر کا گروپ کیٹ ایجنسی کے خاتمے کے لئے گیا تھا اس کے متعلق پھر کوئی اطلاع ہی نہیں ملی“...... جولیا نے چونک کر کہا۔

”یہاں سے ہم ٹرانسمیٹر پر بھی رپورٹ طلب نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس طرح اگر قریب کوئی اڈہ ہوا تو وہ بھی اسے کیچ کر لے گا اوکے ٹھیک ہے۔ اب یہی صورت ہے کہ ہم ہیلی کاپٹر کا رخ ہی دوسری طرف کو موڑ دیں۔ اس طرح کرنل ڈیوڈ بھی ہمیں ادھر ہی ڈھونڈتا رہے گا اور اڈے والے بھی اور ہم دوسری طرف سے تنویر وغیرہ کو ساتھ لے کر آگے بڑھ جائیں گے“...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو نیچے کر کے اسے اتارنے کے لئے مناسب جگہ کی تلاش شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد مناسب جگہ تلاش کر کے اس نے ہیلی کاپٹر پہاڑیوں کے درمیان اتار دیا۔

اس کے بعد اس نے جیب سے تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے کھول کر اس میں کوٹوری پہاڑی کو مارک کرنا شروع کیا جہاں تنویر اور اس کے ساتھی کیٹ ایجنسی کی مادام بلیک کیٹ کو کور کرنے گئے تھے۔ مطلوبہ راستہ اور نشانات چیک کر لینے کے بعد اس نے نقشہ جولیا کو دیا اور ہیلی کاپٹر ایک بار پھر فضا میں بلند ہونا شروع کر دیا۔ کافی بلندی پر جا کر اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور اسے اس طرف کو لے جانے لگا جس طرف کیٹ ایجنسی کا مرکز ہو سکتا تھا۔

تقریباً تین گھنٹوں کی مسلسل پرواز کے بعد ہیلی کاپٹر جیسے ہی ایک چوٹی کے پیچھے سے نکل کر آگے بڑھنے لگا۔ جولیا یکلخت چیخ پڑی۔ وہ دوربین آنکھوں سے لگائے نیچے اور اردگرد کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔

’’دائیں طرف دائیں طرف۔ ادھر میں نے ایک ہیلی کاپٹر کی جھلک دیکھی ہے‘‘...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

’’اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم کیٹ ایجنسی کے مرکز کی رینج میں ہیں‘‘...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ہیلی کاپٹر کو دائیں طرف موڑ دیا۔

’’کہیں ہم پر نیچے سے میزائل نہ فائر کر دیا جائے‘‘...... پیچھے بیٹھے صفدر نے کہا۔

’’نہیں ہیلی کاپٹر پر جی پی فائیو کا نشان موجود ہے۔ اس لئے فوری طور پر کوئی خطرہ نہیں ہے‘‘...... عمران نے کہا اور ذرا سا آگے جانے کے بعد واقعی انہیں ایک ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آنے لگ گیا پھر عمران نے جیسے ہی ہیلی کاپٹر کو گھمایا تو وہ سب چونک پڑے۔

’’ارے ارے۔ وہ دیکھو کسی کو یہاں چٹان پر باندھا گیا ہے۔ وہ کوئی عورت ہے‘‘...... جولیا نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

’’چٹان پر عورت کو باندھا گیا ہے۔ کیا مطلب‘‘...... عمران نے چونک کر کہا۔

’’اوہ اوہ۔ یہ تو بلیک کیٹ ہے مادام بلیک کیٹ۔ وہ بندھی ہوئی

ہے اور اس کے قریب دو آدمیوں کی لاشیں بھی پڑی ہوئی ہیں۔ اوہ۔ میں نے اسے پہچان لیا ہے‘‘...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا

جولیا کی بات سن کر عمران سمیت سب کے چہرے شدید حیرت سے بگڑ سے گئے۔ پھر ابھی عمران نے ہیلی کاپٹر ذرا سا آگے بڑھایا تھا کہ یکلخت نیچے سے مشین گن کے شعلے لپکے اور عمران نے انتہائی حیرت انگیز پھرتی سے ہیلی کاپٹر کو گھما کر افقی طرف کو اٹھا دیا اور پھر اسی طرح اوپر بلندی پر لے گیا۔ تاکہ وہ مشین گن کی رینج سے باہر ہو جائے۔

’’کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ مادام بلیک کیٹ تو بندھی ہوئی ہے اور ہمارے ہیلی کاپٹر پر فائرنگ ہو رہی ہے‘‘...... جولیا نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

’’اوہ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ یہ یقیناً تنویر اور اس کے ساتھیوں کی کارروائی ہو گی انہوں نے اس اڈے پر قبضہ کر لیا اور بلیک کیٹ سے پوچھ گچھ کے لئے اسے باندھ دیا گیا لیکن اب ہیلی کاپٹر پر جی پی فائیو کا نشان دیکھ کر انہوں نے فائر کھول دیا ہو گا‘‘...... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے ہیلی کاپٹر کو کافی دور لے جا کر نیچے اتارنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ہیلی کاپٹر کو ایک مناسب جگہ پر اتار دیا تھا اور پھر وہ اچھل کر نیچے اترا اور دوڑتا ہوا ایک اونچی چٹان پر چڑھنے لگا۔

’’یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ پاگل آدمی۔ وہ فائر کھول دیں

گئے“...... جولیا نے نیچے اترتے ہوئے چیخ کر کہا لیکن عمران اسی رفتار سے اوپر چڑھتا گیا اور پھر چٹان پر چڑھ کر اس نے دو انگلیاں منہ میں ڈالیں اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے تیز سیٹی کی آواز نکلی جو پہاڑیوں میں گونجتی چلی گئی۔

وہ رک رک کر اور مخصوص انداز میں سیٹی بجا رہا تھا۔ جولیا اور دوسرے ساتھی حیرت سے اس کا یہ نیا انداز دیکھ اور سن رہے تھے۔ چند لمحوں کے بعد دور سے اسی طرح کی سیٹی کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور پھر رک رک کر بار بار سنائی دینے لگی اور عمران یہ آواز سن کر تیزی سے واپس اترنے لگا۔

”یہ تنویر اور اس کے ساتھی ہی ہیں۔ آؤ چلیں“...... عمران نے نیچے اترنے کے بعد کہا اور ایک بار پھر وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئے۔ دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر ان پر فائرنگ ہوئی تھی۔

”یہ کوئی نیا کوڈ تھا“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں تم اسے رقیبانہ کوڈ کہہ سکتے ہو۔ یہ تنویر اور میرا خصوصی کوڈ ہے۔ کیا سمجھے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر اس جگہ اتارنا شروع کر دیا جہاں پہلے سے ایک ہیلی کاپٹر موجود تھا اور ابھی وہ ہیلی کاپٹر سے اتر ہی رہے تھے کہ یکلخت ایک چٹان کے پیچھے سے کرنل ڈیوڈ ہاتھ میں مشین گن اٹھائے اچھل کر ان کے سامنے آ گیا اور وہ سب اس طرح حیرت

سے اپنے سامنے کھڑے کرنل ڈیوڈ کو دیکھنے لگے جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ وہ تنویر اور اس کے ساتھیوں کی بجائے اپنے سامنے کرنل ڈیوڈ کو کھڑا دیکھیں گے۔ ان کے ذہن ماؤف سے ہو کر رہ گئے۔

بلیک کیٹ آنکھیں بند کیے انتہائی بے بسی کے عالم میں بندھی ہوئی تھی کہ اس نے قدموں کی آواز سن کر ایک بار پھر آنکھیں کھول دیں۔ کرنل ڈیوڈ ایک بار پھر غار سے نکل کر اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

''کیا ہوا''...... بلیک کیٹ نے کہا۔

''پرائم منسٹر سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ وہ کسی اہم میٹنگ میں مصروف ہیں۔ لیکن بہرحال کچھ دیر بعد رابطہ ہو جائے گا''...... کرنل ڈیوڈ نے قریب آ کر طنزیہ لہجے میں کہا۔

''پلیز کرنل ڈیوڈ۔ مجھے معاف کر دو۔ مت بلاؤ میرے والد اور پرائم منسٹر کو پلیز میں تمہاری منت کرتی ہوں میں کھلے دل سے اعتراف کرتی ہوں کہ تم مجھ سے زیادہ عقلمند اور زیادہ تجربہ کار ہو۔ یہ واقعی میری انتہائی حماقت تھی کہ میں نے تمہاری ذہانت کی قدر نہیں کی۔ مجھے معاف کر دو اب میں تمہارے کسی کام کے آڑے

نہیں آؤں گی''...... بلیک کیٹ نے انتہائی ملتجانہ لہجے میں کہا۔

''مادام بلیک کیٹ جب پرائم منسٹر یہاں آئیں گے تو وہ یہ بھی چیک کریں گے کہ تمہاری غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے ڈاماری پہاڑی پر موجود لیبارٹری کا وجود کس طرح خطرے میں پڑ گیا تھا۔ اس کے بعد وہی فیصلہ کریں گے کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ سمجھ گئی تم''...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ بلیک کیٹ کوئی جواب دیتی اچانک کسی نے چیخ کر کرنل ڈیوڈ کو بلایا اور کرنل ڈیوڈ یہ آواز سنتے ہی مڑا اور دوڑتا ہوا غار کی طرف جانے لگا۔ بلیک کیٹ حیرت سے اسے اس طرح جاتے دیکھتی رہی۔ اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ بلانے والا یقیناً کرنل ڈیوڈ کا کوئی ساتھی ہی ہو گا۔ کیونکہ ظاہر ہے کرنل ڈیوڈ اکیلا تو یہاں نہ آیا ہو گا لیکن جس انداز میں کرنل ڈیوڈ کو بلایا گیا تھا اور جس طرح وہ دوڑتا ہوا گیا تھا اس کی وجہ سے بلیک کیٹ کو حیرت ہوئی تھی۔

کرنل ڈیوڈ چند لمحے غار میں رہا اور پھر وہ مشین گن اٹھائے تیزی سے غار سے نکلا اور دوڑتا ہوا دائیں طرف ایک بڑی چٹان کے پیچھے غائب ہو گیا۔ بلیک کیٹ ایک بار پھر چونک پڑی جب اس کی نظریں آسمان پر اڑتے ہوئے ایک ہیلی کاپٹر پر پڑیں۔ جس پر جی پی فائیو کا واضح نشان نظر آ رہا تھا مگر دوسرے لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ سنائی دی اور تقریباً اسی چٹان کے پیچھے سے شعلے

آسمان کی طرف لپکے جس طرف کرنل ڈیوڈ گیا تھا لیکن ہیلی کاپٹر کے پائلٹ نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں ہیلی کاپٹر کو گھمایا اور پھر افقی انداز میں اسے اوپر اٹھاتا چلا گیا اور پلک جھپکنے میں ہیلی کاپٹر مشین گن کی رینج سے باہر ہو گیا۔ بلیک کیٹ چونکہ چٹان پر چت بندھی ہوئی تھی اس لئے وہ یہ حیرت انگیز نظارہ دیکھ رہی تھی۔ ہیلی کاپٹر اب اس کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

''یہ۔ یہ جی پی فائیو کے ہیلی کاپٹر پر فائر کر رہا ہے۔ اس کا کیا مطلب''...... بلیک کیٹ نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا چند لمحوں کے بعد کرنل ڈیوڈ اس چٹان کے پیچھے سے نمودار ہوا اور ایک بار پھر دوڑتا ہوا اس غار کے اندر جا کر غائب ہو گیا۔

''یہ ہو کیا رہا ہے۔ کرنل ڈیوڈ اپنے ہی ہیلی کاپٹر پر فائرنگ کیوں کر رہا تھا''...... بلیک کیٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر حیرت سے جھٹکا کھا گئی کیونکہ اس نے غار میں سے کرنل ڈیوڈ کے ساتھ ساتھ تین مردوں اور ایک مقامی عورت کو باہر آتے ہوئے دیکھا اور ان تین مردوں کو دیکھتے ہی اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔ کیونکہ یہ تینوں وہی پاکیشیائی ایجنٹ تھے جنہیں اس نے زندہ جلانے کی ناکام کوشش کی تھی۔ وہ پانچوں تیزی سے قدم اٹھاتے ایک طرف چٹانوں کی طرف دوڑتے ہوئے اس کی نظروں سے غائب ہو گئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو یہ کرنل ڈیوڈ ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے مل گیا ہے اور غداری کر رہا ہے اسرائیل سے۔ اوہ اوہ''...... بلیک کیٹ کے ذہن میں واقعی دھماکے ہونے لگ گئے تھے اسے بندھے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی۔ اس لئے اسے اپنا جسم سن اور ذہن ماؤف سا ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اس پر کرنل ڈیوڈ اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو اکٹھا دیکھ کر تو رہی سہی کسر بھی پوری ہو گئی۔

''ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ مجھے اب ہر صورت میں آزاد ہونا چاہئے''...... بلیک کیٹ نے بری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا لیکن وہ بری طرح سے بندھی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ سوائے تلملانے کے اور کچھ بھی نہ کر سکتی تھی اس نے دونوں پاؤں رسیوں میں اٹکانے کے لئے انہیں حرکت دینے کی کوشش کی لیکن پنڈلیوں پر بندھی ہوئی رسی نے شاید خون کا بہاؤ ہی پیروں کی طرف جانے سے روک دیا تھا کہ وہ باوجود کوشش کے اپنے پیروں کو ذرا سی حرکت ہی نہ دے سکی تھی اسی لمحے اس کے کانوں میں دور سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور وہ ایک بار پھر چونک پڑی سیٹی کی آواز رک رک کر اور ایک مخصوص وقفے سے آ رہی تھی۔

''یہ کون سیٹیاں بجا رہا ہے۔ آخر یہاں ہو کیا رہا ہے۔ یہ آخر میں کس طلسم میں پھنس گئی ہوں۔ نئے نئے کام ہو رہے ہیں یہاں پر تو۔ عجیب تماشا ہے''...... بلیک کیٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے اسے قریب سے سیٹی کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز بھی اسی

طرح رک رک کر اور ایک مخصوص وقفے سے آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد آوازیں آنی بند ہو گئیں اور ہر طرف خاموشی سی چھا گئی۔ پھر تھوڑی دیر بعد اس کے کانوں میں ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی۔

یہ آواز اس طرف سے آ رہی تھی جدھر اس کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ اس کے دو ہی مطلب ہو سکتے تھے کہ یا تو اس کا ہیلی کاپٹر اڑایا جا رہا تھا یا وہ دوسرا جی پی فائیو والا ہیلی کاپٹر وہاں اتر رہا تھا وہ ہونٹ بھینچے خاموش صرف گردن گھما کر ادھر دیکھنے کی کوشش کرتی رہی۔ اب ہیلی کاپٹر کے صرف پنکھے چلنے کی آوازیں آ رہی تھیں اور کوئی آواز نہ تھی۔ لیکن تھوڑی دیر بعد اسے دور سے ایک اونچی آواز سنائی دی اور اس کے جسم کو بے اختیار زور دار جھٹکا لگا۔ یہ آواز علی عمران کی تھی۔

''مجھے افسوس ہے خاور۔ میں سمجھتا تھا کہ تمہیں میک اپ کرنا آتا ہے لیکن تم نے جس گھٹیا انداز میں کرنل ڈیوڈ کا میک اپ کیا ہے اس سے مجھے بے حد مایوسی ہوئی ہے''...... بلیک کیٹ کے کانوں میں جیسے ہی یہ فقرہ پڑا۔ اس کا ذہن جیسے دھماکے سے پھٹ کر ریزہ ریزہ سا ہو گیا۔ اس نے اتنی سختی سے اپنے ہونٹ کاٹے کہ اسے منہ پر خون کا ذائقہ محسوس ہونے لگ گیا۔

''اوہ اوہ۔ تو یہ کرنل ڈیوڈ نہ تھا۔ پاکیشیائی ایجنٹ تھا کرنل ڈیوڈ کے روپ میں''...... بلیک کیٹ نے انتہائی مایوسانہ انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر باتوں کی آوازیں اس طرح سنائی دینے

لگیں جیسے بہت سے لوگ بیک وقت بول رہے ہو لیکن الفاظ واضح نہ تھے۔ اب تک بلیک کیٹ کے ذہن میں امید کی ایک ہلکی سی کرن موجود تھی کہ کرنل ڈیوڈ اسے صرف تنگ کر رہا ہے۔ آخر کار وہ اسے کھول دے گا لیکن اب اس انکشاف کے بعد کہ یہ کرنل ڈیوڈ کی بجائے پاکیشیائی ایجنٹ ہے۔ اس کی تمام امیدوں پر اوس پڑ گئی۔ اب اسے اپنی یقینی موت آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگی تھی۔ باتوں کی آوازیں اب قریب آتی جاتی جا رہی تھیں اور پھر اس نے کرنل ڈیوڈ اور اس کے چاروں ساتھیوں کے ساتھ ساتھ پانچ اور افراد کو بھی اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے دو دیوزاد قد وقامت کے تھے۔ وہ سب مقامی تھے۔

''یہ کیا کیا تم نے۔ اسے اس طرح سے کیوں باندھ رکھا ہے۔ یہ عورت ذات ہے کچھ تو لحاظ کیا ہوتا''...... ایک نوجوان نے انتہائی غصیلے لہجے میں دوسروں سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کی آواز سنتے ہی بلیک کیٹ پہچان گئی کہ یہ علی عمران ہے۔

''یہ انتہائی بے رحم اور سفاک عورت ہے۔ اس نے ایک انسان کو واقعی زندہ جلا دیا اور ہمیں بھی زندہ جلانے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے اسے یہی سزا ملے گی۔ اس پر کیروسین آئل چھڑک کر اسے زندہ جلا دیا جائے گا''...... ایک لمبے تڑنگے پاکیشیائی ایجنٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ۔ کیا تم اب اخلاقی طور پر اس قدر گر گئے ہو کہ

ایک عورت کے ساتھ اس قدر گھٹیا سلوک کرنے پر تل گئے ہو کھولو اسے''...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''سنو۔ میں اس گروپ کا انچارج ہوں۔ سمجھے۔ یہاں جو کچھ بھی ہوا ہے میرے حکم سے ہوا ہے۔ سمجھے تم''...... اسی آدمی نے عمران سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

''تنویر کیا تم واقعی اخلاقی طور پر اس حد تک گر گئے ہو۔ میں حکم دیتی ہوں کہ اسے کھولا جائے اور سیدھے طریقے سے باندھا جائے۔ دشمنی اور اختلافات اپنی جگہ لیکن میں اس حد تک غیر اخلاقی حرکت کی اجازت نہیں دے سکتی''...... عمران کے ساتھ آنے والی مقامی عورت نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا تو وہ آدمی جسے تنویر کہا گیا تھا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں کے بعد ایک دیوزاد آدمی نے اسے کھولا اور پھر اسے اس طرح دونوں ہاتھوں پر اٹھا لیا جیسے بچہ کسی کھلونے کو اٹھاتا ہے۔

''اس کے پیروں اور ہاتھوں کی رسیاں بھی کھول دو''...... عمران نے کہا اور اس کے ایک ساتھی نے آگے بڑھ کر اس کے پیروں اور عقب میں بندھے ہوئے ہاتھوں کی رسیاں بھی کھول دیں اور اسے اٹھا کر وہ سب غار کی طرف چل پڑے۔

''مم مم۔ مجھے نیچے اتار دو۔ میں اب چل سکتی ہوں''...... بلیک کیٹ نے اس دیو سے کہا اور اس نے اسے نیچے اتار دیا ایک لمحے کے لئے تو اس کے قدم لڑکھڑائے مگر دوسرے لمحے اس نے اپنے

آپ کو سنبھال لیا اور پھر غار میں داخل ہو کر اس کے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔ غار میں موجود تمام مشینری تباہ کر دی گئی تھی۔

''ہاں تو مس بلیک کیٹ۔ اب تم یہ بتا دو کہ تمہارے اور مرکز کہاں کہاں ہیں''...... عمران نے غار میں داخل ہوتے ہی بلیک کیٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اب بتانے کا کیا فائدہ۔ تمہیں روکنے کے لئے میں نے یہ مرکز قائم کئے تھے۔ لیکن ان مراکز کے باوجود تم صحیح سلامت یہاں تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہو اور ویسے بھی اب میرا رابطہ ان سے نہیں ہو سکتا کیونکہ تمہارے ساتھیوں نے تمام مشینری تباہ کر دی بلیک کیٹ نے ایک طرف زمین پر ہی بیٹھتے ہوئے کہا کیونکہ مسلسل بندھی رہنے کی وجہ سے وہ بری طرح تھک گئی تھی۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ جی پی فائیو کے نشان والا ہیلی کاپٹر کام دکھا گیا ہے۔ مجھے کرنل ڈیوڈ نے بتایا تھا کہ ڈاماری پہاڑی کی حفاظت کے لئے ایک ایئرفورس سنٹر قائم کیا گیا ہے۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ لیبارٹری تباہ کرنے سے پہلے اسے ڈھونڈ نکالوں لیکن وہ مجھے کہیں نظر نہیں آیا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے لیبارٹری تباہ کر دی ہے۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ سب کیسے ممکن ہے اور اور......'' بلیک کیٹ نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا دماغ عمران کی

یہ بات سن کر ہی بھک سے اڑ گیا تھا۔

''وہاں سے فارغ ہو کر ہی تو میں یہاں آیا ہوں اور شکر کرو کہ وقت پر پہنچ گیا ہوں۔ ورنہ تنویر جس طرح تم پر غصہ کھائے ہوئے تھا اس نے لازماً تمہیں زندہ جلا دینا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایسا تو ہونا ہی ناممکن ہے۔ ساسک پوائنٹ تباہ کئے بغیر تو تم لیبارٹری تک نہیں پہنچ سکتے تھے اور لیبارٹری تو قطعی طور پر بم پروف ہے۔ اسے تو کسی صورت تباہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ نہیں تم غلط کہہ رہے ہو۔ جھوٹ بول رہے ہو مجھ سے''...... مادام بلیک کیٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''خاور۔ تم خواہ خواہ کرنل ڈیوڈ کی اداکاری کے چکر میں پڑے رہے۔ اصل میں تمہیں تجربہ نہیں کہ کسی عورت سے کوئی راز کیسے اگلوایا جاتا ہے۔ اب دیکھو مادام بلیک کیٹ نے کس طرح اطمینان سے بتا دیا ہے کہ وہ اڈہ ساسک پہاڑی پر قائم کیا گیا ہے اور دوسری بات یہ کہ لیبارٹری کو مکمل طور پر بم پروف بنایا گیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہیں عورتوں سے راز اگلوانے کا تجربہ کیسے حاصل ہو گیا ہے''...... جولیا نے یکلخت کاٹ کھانے والے لہجے میں پوچھا۔

''اس معاملے میں میری استاد بوڑھی اور ادھیڑ عمر عورتیں ہیں۔ وہ اتنی آسانی سے دوسری عورتوں سے راز اگلوا لیتی ہیں کہ آدمی کو

حیرت ہوتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عورتیں اگلوا لیتی ہوں گی تم عورت نہیں ہو''...... جولیا نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ ہمیں بھی تو وہ نسخہ بتائیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بڑا آسان سا نسخہ ہے۔ یہ بوڑھی عورتیں کیا کرتی ہیں کہ جس سے کوئی بات پوچھنی ہو۔ اس کے سامنے اس بات سے بھی آگے کی بات کر دی۔ نتیجہ یہ کہ وہ عورت فوراً اس بات کی تردید کرنے کی غرض سے اصل بات بتا کر دیتی ہے اور اسے احساس تک نہیں ہوتا۔ اب دیکھو میں نے بلیک کیٹ سے صرف اتنا کہا ہے کہ میں نے لیبارٹری تباہ کر دی ہے لیکن وہ اڈہ مجھے نظر نہیں آیا ظاہر ہے یہ آگے کی بات تھی۔ چنانچہ بلیک کیٹ نے فوراً جواب دیا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ساسک پوائنٹ تباہ کئے بغیر لیبارٹری تباہ ہو جائے۔ اور پھر لیبارٹری بھی مکمل طور پر بم پروف ہے۔ اس طرح یہ بات سامنے آ گئی نا۔ ورنہ تم چاہے اسے زندہ بھی جلا دیتے یہ اصل بات نہ بتاتی۔ اسے کہتے ہیں بوڑھی عورتوں والا کامیاب نسخہ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک کیٹ نے بری طرح ہونٹ چبانے شروع کر دیئے۔ واقعی اس سے حماقت ہو گئی تھی۔ اس نے ساسک پوائنٹ کہہ کر اڈے کا محل وقوع بتا دیا تھا اسے اب اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ وہ ساسک پوائنٹ کہنے کی بجائے صرف اڈہ بھی تو

کہہ سکتی تھی لیکن عمران نے بات ہی ایسی کی تھی کہ بے اختیار اس کے منہ سے سب کچھ نکل گیا تھا۔

''تم جو چاہے کر لو تم لیبارٹری تباہ نہیں کر سکتے کبھی نہیں کر سکتے''...... بلیک کیٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ لوگ تمہیں زندہ جلا کر ضائع کر دینا چاہتے تھے لیکن میں تمہیں ضائع نہیں کروں گا مادام بلیک کیٹ۔ بلکہ تم سے بھرپور فائدہ اٹھاؤں گا لطف تو اس وقت ہی آتا ہے جب وہ لوگ جو کسی چیز کی حفاظت کے لئے تعینات کئے گئے ہوں۔ وہی خود اپنے ہاتھوں سے اس چیز کو تباہ کر دیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ چاہے تم میرے ساتھ جو سلوک بھی کرو۔ میں اپنے ملک سے غداری نہیں کر سکتی''...... بلیک کیٹ نے بڑے مضبوط لہجے میں کہا۔

''یہ بعد کی بات ہے۔ فی الحال اگر تم وعدہ کرو کہ کوئی شرارت کرنے کی کوشش نہ کرو گی تو میں تمہیں اپنے ساتھ رکھ سکتا ہوں ورنہ دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ میں تمہیں تنویر اور اس کے ساتھیوں کے حوالے کر دوں اور خود آگے بڑھ جاؤں اس کے بعد تنویر اور اس کا گروپ تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ یہ ان کے ساتھ تمہارے کئے گئے حسن سلوک پر مبنی ہے''...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کوئی شرارت

نہیں کروں گی''...... بلیک کیٹ نے فوراً ہی وعدہ کرتے ہوئے کہا۔ ویسے اسے دل ہی دل میں اس احمق عمران پر ہنسی بھی آ رہی تھی جو اس سے صرف وعدہ لے کر مطمئن ہو رہا تھا۔ وہ تو بس کسی مناسب موقع کی تلاش میں تھی۔ اس کے بعد وہ ان سب کا کیا حشر کرے گی یہ تو وہی جانتی تھی۔ لیکن اس وقت واقعی وہ بے بس ہو چکی تھی۔ اس لئے ظاہر ہے وعدہ کئے بغیر چارہ تھا۔ اسی لمحے اچانک عمران مڑا اور اس کا ہک پوری قوت سے بلیک کیٹ کی پیشانی پر پڑا۔ بلیک کیٹ کو اپنے دماغ میں اندھیرے سے بھرتے ہوئے محسوس ہوئے اور وہ عمران کی ایک ہی ضرب سے بے ہوش ہو گئی۔ بے ہوشی کی حالت میں اسے اپنے دماغ میں عجیب سی سرسراہٹیں محسوس ہوتی رہیں پھر جس طرح اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اسی طرح سے اس کے دماغ کے پردے پر روشنی کا نقطہ سا چمکا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ ہوش میں آتے ہی یہ دیکھ کر وہ چونک پڑی کہ وہ اسی غار میں موجود تھی۔ اس کے سامنے عمران اور اس کے سارے ساتھی موجود تھے۔ عمران کے ہونٹوں پر گہری مسکراہٹ تھی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے مجھے بے ہوش کیوں کیا تھا''۔ بلیک کیٹ نے عمران کی طرف دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسے ہی دل چاہ رہا تھا۔ تم خوبصورت ہو میں دیکھنا چاہتا تھا کہ بے ہوش ہونے کے بعد تم کیسی دکھائی دیتی ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ مجھے سچ بتاؤ کیوں بے ہوش کیا تھا تم نے مجھے اور وہ میرے دماغ میں سرسراہٹ۔ کیا کیا تھا تم نے میرے ساتھ"...... بلیک کیٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے بلیک کیٹ۔ ہم باہر ایک ضروری کام سے گئے تھے۔ تم یہاں سے فرار نہ ہو جاؤ اس لئے تمہیں وقتی طور پر بے ہوش کیا تھا۔ یہ اتفاق ہی ہے کہ ہم واپس آئے ہیں تو تم بھی ہوش میں آ گئی ہو"...... جولیا نے آگے بڑھ کر اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم جھوٹ بول رہی ہو۔ تم نے ضرور میرے ساتھ کچھ کیا تھا۔ بتاؤ۔ مجھے بتاؤ۔ میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ میں کوئی شرارت نہیں کروں گی پھر یہ سب......" بلیک کیٹ نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

"کہا ہے نا ہم ایک ضروری کام سے باہر گئے تھے۔ تمہیں ہوش میں چھوڑ کر ہم کوئی رسک نہیں لینا چاہتے تھے"...... تنویر نے غرا کر کہا تو بلیک کیٹ اسے گھور کر رہ گئی۔

"او کے۔ خاور۔ مادام بلیک کیٹ کو ساتھ والی غار میں لے جاؤ۔ تاکہ ہم ذرا آئندہ کی پلاننگ کر سکیں۔ اب اسے بے ہوش کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے اس دیو زاد آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جو اسے اٹھا کر لے آیا تھا۔

"آؤ"...... خاور نے اس سے مخاطب ہو کر کہا اور بلیک کیٹ

خاموشی سے اس کے آگے آگے دہانے کی طرف چل پڑی لیکن اندر سے اس کا دل مسرت کی وجہ سے بلیوں اچھلنے لگا تھا کہ اسے قدرت خودبخود ایک سنہری موقع مہیا کر رہی تھی۔ ساتھ والی غار میں ایک خفیہ سرنگ موجود تھی اور وہ آسانی سے اس سرنگ کی مدد سے اس جگہ جا نکلتی جہاں قریب ہی اس کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

"میں غار میں جاتی ہوں تم باہر ٹھہرنا۔ ورنہ تم اس طرح میرے سر پر چڑھے رہو گے تو مجھے الجھن ہو گی۔ ویسے تم بے شک اندر جا کر جائزہ لے لو کہ کوئی ایسی چیز تو موجود نہیں ہے۔ جس سے میں تمہیں یا کسی کو نقصان پہنچا سکوں"...... چھوٹی غار کے دہانے پر پہنچ کر بلیک کیٹ نے اپنے پیچھے آنے والے دیو قامت جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے میں چیک تو کروں گا۔ لیکن اس کے باوجود اگر تمہارے ذہن کوئی حرکت کرنے کا خیال ہو تو اسے ذہن سے نکال دو۔ میں ایسے معاملات میں تنویر سے بھی زیادہ بے رحم واقع ہوا ہوں"...... اس آدمی خاور نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا لیکن بلیک کیٹ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور غار کے اندر جا کر ایک طرف زمین پر لیٹ گئی۔

اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ لیکن پلکوں کی جھریوں سے وہ خاور کو مسلسل دیکھ رہی تھی۔ جو غار میں موجود مختلف چیزوں کا جائزہ لینے میں مصروف تھا لیکن بلیک کیٹ کو معلوم تھا کہ وہ خفیہ سرنگ کا

دہانہ تلاش نہ کر سکے گا کیونکہ اس نے اسے خود ہی پتھر سے بند کرایا تھا اور وہ اب سرسری نظروں سے نظر نہ آ سکتا تھا۔ چند لمحوں کے بعد خاور خاموشی سے چلتا ہوا غار سے باہر نکل گیا۔ بلیک کیٹ چونکہ پہلے سے پلاننگ کر چکی تھی۔ اس لئے وہ جان بوجھ کر غار کے اندر ایسی جگہ لیٹی تھی جہاں سے غار کے اندر آئے بغیر اسے دیکھا نہ جا سکتا تھا اور دہانہ بھی اسی طرف کو تھا۔

وہ کچھ دیر تو اسی طرح لیٹی رہی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ خاور کچھ دیر بعد دوبارہ اندر ضرور جھانکے گا کیونکہ انسانی نفسیات بھی یہی تھی اور واقعی دس منٹ بعد خاور اچانک اندر آیا لیکن بلیک کیٹ اسی طرح آنکھیں بند کئے پہلو کے بل لیٹی ہوئی تھی چنانچہ چند لمحے رک کر خاور باہر چلا گیا تو بلیک کیٹ بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور پھر بلی کی طرح انتہائی محتاط انداز میں چلتی ہوئی وہ اس سرنگ کے دہانے کے قریب پہنچ گئی۔

دوسرے لمحے اس نے انتہائی احتیاط سے پتھر ہٹایا اور پھر کسی سانپ کی طرح اس تنگ سی سرنگ کے اندر رینگتی چلی گئی۔ سرنگ خاصی تنگ تھی لیکن بہرحال وہ آسانی سے اس کے اندر رینگ کر آگے بڑھ سکتی تھی۔ جب پہلی بار یہ سرنگ اس نے دیکھی تھی تو وہ خود ہی اسے کراس کر کے دوسری طرف گئی تھی تاکہ اس غار کو اپنا مرکز بنانے سے پہلے اس بارے میں مکمل جائزہ لے سکے۔ وہ خاصی تیزی سے رینگتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس کی کہنیاں

بری طرح چھل گئیں۔ لیکن اس وقت مسئلہ جان بچانے کا تھا۔ اس لئے بغیر کسی چیز کی پرواہ کئے وہ آگے بڑھتی چلی گئی سرنگ آگے جا کر گھوم گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کا اختتام ایک کھلی جگہ پر ہوا اور بلیک کیٹ نے سرنگ کے دوسرے دہانے سے نکل کر ایک لمحے کے لئے کھڑے ہو کر زور زور سے سانس لئے اور پھر تیزی سے اس طرف کو بڑھ گئی۔ جدھر اس کا ہیلی کاپٹر موجود تھا وہ اب یہی دعا کر رہی تھی کہ عمران نے وہاں اپنا کوئی ساتھی نہ کھڑا کر دیا ہو اور پھر وہاں پہنچ کر اس کا دل ایک بار پھر مسرت سے بلیوں اچھل پڑا کہ وہاں کوئی پہرہ دار موجود نہ تھا۔

وہ زمین پر رینگ کر تیزی سے اپنے ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچی اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر اس پر سوار ہو گئی۔ اس نے ہیلی کاپٹر میں گھستے ہی سائیڈ میں موجود ایک خفیہ خانہ کھولا۔ خفیہ خانے میں ایک ٹرنچ فائر جیسی بڑے دہانے والی ایک گن موجود تھی۔ اس گن کے ساتھ چند شیل بھی پڑے ہوئے تھے۔ بلیک کیٹ نے فوراً گن اور شیل اٹھائے اور ہیلی کاپٹر سے باہر آ گئی باہر آتے ہی اس نے گن میں ایک شیل لوڈ کیا اور پھر رینگتی ہوئی دوبارہ اس غار کے پاس آ گئی۔ اس نے پہلے اس جگہ ایک شیل فائر کیا جہاں اس کے خیال کے مطابق خاور نامی آدمی پہرہ دے رہا تھا پھر اس نے گن میں دوسرا شیل لوڈ کیا اور پھر اس نے غار کے قریب آ کر اپنا سانس روکا اور شیل فائر کر دیا۔ وہ بار بار گن میں شیل لوڈ کر رہی تھی

اور غار میں فائر کرتی جا رہی تھی۔ اس نے یکے بعد دیگرے ایک
باہر اور چار غار کے اندرونی حصے میں شیل فائر کئے تھے۔ غار سے
اب کثیف دھواں سا نکلتا دکھائی دیا تو وہ مطمئن ہو گئی اور پھر وہ اسی
طرح سانس روکے ہوئے پلٹی اور تیزی سے بھاگ کر اپنے ہیلی
کاپٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اسے یقین تھا کہ اس گیس کے اثر
سے عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو چکے ہوں گے۔ گیس کے
اثرات چار سے پانچ گھنٹوں تک کارگر رہتے تھے۔ ہیلی کاپٹر کے
خفیہ خانوں میں اسلحہ بھی موجود تھا۔ وہ چاہتی تو اسلحہ لے کر غار میں
گھس جاتی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے چھلنی کر
ڈالتی لیکن عمران اور اس کے ساتھی بھوتوں کی مانند اس کے دماغ
سے چپکے ہوئے تھے۔ اسے ڈر تھا کہ ان میں سے کوئی بے ہوش نہ
ہوا ہو گا تو اس کے لئے مسئلہ بن جائے گا اس لئے وہ پہلے یہاں
سے نکل جانا چاہتی تھی۔ یہاں سے نکلتے ہی وہ ایک گروپ یہاں
بھیجتی اور پھر اس کے ساتھی یہاں پہنچ کر اس سارے علاقے کو
اپنے گھیرے میں لے لیتے اور پھر وہ غار میں داخل ہو کر عمران اور
اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے چھلنی کر ڈالتے۔ بلیک کیٹ نے یہ
تک سوچ لیا تھا کہ ان سب کو گولیوں سے چھلنی کرانے کے بعد وہ
اس غار کو ہی اپنے ساتھیوں کی مدد سے میزائلوں سے اُڑا دے گی
تاکہ عمران اور اس کے ساتھی ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائیں۔ وہ ہیلی
کاپٹر میں سوار ہوئی اور پھر ہیلی کاپٹر اسٹارٹ کیا اور اسے تیزی سے

فضاء میں بلند کرنے لگی۔ اس کی نظریں بدستور اس طرف لگی ہوئی
تھیں جس طرف غار تھا۔ وہ ڈر رہی تھی کہ عمران یا اس کا کوئی
ساتھی بے ہوش ہونے سے نہ بچ گیا ہو۔ ان کے پاس اسلحہ تھا وہ
اسے ہیلی کاپٹر سمیت تباہ کر سکتے تھے۔ اس لئے جب تک ہیلی کاپٹر
بلند نہ ہو گیا اور وہ اسے موڑ کر دور نہ لے گئی اسے سکون نہ آیا۔ وہ
بے حد خوش اور پوری طرح مطمئن تھی کہ وہ ان کے چنگل سے زندہ
اور صحیح سلامت نکل آنے میں کامیاب ہو گئی ہے اور اپنے نئے
ٹھکانے پر پہنچ کر وہ آسانی سے ان کا مقابلہ بھی کر سکتی تھی اس نے
اب بھی فیصلہ کیا تھا کہ وہ اپنے خفیہ اڈے پر پہنچ کر اپنے ساتھیوں
کی مدد سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو انہی پہاڑیوں میں اس
طرح گھیرے گی کہ انہیں کہیں جائے پناہ ہی نہ مل سکے گی۔ اب
ان کی موت یقینی تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ غار میں موجود تھا۔عمران کے کہنے پر ڈارلی واپس چلی گئی تھی۔ وہ واپس نہیں جانا چاہتی تھی لیکن عمران نے اسے سمجھا بجھا کر واپس بھیج دیا تھا۔ سب ہی عمران کو اس بات سے روکتے رہے تھے کہ ڈارلی آگے چل کر ان کے کام آ سکتی ہے لیکن عمران کسی غیر متعلق لڑکی کو اپنے ساتھ نہ رکھنا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ سب خاموش ہو گئے۔ اس کے علاوہ سب کو عمران پر اس بات کا غصہ تھا کہ اس نے مادام کیٹ کو زندہ کیوں چھوڑ دیا تھا لیکن اس بات سے بھی وہ پرسکون ہو گئے تھے کہ اب انہیں خواہ مخواہ داماری کی پہاڑیوں میں لیبارٹری تلاش نہیں کرنی پڑے گی۔

عمران نے مادام کیٹ کو بے ہوش کر کے عمل تنوعی سے اس کے ذہن سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ اصل لیبارٹری شمالی کاساٹ پہاڑیوں میں موجود ہے۔ مادام کیٹ خود اس لیبارٹری یا اس علاقے میں نہیں گئی تھی لیکن اسے کاساٹ پہاڑیوں میں موجود خفیہ لیبارٹری تک

پہنچنے اور جن راستوں کا علم تھا وہ عمران نے ضرور معلوم کر لیا تھا۔

عمران نے جس طریقے سے مادام کیٹ کا مائنڈ کنٹرول کیا تھا اس سے انہیں یہ بھی پتہ چل گیا تھا کہ اسرائیلی پرائم منسٹر نے کیٹ ایجنسی اور دوسری ایجنسیوں اور جی پی فائیو کے ساتھ جو میٹنگ کی تھی اور جس کی ٹیپ ابوحلم نے حاصل کی تھی وہ سب پرائم منسٹر کی پلاننگ کا حصہ تھی کہ اگر ان کا راز لیک آؤٹ ہوتا ہے تو کسی طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس یا کسی بھی ملک کی ایجنسی کو اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ ان علاقوں میں جو لیبارٹری موجود ہے وہ اصل لیبارٹری نہیں ہے بلکہ ڈاجنگ پوائنٹ کے تحت بنائی گئی ہے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت جو بھی یہاں پہنچیں انہیں جی پی فائیو اور کیٹ ایجنسی کے تحت نہ صرف بھٹکایا جا سکے بلکہ انہیں ہلاک بھی کیا جا سکے جبکہ اصل لیبارٹری کاساٹ کی پہاڑیوں میں موجود تھی۔ جس ٹیپ میں پرائم منسٹر کی فرسٹ میٹنگ کو ریکارڈ کیا گیا تھا وہ شاید آخری حصے کو ریکارڈ نہ کر سکا تھا جب پرائم منسٹر نے بلیک کیٹ کو روک کر اسے اصل ٹارگٹ کے بارے میں بتایا تھا اور اس کی حفاظت کی ساری ذمہ داری اسے سونپی تھی اور اب اصل ٹارگٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے آ گیا تھا اور وہ سب ایک جگہ جمع بھی ہو چکے تھے۔ عمران نے ساری معلومات ملتے ہی خصوصی طور پر اسرائیل کی ایک مخبر ایجنسی کے چیف سے رابطہ کر کے کاساٹ کے علاقے کے بارے میں ساری تفصیلات حاصل کر

لی تھیں اور اس نے ساری تفصیل اپنے ساتھیوں کو بتا دی تھی۔

''عمران صاحب۔ یہ کاساٹ پہاڑیاں تو جنگلات سے پر ہیں۔ یہاں تو لازماً سرکاری کنٹرول بھی ہوگا اور لکڑی کاٹنے والوں کے مخصوص پوائنٹ بھی۔ پھر ایسی پہاڑیوں پر اس قدر خفیہ لیبارٹری کیسے بنائی جا سکتی ہے''...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

''کاساٹ پہاڑیوں پر واقعی گھنے جنگلات موجود ہیں لیکن یہ جنگلات عمارتی لکڑی کے نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ یہ پہاڑیاں انتہائی دشوار گزار بھی ہیں اور یہاں درندے بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ یہاں باقاعدہ آبادیاں نہیں ہیں البتہ شکاریوں کے ہٹس وغیرہ بنے ہوئے ہیں لیکن حکومت کی اجازت کے بغیر شکار نہیں کھیلا جا سکتا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ پھر تو واقعی یہاں محفوظ لیبارٹری بنائی جا سکتی ہے۔ لیکن اب اسے تلاش کیسے کیا جائے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''جو کچھ مادام کیٹ نے بتایا ہے ہمیں اس کی معلومات پر ہی عمل کرنا ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر کوئی لائحہ عمل''...... صفدر نے کہا۔

''ساری باتیں تم نے سن ہی لی تھیں جو مادام کیٹ نے بتائی تھیں لیکن پھر بھی ایک بار پھر اس پر ڈسکس کر لیتے ہیں۔ مادام

کیٹ کے مطابق صورتحال انتہائی پیچیدہ ہے۔ ان پہاڑیوں پر باقاعدہ فوجی چوکیاں اور چیکنگ ٹاور بنائے گئے ہیں۔ پہاڑیوں کے اوپر باقاعدہ ایک اڈہ بنایا گیا ہے جس پر انتہائی جدید چیکنگ مشینری نصب ہے۔ لیبارٹری کی حفاظت کی ذمہ داری اس مادام کیٹ کو ہی دی گئی ہے۔ وہاں کیٹ ایجنسی کے افراد بھی جگہ جگہ پہاڑیوں میں خفیہ طور موجود ہیں۔ ان تمام راستوں پر جو ان پہاڑیوں میں دروں کی صورت میں جاتے ہیں چیک پوسٹیں بنا دی گئی ہیں اور ان پہاڑیوں کے گرد جو چھوٹے قصبے ہیں وہاں بھی فوجی موجود ہیں۔ مختصر یہ کہ ان پہاڑیوں پر فوج اور کیٹ ایجنسی کا مکمل قبضہ ہے اور وہ راستے اس قدر دشوار گزار ہیں کہ ہم مشکل سے ہی وہاں پہنچ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ مادام کیٹ نے بتایا تھا کہ وہ ہمیں ہلاک کرنے کے چکر میں اس طرف آئی تھی جبکہ اس لیبارٹری اور فیکٹری کی حفاظت اسرائیلی پرائم منسٹر نے اسی کی کیٹ ایجنسی کو دی تھی۔ وہاں اس کا بڑا گروپ موجود ہے جبکہ یہاں وہ ہمارا شکار کھیلنے کے لئے خصوصی طور پر آئی تھی اور اس کے بارے میں اس نے کسی کو کچھ نہیں بتایا ہے حتیٰ کہ کرنل ڈیوڈ بھی اس بات سے لاعلم ہے کہ اصل لیبارٹری کاساٹ کی پہاڑیوں میں موجود ہے۔ یہ تو آپ نے عمل تنوعی کے ذریعے مادام کیٹ کے مائنڈ سے معلوم کر لیا ہے ورنہ شاید وہ مر جاتی لیکن ہمیں اصل لیبارٹری اور فیکٹری کے بارے میں کچھ نہ

بتاتی اور اب جو صورتحال ہے وہ واقعی انتہائی پیچیدہ ہے“...... صفدر نے کہا۔

”نہیں صفدر۔ اگر ایسا ہے تو پھر ہمارے لئے کام کرنا زیادہ آسان ہے۔ ہم ان فوجیوں میں سے اپنے قدوقامت کے افراد کو ختم کر کے ان کے روپ دھار سکتے ہیں اور پھر اس لیبارٹری تک پہنچنے میں ہمیں کوئی نہیں روکے گا“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”یہ لیبارٹری خاص قسم کی ہے اور اس لیبارٹری کو عام ہتھیاروں سے تباہ نہیں کیا جا سکتا اور پھر کا سار[illegible] بہت بڑا علاقہ ہے۔ ہم وہاں فیکٹری اور لیبارٹری کو کہاں تلاش کرتے پھریں گے۔ ہمیں اس سارے علاقے کو ہی تباہ کرنے کا سوچنا ہو گا اور اس علاقے کو تباہ کرنے کے لئے ہمیں ایک مخصوص قسم کا ایک طاقتور ہتھیار استعمال کرنا پڑے گا جس میں ایسی گیس بھری ہوئی ہے جو تیزی سے ہر طرف پھیل جاتی ہے اور پھر ہر طرف پہاڑیوں کے اندر اور باہر برف کی طرح جم جاتی ہے۔ کچھ گھنٹوں بعد برف کی پرت پھر سے بھاپ بن کر گیس بن جاتی ہے اور اس گیس کے پھیلتے ہی ہر طرف ایسی بو پھیل جاتی ہے جس سے انسان تو انسان، چرند پرند کے ساتھ زمین پر رینگنے والے کیڑے بھی بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ اس گیس کے پھیلتے ہی اگر وہاں معمولی سی چنگاری بھی دکھا دی جائے تو گیس فوراً آگ پکڑ لیتی ہے جس سے وہاں ایسی ہولناک تباہی پھیلتی ہے جیسے وہاں ایٹم بم پھٹ پڑے ہوں۔ اس تباہی سے

زمین کئی سو فٹ تک اندر دھنس جاتی ہے۔ فائر کی جانے والی اس گیس کو بلاسٹر گیس کہا جاتا ہے جو مخصوص گنوں سے شیلوں کی صورت میں استعمال کر کے ہر طرف پھیلائی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ گیس فائر کرنے والی گن مخصوص قسم کی ہے اور آسانی سے چیک ہو سکتی ہے۔ اس گن کو کولڈ بلاسٹ گن یا سی بی جی کہتے ہیں جو گیس پھیلا کر زبردست دھماکہ خیز مواد میں تبدیل ہو جاتی ہے اور ہر طرف خوفناک تباہی لاتی ہے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو واقعی مسئلہ ہے۔ ایسی گنیں یہاں کیسے مل سکتی ہیں“...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

”بے فکر رہو۔ میں نے تنویر، چوہان اور خاور۔ میں ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو بھیجنا چاہتا تھا لیکن تنویر کے کہنے کے مطابق وہ ایک ایسے شخص کو جانتا تھا جو تل ابیب میں موجود ہے اور وہ اس سے گنیں خرید سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”اس کے علاوہ تم نے لازماً کوئی پلاننگ کی ہو گی“...... اس بار جولیا نے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ کی تو ہے“...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”کیا“...... سب نے تجسس آمیز لہجے میں کہا۔

”بڑی سادہ سی پلاننگ ہے۔ ایک مولوی دو گواہ۔ ایک کلو چھوہارے۔ ایک منہ دکھائی کی انگوٹھی اور پلاننگ مکمل“...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو وہ سب

ہنس پڑے۔

''عمران۔ پلیز سنجیدہ ہو جاؤ۔ تم پلاننگ بتا رہے تھے''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے ہاں۔ وہ پلاننگ تو واقعی درمیان میں ہی رہ گئی۔ پلاننگ واقعی بڑی سادہ سی ہے۔ ہمیں کرنل ڈیوڈ کو قابو کرنا ہو گا۔ بس پلاننگ مکمل''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ کا مطلب ہے کہ آپ کرنل ڈیوڈ کے میک اپ میں وہاں جائیں گے لیکن عمران صاحب۔ یہ معاملہ انتہائی خطرناک بھی ہوسکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''عمران صاحب ٹھیک سوچ رہے ہیں۔ واقعی اگر کرنل ڈیوڈ کو اس مشن میں شامل نہ کیا گیا تو پھر ہمیں وہاں جانے بھی نہ دیا جائے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''لیکن کرنل ڈیوڈ تو جی پی فائیو کا ہیلی کاپٹر استعمال کرتا ہے۔ وہ اب پیدل تو پہاڑیوں پر نہ چڑھے گا اور جی پی فائیو کا ہیلی کاپٹر یہاں موجود ہی نہ ہو گا''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کمال ہے۔ اس عمر میں اس قدر عقلمندی کی بات۔ ارے کہیں عمر سے پہلے تو عقل داڑھ نہیں نکل آئی تمہاری''...... عمران نے کہا اور غار بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

''تم نے خود ہی احمقانہ پلاننگ بنائی ہے۔ پہلے تم اپنی عقل داڑھ تو سنبھال لو''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب اس

کے اس انداز پر ہنس پڑے۔

''مس جولیا کی بات درست ہے عمران صاحب''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے کب کہا ہے کہ غلط ہے اس لئے تو میں اس کی عقلمندی کی تعریف کر رہا ہوں۔ جہاں تک ہیلی کاپٹر کا تعلق ہے۔ وہ تو ظاہر ہے یہاں میسر نہیں ہے اس لئے ہمیں فوری طور پر کسی اور قصبے میں جانا ہو گا۔ وہاں سے ہم کرنل ڈیوڈ اور اس کے ساتھیوں کے روپ میں یہاں آئیں گے جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کرنل ڈیوڈ کو اصل لیبارٹری کے مقام کے بارے میں نہیں بتایا گیا تو یہی بات ہمارے حق میں جاتی ہے۔ اس مشن کی پلاننگ یقیناً اسرائیل کے وزیر اعظم نے کی ہو گی۔ نیا پرائم منسٹر بظاہر کرنل ڈیوڈ کو پسند کرتا ہے لیکن مادام کیٹ کے دماغ سے جو باتیں میں نے نکالی ہیں ان کے تحت اسرائیلی پرائم منسٹر، کرنل ڈیوڈ سے زیادہ مادام کیٹ پر بھروسہ کرتا ہے جبکہ اسرائیل کے صدر کرنل ڈیوڈ کی پشت پر ہیں اس لئے جب پریذیڈنٹ ہاؤس سے پرائم منسٹر کو کال کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جی پی فائیو سارے مشن کو سپروائز کرے گی تو پھر کوئی بھی کرنل ڈیوڈ کو سپروائز کرنے سے نہ روک سکے گا''...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''ویری گڈ۔ آپ نے جو پلاننگ کی ہے یہ پلاننگ طویل تو

ضرور ہے لیکن بہرحال قابل عمل ہے''...... صفدر نے کہا۔

''میں تنویر کو ٹرانسمیٹر کال کر لیتا ہوں تاکہ وہ سی پی جی لے کر یہاں آنے کی بجائے کاساٹ پہاڑی علاقے کی طرف چلے جائیں۔ میں اسے ایک پوائنٹ کا بتا دیتا ہوں ہم ان سے وہیں جا کر ملیں گے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ان کی باتوں میں ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا نے کوئی مداخلت نہ کی تھی۔ وہ خاموش تھے۔ عمران نے جیب سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور تنویر کو کال کرنا شروع کر دیا۔ تنویر کو ہدایات دے کر ابھی وہ فارغ ہی ہوا تھا کہ اچانک یکے بعد دیگرے انہیں کئی دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ اسی لمحے یکلخت انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے ذہنوں کو کسی سیاہ چادر نے ڈھانپ لیا ہو۔ یہ سب کچھ اس قدر تیز رفتاری سے ہوا کہ حقیقتاً وہ سنبھل ہی نہ سکے تھے اور ان کے حواس اندھیرے میں ڈوبتے چلے گئے۔ تیز اور ناقابل برداشت بو نے عمران کو سانس روکنے کا بھی موقع نہ دیا تھا اور وہ بھی فوراً بے ہوش ہو کر ایک طرف لڑھک گیا تھا۔

بلیک کیٹ ہیلی کاپٹر کے ذریعے فوری طور پر فرار ہو کر پہاڑی علاقے سے نکل گئی تھی۔ وہ سیدھی دوسرے قصبے ساگان میں موجود اپنے ایک خفیہ ہیڈ کوارٹر میں پہنچی تھی اور اب وہ اپنے اس خفیہ ہیڈ کوارٹر کے آفس میں موجود تھی۔ اس کے چہرے پر بے چینی اور اضطراب نمایاں تھا۔ وہ بار بار اپنے ہونٹ کاٹتی۔ مٹھیاں بھینچتی اور پھر کھول دیتی کمرے کے ایک کونے میں موجوز میز پر ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا اور بلیک کیٹ بار بار اس ٹرانسمیٹر کو اس طرح دیکھ رہی تھی کہ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے کسی ٹرانسمیٹر کال کا انتہائی بے چینی سے انتظار ہے۔ اسی لمحے کمرے کے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو بلیک کیٹ بے اختیار چونک پڑی۔

''یس کم ان''...... اس نے سخت لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک بھاری تن و توش کا مالک نوجوان اندر داخل

ہوا۔

''مادام۔ آپ نے مجھے بلایا ہے''...... نوجوان نے اندر آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں اسکارٹ۔ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو جانتے ہو۔ اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے تاکہ تم انہیں شناخت کر سکو''...... بلیک کیٹ نے کہا تو اسکارٹ چونک پڑا۔

''عمران اور اس کے ساتھی''...... اسکارٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وہ جلد ہی یہاں ہمارے خفیہ اڈے پر پہنچ جائیں گے۔ مجھے اس اطلاع کا شدت سے انتظار ہے''...... بلیک کیٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ مادام۔ تو کیا آپ نے انہیں ہلاک کرنے کے احکامات نہیں دیئے ہیں اور کیا انہیں اس غار سے اغوا کرا رہے ہیں''...... اسکارٹ نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''ہاں کیوں''...... بلیک کیٹ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''مگر مادام۔ پہلے تو آپ نے فیصلہ کیا تھا کہ انہیں اسی غار میں ہی میزائل مار کر ختم کر دیا جائے گا''...... اسکارٹ نے کہا۔

''ہاں۔ پہلے میرا یہی خیال تھا لیکن پھر میں نے اپنا خیال بدل دیا۔ میں نے سوچا کہ میزائلوں کی وجہ سے عمران اور اس کے

ساتھیوں کے ٹکڑے اڑ جائیں گے۔ ٹکڑے نہ بھی اڑے تو بہرحال ان کے چہرے ضرور اس حد تک مسخ ہو جائیں گے کہ شاید انہیں پہچانا نہ جا سکے اور اس صورت میں کوئی بھی یقین نہ کرے گا کہ کیٹ ایجنسی نے یہ کارنامہ سرانجام دے دیا ہے۔ اس لئے میں نے فوری طور اپنا پر پروگرام بدل دیا ہے۔ اب انہیں بے ہوش کر کے یہاں لایا جائے گا۔ ان سب کے میک اپ صاف کئے جائیں گے۔ تم انہیں شناخت کرو گے۔ پھر ان کا خاتمہ ہو گا۔ اس کے بعد ان کی لاشوں کی نمائش کی جائے گی۔ پھر کرنل ڈیوڈ تو کیا پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کو بھی یقین آ جائے گا کہ کیٹ ایجنسی نے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کو ہلاک کیا ہے''...... بلیک کیٹ نے مزے لے لے کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ مادام۔ ایسا نہ کریں۔ یہ۔ یہ اقدام انتہائی خطرناک ہے۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ اگر انہیں ایک لمحہ بھی مل گیا تو یہ حیرت انگیز طور پر سچویشن بدل لیتے ہیں۔ آپ وہی پہلے فیصلے پر ہی قائم رہیں جس گروپ کو آپ نے غار میں بھیجا ہے ان سے کہیں کہ وہ انہیں وہیں گولیاں مار دیں اور پھر اس غار کو میزائلوں سے اُڑا دیں تاکہ ان کی لاشیں وہیں دفن ہو جائیں۔ ایسی صورت میں ہی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں ورنہ نہیں''...... اسکارٹ نے کہا۔

''شٹ اپ۔ میرا نام بلیک کیٹ ہے۔ بلیک کیٹ۔ سمجھے۔ آئندہ میرے سامنے اس طرح کی بزدلی کی باتیں کیں تو میں سخت

ایکشن لوں گا۔ بے ہوش افراد کس طرح سچویشن بدل سکتے ہیں۔ نانسنس''...... بلیک کیٹ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اسکارٹ کچھ کہتا۔ میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلی اور بلیک کیٹ بالکل اس انداز میں ٹرانسمیٹر پر جھپٹی جیسے چیل گوشت کے ٹکڑے پر جھپٹتی ہے۔ اس نے جلدی سے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ ٹیری سپیکنگ۔ اوور''...... ایک آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... بلیک کیٹ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وکٹری مادام۔ ہم نے ان سب کو بے ہوش کر کے غار سے نکال لیا ہے اور اب انہیں ہیلی کاپٹر میں ڈال کر ساگان کے کالاری سنٹر پر لے کر پہنچ رہے ہیں۔ اوور''...... ٹیری نے کہا۔

''پوری رپورٹ دو تفصیل کے ساتھ۔ اوور''...... بلیک کیٹ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مادام۔ آپ نے بتایا تھا کہ آپ نے غار میں موجود ان افراد کو پہلے ہی بے ہوش کر دینے والی گیس سے بے ہوش کر دیا ہے لیکن یہاں آتے ہی ہم نے احتیاطاً ہیلی کاپٹر سے ہی پہاڑی کے گرد ٹکسٹائی گیس فائر کرنا شروع کر دی۔ گیس انتہائی زود اثر اور فوری طور پر بے ہوش کر دینے والی تھی۔ جس کے اثر سے پہاڑیوں میں رینگنے والا کیڑا بھی بے ہوش ہو جاتا ہے۔ ہم نے کافی دیر تک

اس پہاڑی کا راؤنڈ لگایا لیکن وہاں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ تب میں نے اپنے آدمیوں کو ہیلی کاپٹر سے نیچے اتارا اور وہ سب گیس ماسک پہن کر پہاڑی میں چلے گئے۔ غار کے باہر ایک آدمی بے ہوش تھا۔ جبکہ غار کے اندر ایک عورت سمیت باقی افراد موجود تھے۔ سب بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ آپ کی چونکہ انتہائی سخت ہدایات تھیں اس لئے بے ہوشی کے باوجود ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں اور پھر انہیں غار سے باہر لایا گیا۔ ان کا سامان بھی ساتھ ہی لایا گیا اور پھر انہیں ایک ویگن میں ڈال کر وہاں سے پہلے تھرڈ پوائنٹ پر لایا گیا۔ یہاں سے دوسری ویگن میں انہیں شفٹ کیا گیا اور اب یہ ویگن ساگان کے کالاری سنٹر کی طرف آ رہی ہے اور مادام میں خود ویگن میں ساتھ آ رہا ہوں۔ اوور''...... ٹیری نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ پوری احتیاط سے کالاری سنٹر پہنچو۔ ان لوگوں کا خاص طور پر خیال رکھنا۔ کہیں یہ لوگ راستے میں ہی ہوش میں نہ آ جائیں۔ اوور''...... بلیک کیٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں پوری طرح محتاط ہوں۔ اوور''...... ٹیری نے جواب دیا۔

''میں کالاری سنٹر پر تمہاری منتظر ہوں۔ جلد وہاں پہنچو۔ اوور اینڈ آل''...... بلیک کیٹ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے

چہرے پر بے پناہ مسرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"آؤ اسکارٹ۔ اب میں تمہیں دکھاؤں کہ یہ لوگ کتنے چالاک اور خطرناک ہیں اور میں ان کا کیسا حشر کرتی ہوں"...... بلیک کیٹ نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں اسکارٹ سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی اسکارٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بے اختیار کندھے اچکا دیئے اور اس کے پیچھے چل پڑا۔

کرنل ڈیوڈ انتہائی بے چینی کے عالم میں غار میں ٹہل رہا تھا۔ اسے ابھی تھوڑی دیر پہلے گیری نے اطلاع دی تھی کہ انہیں ایسا کوئی ہیلی کاپٹر نظر نہیں آیا ہے جس پر جی پی فائیو کا مارک ہو۔ کرنل ڈیوڈ کے کہنے پر گیری کافی کوشش کرتا رہا لیکن اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کا کوئی ہیلی کاپٹر ڈاماری پہاڑیوں کی طرف جاتا دکھائی نہ دیا تھا۔ کرنل ڈیوڈ کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر عمران اور اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر لے کر کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ اس نے ریڈ روزی اور اس کے گروپ کو ایک بار پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش پر لگا دیا تھا۔

اسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ڈاماری کے پہاڑی سلسلے میں ہی کہیں موجود ہیں اور ریڈ روزی جلد ہی ان کا کوئی نہ کوئی سراغ لگا لے گی۔ اس کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر تھا۔ وہ انتہائی بے صبری سے ریڈ روزی کی کال کا منتظر تھا لیکن ریڈ روزی کی ابھی

تک کوئی کال نہ آئی تھی۔ وہ نجانے کہاں رہ گئی تھی۔ کرنل ڈیوڈ کو اس پر شدید غصہ آ رہا تھا۔

"ہونہہ۔ یہ ریڈ روزی نجانے کہاں جا کر مرگئی ہے۔ اس نے ابھی تک کال کیوں نہیں کیا"...... کرنل ڈیوڈ ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس نے سوچا کہ وہ خود ہی ریڈ روزی کو کال کر لے کہ اسی لمحے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے فوراً اس کا بٹن پریس دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ریڈ روزی بول رہی ہوں۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ریڈ روزی کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ کے لہجے میں سختی تھی۔

"باس۔ عمران اور اس کے ساتھی بلیک کیٹ کے آدمیوں کی قید میں چلے گئے ہیں"...... ریڈ روزی نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کس طرح۔ کہاں"...... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک پہاڑی غار میں موجود تھے۔ انہوں نے بلیک کیٹ کو پکڑ لیا تھا اور اسے ایک غار میں باندھا ہوا تھا۔ عمران اور اس کے سارے ساتھی اس غار میں موجود تھے۔ انہوں نے بلیک کیٹ کو اپنے پاس قید کر رکھا تھا۔ وہ اس سے

لیبارٹری کی تفصیلات پوچھنا چاہتے تھے لیکن بلیک کیٹ نے انہیں کچھ نہیں بتایا۔ عمران نے بلیک کیٹ کو بے ہوش کر دیا تاکہ وہ کوئی ایسی پلاننگ کر سکیں کہ بلیک کیٹ سے لیبارٹری کی تفصیلات معلوم کر سکیں لیکن بلیک کیٹ کو وہاں سے فرار ہونے کا موقع مل گیا۔ وہ غار سے نکل کر چھپتی چھپاتی اپنے ہیلی کاپٹر تک پہنچ گئی۔ ہیلی کاپٹر میں اسے خفیہ خانے سے گیس پسٹل مل گیا تھا اس نے فوری طور پر اس غار کے ارد گرد اور اندر گیس کیپسول فائر کئے اور پھر وہاں سے نکل گئی۔ ساگان کے علاقے میں اس کا ایک ہیڈ کوارٹر موجود ہے۔ اس نے وہاں جاتے ہی اپنے ساتھیوں کا ایک گروپ اس پہاڑی کی طرف بھیج دیا۔ اس گروپ نے بھی پہاڑیوں پر گیس فائر کی اور پھر اندر داخل ہو گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی بلیک کیٹ کی فائر کی ہوئی گیس سے پہلے ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے مزید گیس کے اثر نے انہیں گہری بے ہوشی میں پہنچا دیا اور پھر وہ سب غار میں داخل ہوئے اور انہوں نے غار میں موجود تمام افراد کو وہاں سے نکال لیا اور اب وہ ان سب کو بے ہوشی کی حالت میں ساگان کے کالاری سنٹر لے جایا جا رہا ہے تاکہ وہاں ان سب کے میک اپ صاف کئے جا سکیں اور پھر ان کی شناخت ہوتے ہی انہیں ہلاک کیا جا سکے۔ اوور"...... ریڈ روزی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہ ساری باتیں کیسے معلوم ہوئی ہیں۔ اوور"...... کرنل

ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

''ٹیری کے گروپ میں میرا ایک ساتھی موجود ہے۔ اس نے ٹرانسمیٹر کال کر کے یہ ساری تفصیل بتائی ہے۔ اوور'' ..... ریڈ روزی نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ بلیک کیٹ اس کا کریڈٹ لینا چاہتا ہے۔ میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گا۔ یہ کریڈٹ صرف اور صرف جی پی فائیو ہی لے سکتی ہے۔ اوور'' ...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''یس باس۔ میں بھی یہی چاہتی ہوں۔ اوور'' ...... ریڈ روزی نے کہا۔

''کیا تم جانتی ہو کہ یہ کالاری سنٹر اور کہاں ہے۔ اوور''۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''یس باس۔ میرے آدمی نے اس کی لوکیشن بتائی ہے مجھے لیکن ہمیں وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی وہ لوگ وہاں نہیں پہنچے ہیں۔ وہ راستے میں ہیں اور ویگن کے ذریعے ان سب کو بے ہوشی کی حالت میں لے جا رہے ہیں۔ اوور'' ...... ریڈ روزی نے کہا۔

''ویل ڈن۔ پھر ہمارے پاس موقع ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس ویگن پر قبضہ کر لو اور بلیک کیٹ کے سب ساتھیوں کا خاتمہ کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اغوا کر کے یہاں میرے پاس ڈاماری لے آؤ۔ پوری احتیاط سے کام لینا۔ کسی کو یہ علم نہ ہو سکے کہ کس

نے اس ویگن پر حملہ کیا ہے۔ وزیر اعظم صاحب بلیک کیٹ کی پشت پر ہیں۔ اگر انہیں یہ اطلاع مل گئی کہ جی پی فائیو نے ان کی ویگن پر حملہ کیا ہے تو پھر ہمارے لئے کوئی جائے پناہ نہ ہو گی۔ سمجھ گئی ہو۔ اوور'' ...... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ مجھے صرف آپ کی طرف سے اجازت کی ضرورت تھی۔ ویسے اگر آپ کہیں تو عمران اور اس کے ساتھیوں کا اس بے ہوشی کے عالم میں خاتمہ کر دیا جائے اور پھر ان کی لاشیں آپ کے پاس لے آئی جائیں۔ اوور'' ...... ریڈ روزی نے کہا۔

''کیا عمران اور اس کے ساتھی اپنی اصل شکلوں میں ہیں یا میک اپ میں ہیں۔ اوور'' ...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''نو باس۔ عمران کا تو مجھے علم نہیں۔ البتہ اس کے ساتھیوں نے مقامی میک اپ کیا ہوا ہے۔ اوور'' ...... ریڈ روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو احمق۔ نانسنس۔ پاگل لڑکی۔ جب تک چیکنگ نہ ہو جائے۔ ان لوگوں کا خاتمہ ہمیں کیا فائدہ دے گا۔ اوور'' ...... کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ میں سمجھ گئی ہوں۔ اوور'' ...... ریڈ روزی نے فوراً کہا۔

"سمجھ گئی ہو تو اب مزید بک بک بند کرو اور انہیں کور کر کے میرے پاس پہنچا دو۔ لیکن خیال رکھنا۔ اگر تم نے کوئی غلطی کی تو تمہارے ساتھ تمہاری روح کو بھی گولیوں سے چھلنی کر دوں گا۔ نانسنس"...... کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

"نانسنس۔ عقل تو ان میں ہے ہی نہیں"...... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔ اسے یقین تھا کہ ریڈ روزی کی کال ہو گی۔

"یس کرنل ڈیوڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"بلیک کیٹ بول رہی ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے بلیک کیٹ کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بلیک کیٹ۔ تم۔ کیا مطلب۔ تم نے کیسے کال کیا ہے اور کیوں۔ اوور"...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہاری ساتھی ریڈ روزی نے میرے آدمیوں پر حملہ کیا ہے اور ہم سے ہمارا شکار چھیننے کی کوشش کی ہے لیکن اسے شاید یہ معلوم نہیں کہ بلیک کیٹ ہزار آنکھیں رکھتی ہے۔ تمہارے باقی سارے آدمی ہلاک ہو چکے ہیں اور ریڈ روزی ہمارے قبضے میں ہے۔ اس

نے سب کچھ بک دیا ہے اور اب میں اسے وزیراعظم کے سامنے پیش کروں گی اور سنو اگر آئندہ تم نے یا تمہارے آدمیوں نے میرے معاملات میں مداخلت کرنے کی کوشش کی تو تمام تر نتائج کی ذمہ داری تمہاری ہو گی۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے بلیک کیٹ نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کرنل ڈیوڈ رسیور ہاتھ میں پکڑے کسی بت کی طرح ساکت بیٹھا رہ گیا۔ اس کا ذہن دھماکوں کی زد میں آ گیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ ویری بیڈ۔ کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ سب۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ اوہ اوہ"...... کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ تو بہت برا ہوا۔ بہت ہی برا۔ اب اس وزیراعظم کا سارا غصہ مجھ پر ہی اترے گا اور ان حالات میں تو صدر مملکت بھی میری سائیڈ نہ لے سکیں گے۔ ویری بیڈ۔ ریئلی ویری بیڈ"...... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔ ریڈ روزی کے بلیک کیٹ کے ہاتھ لگ جانے کی وجہ سے وہ سخت پریشان ہو رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ریڈ روزی سب کچھ اگل دے گی اور اس کے بعد سب کچھ ہی ختم ہو جانا ہے۔ یہ سوچ کر اس کے دماغ میں دھماکے ہونا شروع ہو گئے تھے۔ وہ مسلسل اس بارے میں سوچ رہا تھا لیکن اسے کچھ سجھائی نہ دے رہا تھا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ کیٹ ایجنسی کو یہ کریڈٹ نہیں مل سکتا۔ کبھی نہیں مل سکتا"...... کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا

اور دوسرے لمحے ایک خیال اس کے ذہن میں آیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبایا تو ٹرانسمیٹر پر سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

''ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور''...... بٹن دبا کر اس نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

''لیس میجر ہیرس اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

''میجر ہیرس۔ اگر تم جی پی فائیو میں اعلیٰ عہدہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو فوری طور پر ایک کام کرو۔ اوور''...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔ میجر ہیرس کا تعلق ایک نئی ایجنسی بلیک ٹاور سے تھا۔ وہ بلیک ٹاور ایجنسی کے چیف کا نمبر ٹو تھا لیکن وہ اپنے چیف سے خوش نہ تھا۔ اس نے ایک دو بار کرنل ڈیوڈ سے بات کی تھی کہ وہ اسے جی پی فائیو میں شامل کر لے لیکن کرنل ڈیوڈ نے اسے کوئی رسپانس نہ دیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ میجر ہیرس کا تعلق بلیک ٹاور ایجنسی سے ہے اور وہ اپنے ایک بڑے گروپ کے ساتھ یہیں موجود ہے۔ اسے اس کے ٹرانسمیٹر کی سپیشل فریکوئنسی یاد تھی اس لئے اس نے فوری طور پر اسے کال کرنا مناسب سمجھا تھا۔

''حکم باس۔ اوور''...... میجر ہیرس نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے اسے ساری تفصیل بتا دی کہ بلیک کیٹ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کیسے بے ہوش کیا تھا۔ پھر کس

طرح ریڈ روزی اور اس کے ساتھیوں نے اس ویگن پر حملہ کیا جو انہیں ڈاماری سے بلیک کیٹ کے پاس لے جا رہی تھی لیکن یہ حملہ ناکام رہا۔ کیٹ ایجنسی کے آدمیوں نے ان پر حملہ کر کے فورس کے آدمیوں کا خاتمہ کر دیا اور اب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈاماری میں موجود کیٹ ایجنسی کے ساگان کے علاقے میں موجود سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کالاری سنٹر لے جایا جا رہا ہے۔

''اوہ۔ اوہ باس۔ پھر میرے لئے کیا حکم ہے۔ اوور''...... میجر ہیرس نے پرجوش لہجے میں کہا۔

''مجھے اس بات کا علم ہے کہ تمہارے چند آدمی کیٹ ایجنسی میں موجود ہیں ان سے رابطہ کر کے اور پھر ان پر حملہ کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے قبضے میں کر لو۔ اس طرح کہ کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے کہ یہ لوگ کہاں گئے ہیں۔ اگر تم فوری طور پر حرکت میں آ کر ایسا کر لو تو میرا وعدہ کہ تمہیں جی پی فائیو میں تمہارے تصور سے بھی بڑا عہدہ دیا جائے گا۔ اوور''...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''تھینک یو سر۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں۔ میں اور میرے آدمی ڈاماری میں ہی ہیں۔ ہم یقیناً کامیاب رہیں گے۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کا کرنا کیا ہے۔ اوور''...... میجر ہیرس نے جواب دیا۔

''انہیں کسی خفیہ جگہ پر بے ہوش رکھو اور پھر مجھے اطلاع دو تاکہ

میں خود وہاں آ کر ان کا خاتمہ کر سکوں۔ اوور''...... کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ آپ بے فکر رہیں ایسا ہی ہو گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے میجر ہیرس نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسے یقین تھا کہ اگر میجر ہیرس کامیاب رہا تو ایک بار پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کا سہرا جی پی فائیو کے سر ہی بندھے گا اور کیٹ ایجنسی سمیت اسرائیل کی دوسری تمام ایجنسیاں منہ دیکھتی رہ جائیں گے۔ اب اسے میجر ہیرس کی طرف سے کال کا انتظار تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد آخر کار ٹرانسمیٹر کال آ ہی گئی اور کرنل ڈیوڈ نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ میجر ہیرس کالنگ باس۔ اوور''...... میجر ہیرس کی آواز میں موجود جوش کو محسوس کر کے ہی کرنل ڈیوڈ کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ میجر ہیرس کامیاب ہو گیا ہے۔

''یس کرنل ڈیوڈ اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

''کامیابی باس۔ عمران اور اس کے ساتھی اب ہمارے قبضے میں ہیں۔ اوور''...... میجر ہیرس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا واقعی۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ اوور''...... کرنل ڈیوڈ نے مسرت سے چیختے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ اوور''...... میجر ہیرس نے جواب دیا۔

''پوری تفصیل سے رپورٹ دو میجر ہیرس۔ پوری تفصیل سے اوور''...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس۔ آپ کے حکم کے بعد میں نے کیٹ ایجنسی میں موجود اپنے ایک خاص آدمی سے رابطہ کیا تو مجھے اطلاع مل گئی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کیٹ ایجنسی والے مراک کے راستے سے ایک ویگن کے ذریعے ساگان لے آ رہے ہیں۔ میں نے فوری طور پر اس راستے پر پکٹنگ کی اور پھر وہ ویگن اور اس کے ساتھ موجود کیٹ ایجنسی کے مسلح آدمیوں کی دو جیپیں وہاں پہنچ گئیں۔ وہ لوگ مسلح بھی تھے اور انتہائی چوکنا بھی لیکن میرے پاس مکمل انتظامات تھے۔ میں نے میزائل گنوں کے فائر سے دونوں جیپوں کو ایک لمحے میں اڑا دیا اور اس کے ساتھ ہی ویگن کے ٹائروں پر بھی فائر کھول دیا گیا اور ویگن ٹائر برسٹ ہو جانے سے رک گئی۔ ویگن میں صرف دو افراد تھے جو بوکھلائے ہوئے باہر نکلے اور یہ دونوں بھی اس بوکھلاہٹ کے نتیجے میں مارے گئے۔ اس کے ساتھ ہی میں نے ویگن میں بے ہوش پڑے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ویگن سے نکالا اور پھر ہم انہیں کاندھوں پر لاد کر وہاں سے قریبی جنگل میں داخل ہو گئے جہاں میرے آدمی انہیں اسی طرح اٹھا کر خفیہ راستے سے شمال مشرق کی طرف کافی دور ایک گاؤں عتکا لے گئے

جہاں میرے ایک دوست کا خفیہ اڈہ ہے۔ میں نے انہیں ڈاماری سے دور اس لئے بھجوایا ہے تاکہ اگر آپ وہاں آئیں تو ڈاماری اور ساگان میں موجود کیٹ ایجنسی کے آدمی آپ کے ہیلی کاپٹر کو مارک نہ کر سکیں۔ اوور''...... میجر ہیرس نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ ویری گڈ۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تمہیں انعام ملے گا اور عہدہ بھی۔ تم اس اڈے پر پہنچو اور ان کا خیال رکھو۔ انہیں کسی طرح بھی ہوش میں نہ آنا چاہئے۔ میں جلد ہی وہاں پہنچ جاؤں گا۔ اوور''...... کرنل ڈیوڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ تھینک یو باس۔ لیکن آپ کے لئے ایک بری خبر بھی ہے۔ اوور''...... میجر ہیرس نے کہا تو کرنل ڈیوڈ چونک پڑا۔

''بری خبر۔ کیا مطلب۔ اوور''...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ کی نمبر ٹو ریڈ روزی کی ہمیں ایک سڑک پر لاش ملی ہے۔ اسے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور پھر اس کی لاش سڑک پر پھینک دی ہے۔ اوور''...... میجر ہیرس نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''ہونہہ۔ ریڈ روزی نے یقیناً فرار ہونے کی کوشش کی ہو گی جس کے نتیجے میں کیٹ ایجنسی کے آدمیوں نے اسے گولیاں مار دی

ہوں گی۔ اوور''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''یس باس۔ ایسی ہی صورتحال دکھائی دیتی ہے۔ اوور''...... میجر ہیرس نے کہا۔

''بہرحال جو ہوا ہے اچھا نہیں ہوا ہے۔ ریڈ روزی میری اچھی ساتھی تھی۔ اس کی ہلاکت کی وجہ سے ہی سہی مجھے وہ لمحات تو مل گئے جس کا مجھے بے صبری سے انتظار تھا۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی وجہ سے ماری گئی ہے اور میں اس کی موت کا انتقام ان سب سے لوں گا۔ اوور اینڈ آل''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں رکھا اور پھر وہ دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا دل تو یہی چاہ رہا تھا کہ وہ اڑ کر اس اڈے پر پہنچ جائے جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں لیکن وہ فوراً ایسا نہ کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بلیک کیٹ کے آدمی اردگرد موجود ہیں اور وہ اس کے ہیلی کاپٹر کو اس واردات کے فوراً بعد پرواز کرتے دیکھ کر اپنے ہیڈ کوارٹر کو اطلاع کر دیں گے اور ہو سکتا ہے کہ بلیک کیٹ کے آدمی دوبارہ ان پر حملہ کر کے ان سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو حاصل کرنا چاہیں جبکہ وہ اس وقت ادھر جانا چاہتا تھا جب اسے پوری طرح تسلی ہو جائے کہ کسی کو بھی علم نہیں ہو سکا کہ یہ ساری واردات اس کے کہنے پر کی گئی ہے۔

تنویر، خاور اور چوہان تینوں مقامی افراد کے میک اپ اور لباسوں میں کاساٹ پہاڑیوں کی طرف جانے والے راستے پر واقع گاؤں عامارہ کے ایک مکان میں موجود تھے۔ عمران نے ان تینوں کو اپنے ساتھیوں سے علیحدہ عامارہ پہنچنے کا حکم دیا تھا۔

ان کے پاس ایک بڑا سا تھیلا تھا جس میں بظاہر تو پہاڑی جڑی بوٹیاں تھیں لیکن اس جڑی بوٹیوں کے ذخیرے کے اندر سی بی جی کے پارٹس علیحدہ علیحدہ کر کے چھپائے گئے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ میگزین نما آٹھ سرخ رنگ کے ڈبے تھے جو بظاہر عام سے ڈبے لگتے تھے لیکن عمران نے تنویر کو بتا دیا تھا کہ ان چاروں ڈبوں میں وہ مخصوص بلاسٹنگ گیس موجود ہیں جن کے فائر سے لیبارٹری کو تباہ کیا جا سکتا تھا۔

تنویر ایک مخصوص علاقے کے ایک آدمی جو جانتا تھا جو اسے اس قسم کا اسلحہ مہیا کر سکتا تھا۔ وہاں سے تنویر اور اس کے دونوں

ساتھیوں نے بھاری رقم دے کر گنیں اور گیس بلاسٹرز شیل حاصل کیے تھے۔۔ وہ گنیں لے کر ڈاماری پہاڑی کی طرف جا رہے تھے کہ ٹائیگر کو عمران کی کال موصول ہوئی اور عمران نے اسے ڈاماری پہاڑیوں کی طرف آنے کی بجائے کاساٹ پہاڑی علاقے کی طرف آنے کا کہا اور اسے ایک مخصوص پوائنٹ پر پہنچنے کی ہدایات دیں اس لئے وہ خاور اور چوہان کے ساتھ کاساٹ پہاڑی علاقے کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ عمران نے اسے بتایا تھا کہ لیبارٹری اور میزائل بنانے والی فیکٹری کے بارے میں اس معلوم ہوا ہے کہ وہ کاساٹ کے پہاڑی علاقے میں ہی موجود ہے۔ کاساٹ پہاڑیوں پر کیٹ ایجنسی اور ملٹری انٹیلی جنس کو تعینات کیا گیا تھا لیکن اصل مسئلہ کاساٹ پہاڑیوں میں داخل ہونے کا تھا۔

تنویر کے اصرار پر عمران نے اسے اس بات کی اجازت دے دی تھی کہ وہ چوہان اور خاور کے ساتھ کاساٹ پہاڑیوں میں داخل ہو کر اس لیبارٹری یا فیکٹری تک پہنچ سکتا ہے۔ مقصد تو لیبارٹری اور فیکٹری کو تباہ کرنا ہے اگر ان میں سے ایک ٹارگٹ وہ ہٹ کر لیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہ تھا۔ یہ کام تنویر، خاور اور چوہان کر لیں تو بھی ایک ہی بات ہے اور اگر عمران اور اس کے ساتھی کر لیں تو تب بھی ایک ہی بات ہے۔ عامارہ گاؤں کاساٹ پہاڑیوں کی طرف جانے والے راستے کا سب سے آخری گاؤں تھا اور یہاں فلسطینی تحریک آزادی کے ایک گروپ کا ایک خفیہ اڈہ موجود تھا۔

عمران نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ اس مشن کے لئے فلسطینیوں کے ایک منظم اور فعال گروپ سے بات چیت کر لی تھی۔ اس گروپ کا انچارج احمد بن حیان تھا۔

تنویر اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسمگلروں کے روپ میں یہاں عامارہ پہنچا تھا اور اس وقت وہ احمد بن حیان کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کیونکہ احمد بن حیان ایک ایسے آدمی کو لینے گیا تھا جو کاساٹ پہاڑیوں میں واقع ایک قدیم پہاڑی قصبے کا رہنے والا تھا اور کاساٹ پہاڑیوں کے ایک ایک حصے سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اسرائیل کی فوج میں کیپٹن بھی رہ چکا تھا۔

اس لئے وہ تنویر اور اس کے گروپ کے لئے اچھا گائیڈ بن سکتا تھا اس کا نام ابو داؤد تھا۔ وہ اب احمد بن حیان کے گروپ سے متعلق تھا اور احمد بن حیان نے اس کی صلاحیتوں کی بے حد تعریف کی تھی اس لئے تنویر اسے بطور گائیڈ ساتھ لے جانے پر رضامند ہو گیا تھا۔

''پہلے تو اس بات کا پتہ چلانا چاہئے کہ یہ لیبارٹری ان پہاڑیوں میں کہاں ہے۔ ورنہ تو ہم ادھر ادھر بھٹکتے ہی پھریں گے اور کچھ بھی نہ کر سکیں گے''...... چوہان نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ تنویر نے انہیں بھی عمران کی ٹرانسمیٹر پر بتائی ہوئی ساری باتوں سے آگاہ کر دیا تھا اور انہیں یہ بھی بتا دیا تھا کہ یہ سب اپنے طور پر بھی اس لیبارٹری اور فیکٹری کو تباہ کر سکتے ہیں۔

''میں نے کوشش تو بہت کی ہے لیکن ابھی تک کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا''...... تنویر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات چیت ہوتی۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ جس کے چوڑے چہرے پر بھری ہوئی سیاہ داڑھی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ اس کے پیچھے ایک درمیانے قد اور چھریرے جسم کا نوجوان تھا جس نے خاکی رنگ کا یونیفارم نما لباس پہنا ہوا تھا۔ آنکھوں کی چمک کے لحاظ سے وہ ذہین اور جسمانی لحاظ سے خاصا پھرتیلا دکھائی دے رہا تھا۔ داڑھی والا مشہور فلسطینی مجاہد احمد بن حیان تھا اور جب تعارف ہوا تو تنویر کو معلوم ہو گیا کہ اس کے ساتھ آنے والا ابو داؤد ہے۔

''آپ ابو داؤد سے باتیں کریں۔ مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے اور ابو داؤد نہ صرف آپ کے لئے بہترین گائیڈ ہو گا بلکہ یہ آپ کے لئے ہر قسم کے انتظامات بھی کر سکتا ہے''...... احمد بن حیان نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر کے سر ہلانے پر وہ واپس چلا گیا۔ تنویر نے میز پر تہہ کر کے رکھے ہوئے نقشے کو کھول دیا۔ یہ اس علاقے کا تفصیلی نقشہ تھا اور ہاتھ سے بنایا گیا تھا۔ یہ نقشہ احمد بن حیان نے انہیں مہیا کیا تھا۔

''آپ یہ نقشہ دیکھ رہے ہیں''...... تنویر نے ابو داؤد سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جناب۔ یہ نقشہ میرا ہی تیار کردہ ہے''...... ابو داؤد نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

''گڈ۔ یہ تو واقعی خوشی کی بات ہے کہ یہ نقشہ تمہارا بنایا ہوا ہے۔ میں تمہیں یہ نقشہ اس لئے دکھانا چاہتا تھا کہ ہمارا ٹارگٹ کاساٹ پہاڑیوں میں تعمیر کردہ ایک خفیہ لیبارٹری اور ایک فیکٹری ہے۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ہمارا ٹارگٹ ڈبل ہے۔ وہاں چونکہ خاص بلاسٹر میزائل تیار کئے جا رہے ہیں جن کا استعمال بین الاقوامی قانون کے تحت ممنوع ہے اس لئے اسرائیل یہ میزائل خفیہ طور پر بنا رہا ہے اور انہیں بین الاقوامی چیکنگ سے بچانے کے لئے کاساٹ پہاڑیوں کے اندر بنایا گیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بھیانک سازش کا علم ہو گیا تو وہ اس سازش کے خاتمے اور دنیا کے مسلمانوں کی مدد کے لئے میدان میں اتر آئی۔ اسرائیل کو بھی اس کا علم ہو گیا ہے۔ اس لئے اسرائیل کی ایک انتہائی طاقتور ایجنسی جس کا نام کیٹ ایجنسی ہے کو اس لیبارٹری اور فیکٹری کی حفاظت اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم کے خاتمے کے لئے ان پہاڑیوں کے گرد پھیلا دیا گیا ہے۔ چنانچہ عمران صاحب نے اس لیبارٹری اور فیکٹری کو تباہ کرنے کی ڈبل پلاننگ کی ہے۔ وہ سیکرٹ سروس کی ٹیم کے ساتھ اپنے طور پر اس لیبارٹری تک پہنچنے کی کوشش کریں گے جبکہ میں اور میرے ساتھی اپنے طور پر اس فیکٹری تک پہنچیں گے جس میں میزائل تیار کئے جا رہے ہیں اور عمران صاحب کو اب

یہ کلیو ملا ہے کہ لیبارٹری اور میزائل بنانے والی فیکٹری اسی علاقے میں موجود ہے۔ عمران صاحب سے میری تفصیلی بات چیت ہوئی ہے۔ وہ خود یہاں آنا چاہتے تھے لیکن ان کے آنے میں دیر ہو سکتی ہے اس لئے عمران صاحب نے مجھے اجازت دے دی ہے کہ میں لیبارٹری یا فیکٹری تباہ کر دوں۔ مقصد اس لیبارٹری اور فیکٹری کو تباہ کرنا ہے۔ کوئی ٹیم بھی کر لے''...... تنویر نے ابو داؤد کے سامنے مشن کی پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ابو داؤد کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

''اوہ۔ اوہ۔ اس قدر خوفناک اور بھیانک سازش۔ ویری بیڈ۔ یہ تو مسلمانوں کا قتل عام ہے۔ اوہ اوہ۔ آپ لوگ تو واقعی عظیم ہیں جو آپ صرف مسلمانوں کی مدد کے لئے اس بھیانک اور مکروہ سازش کے خاتمے کے لئے میدان میں اترے ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر عمران صاحب کے بارے میں تو ہم نے بہت کچھ سن رکھا ہے۔ کیا آپ کا تعلق بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے''...... ابو داؤد نے کہا۔

''ہاں۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے البتہ عمران صاحب پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل نہیں ہیں۔ بلکہ وہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں۔ میں نے تمہیں یہ ساری تفصیل صرف اس لئے بتائی ہے تاکہ تمہیں پوری طرح علم ہو سکے کہ ہم نے کیا کرنا ہے''...... تنویر نے اس کے سامنے عمران کا

نام ادب سے لیتے ہوئے کہا۔

''آپ نے اچھا کیا جناب کہ مجھے یہ تفصیل بتا دی ہے۔ میں اس مشن کی خاطر اپنی جان تک لڑا دوں گا اور میں ہر دم آپ کے ساتھ رہوں گا''...... ابو داؤد نے کہا۔

''اچھا یہ بتاؤ کہ کیا واقعی یہ نقشہ تمہارا تیار کردہ ہے اور احمد بن حیان کے مطابق کاساٹ پہاڑیوں کا چپہ چپہ تمہارا دیکھا ہوا ہے۔ کیا تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ لیبارٹری اور فیکٹری کہاں ہو سکتی ہے''...... تنویر نے کہا۔

''لیبارٹری کا تو نہیں کہہ سکتا البتہ فیکٹری کے بارے میں آپ کو میں نہ صرف اندازہ بلکہ میں آپ کو درست جگہ بھی بتا سکتا ہوں''...... ابو داؤد نے کہا تو تنویر، چوہان اور خاور تینوں چونک پڑے۔

''اوہ۔ وہ کیسے''...... تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

''جناب۔ آپ نے جو تفصیل بتائی ہے اسی سے مجھے پتہ چلا ہے کہ یہاں کاساٹ پہاڑیوں کے جنگل میں کیا ہو رہا ہے۔ ورنہ پہلے میں یہی سمجھا تھا کہ اسرائیلی فوج ان پہاڑیوں اور جنگل میں کوئی جنگی مشق کر رہی ہے۔ میں کافی عرصہ سے کاساٹ پہاڑیوں کے تقریباً درمیان واقع سیاہ جنگل میں مال بردار ہیلی کاپٹروں کا جاتے دیکھتا رہا ہوں۔ جنہوں نے بڑے بڑے کنٹینر وہاں شفٹ کئے ہیں۔ اس لئے میں سو فیصد یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ

فیکٹری اسی جنگل میں بنائی گئی ہے''...... ابو داؤد نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب نقشے میں مجھے بتاؤ کہ یہ پہاڑی علاقے اور جنگل کہاں ہے''...... تنویر نے کہا اور ابو داؤد نقشے پر جھک گیا اور پھر اس نے ایک جگہ اپنی انگلی رکھ دی۔

''یہ ہے جناب پہاڑی علاقے اور یہ جنگل''...... ابو داؤد نے کہا تو تنویر نے اس جگہ دائرہ لگا دیا۔

''ویل ڈن۔ اب اس پہاڑی علاقے اور جنگل تک پہنچنے کا کوئی ایسا راستہ بتاؤ کہ ہم اسرائیلی فوج اور کیٹ ایجنسی کی نظروں سے بچ کر وہاں تک جا سکیں''...... تنویر نے کہا تو ابو داؤد نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کی آنکھیں اس انداز میں سکڑتی چلی گئیں جیسے وہ کچھ سوچ رہا ہو۔

''نہیں جناب۔ ایسا کوئی راستہ نہیں ہے۔ دراصل اس پہاڑی علاقے کے چاروں طرف اونچی اور ناقابل عبور پہاڑیاں ہیں اور یہ پہاڑیاں انتہائی گھنے جنگلات سے پر ہیں۔ البتہ میں ایک ایسا خفیہ راستہ جانتا ہوں جس کا اختتام پہاڑی علاقے کے شمال میں پہاڑی کرالس تک جاتا ہے لیکن اس سے آگے بہرحال ہمیں اس پہاڑی کی چوٹی تک پہنچ کر اور پھر نیچے جنگل تک جانا ہو گا اور جس قسم کی نقل و حرکت میں نے وہاں دیکھی ہے اس لحاظ سے جنگل کے چاروں طرف پہاڑیوں پر باقاعدہ چیکنگ ٹاور بنائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ پوری کاساٹ پہاڑیوں میں چپے چپے پر مسلح افراد پھیلے

ہوئے ہیں جن کے پاس ہر قسم کا اسلحہ موجود ہے''...... ابو داؤد نے کہا۔

''تنویر۔ کیا ہم اسرائیلی فوجیوں کے روپ میں وہاں تک نہیں جا سکتے''...... چوہان نے کہا۔

''نہیں۔ ان لوگوں نے جگہ جگہ باقاعدہ چیکنگ سپاٹ بنائے ہوئے ہیں جہاں کمپیوٹر بھی نصب ہیں اور جدید ترین میک اپ واشر بھی۔ کمپیوٹر کاغذات چیکنگ کرتے ہیں۔ آوازیں چیک کرتے ہیں اور ان پہاڑیوں پر موجود ہر فوجی کو خصوصی کمپیوٹر کارڈ دیا گیا ہے جس کے ساتھ ہی اس کی آواز بھی کمپیوٹر میں فیڈ ہے۔ اس طرح ہم کسی طرح بھی ان چیکنگ سپاٹس سے بچ کر آگے نہیں بڑھ سکتے۔ یہ ساری معلومات مجھے احمد بن حیان نے مہیا کی ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے یہ غلط نہیں ہو سکتیں۔ اس بار ان لوگوں نے انتہائی سخت فول پروف انتظامات کئے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ ان چیکنگ سپاٹس کو تباہ کر کے تو آگے بڑھا جا سکتا ہے۔ یہاں ہر طرف جنگل پھیلے ہوئے ہیں۔ ہم آسانی سے وار کر کے چھپ بھی سکتے ہیں اور آگے بھی بڑھ سکتے ہیں''...... خاور نے کہا۔

''اگر واقعی یہ جنگل ہے تو پھر تم فکر نہ کرو۔ میں تمہیں وہاں تک لے جاؤں گا''...... چوہان نے کہا۔

''اگر ہمیں ہیلی کاپٹر مل جائے تو ہم آسانی سے براہ راست اس

پہاڑی علاقے تک پہنچ سکتے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں جناب۔ ہیلی کاپٹر اول تو مل نہیں سکتا۔ اگر مل بھی جائے اسے بغیر چیک کئے فضا میں ہی اڑا دیا جائے گا''...... اس بار ابو داؤد نے کہا۔

''لیکن ہم نے بہرحال وہاں جانا ہے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر۔ یہ بات تو طے ہے۔ اگر سوچ بچار سے کوئی راستہ نہیں ملتا تو کوئی بات نہیں۔ ہم اندھا اقدام کریں گے۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا''...... تنویر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''پھر ایسا ہے جناب کہ آپ اس خفیہ راستے سے کرالس تک تو چلیں وہاں سے آگے جو حالات ہوں گے دیکھے جائیں گے''۔ ابو داؤد نے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ہمیں بہرحال اسرائیلی فوجی یونیفارم بھی پہنچی ہوں گی اور اسلحہ بھی ساتھ لینا ہو گا''...... تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اس کی فکر نہ کریں۔ یہ سب کچھ میں ابھی آپ کو مہیا کر دوں گا''...... ابو داؤد نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم بندوبست کرو تاکہ ہم جلد از جلد اس مشن پر روانہ ہو سکیں''...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں انتظامات کرتا ہوں''...... ابو داؤد نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ

گیا۔

''عمران صاحب نجانے کہاں ہوں گے اور کیا کر رہے ہوں گا''...... اچانک خاور نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

''اس نے کیا کرنا ہے۔ وہ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس ٹارگٹ کی طرف ہی بڑھ رہا ہو گا''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ ہم چاہے کچھ کر لیں۔ عمران صاحب بہرحال ہم سے پہلے وہاں تک پہنچ جائیں گے''...... چوہان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''موجودہ حالات میں مشکل ہے اس لئے کہ جی پی فائیو اور کیٹ ایجنسی عمران کے پیچھے لگی ہوئی ہیں اس لئے تو عمران نے اس بار یہ پلاننگ کی ہے اور یہ اس کی مہربانی ہے کہ اس نے ہمیں الگ طور پر کام کرنے کی اجازت دے دی ہے ورنہ ہمیشہ کی طرح اس کے دم چھلے ہی بنے رہ جاتے''...... تنویر نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کچھ بھی ہو۔ عمران صاحب، جی پی فائیو اور کیٹ ایجنسیوں سے کیا ہزاروں ایجنسیوں کے بھی بس کا روگ نہیں ہیں وہ بہرحال وہاں تک پہنچ جائیں گے اور ہر حالت میں پہنچیں گے''...... چوہان نے کہا تو خاور اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اچانک عمران کے جسم کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو وہ لاشعوری کیفیت میں رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا۔

اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ غار کے اندر میں بیٹھا باتیں کر رہا تھا اور پھر تنویر سے ٹرانسمیٹر پر بات کر کے اسے ہدایات دے رہا تھا کہ اچانک باہر دھماکوں کی آوازیں سنائی دی تھیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں تاریک پردہ سا پھیلتا چلا گیا تھا اس نے پوری طرح شعور میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ وہ اس وقت ایک بڑے سے کمرے کے فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے۔ اس

کے باقی ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ ان کے بے حس و حرکت جسم دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ وہ ابھی بے ہوش ہیں۔ کمرہ خاصا بڑا تھا لیکن اس کی دیواریں کچی تھیں اور فرش اور چھت کا انداز بھی بتا رہا تھا کہ یہ کمرہ کسی دیہاتی گھر کا کمرہ ہے۔ اس نے اپنی ٹانگیں سمیٹیں اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا جو بند تھا۔ دروازہ کسی مضبوط لکڑی کا تھا۔ کمرے کی ایک دیوار میں بڑا سا روشن دان تھا لیکن یہ اینٹوں سے اس طرح بنایا گیا تھا کہ اینٹوں کے درمیان سوراخ رکھ دیئے گئے تھے۔ ان سوراخوں سے سورج کی روشنی اندر آ رہی تھی جس کی وجہ سے کمرہ روشن تھا۔ کمرے میں کسی قسم کا کوئی سامان نہ تھا۔ عمران نے اپنی کلائیوں پر ہاتھوں کی انگلیاں موڑ کر اس چیز کا جائزہ لیا جس سے اس کے ہاتھ باندھے گئے تھے اور پھر یہ محسوس کر کے کہ اس کے ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑی ہے وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو مخصوص انداز میں موڑ کر کلپ بٹن تک لے جانے کی کوشش شروع کر دی اور چند لمحوں بعد ہلکی سی کٹک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی کلائیاں ہتھکڑیوں سے آزاد ہو گئیں۔

عمران نے دونوں بازو آگے کئے اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے سب سے پہلے اپنے لباس کی جیبوں کی

تلاشی لینی شروع کی لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں۔ وہ قدم بڑھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو کھینچ کر چیک کیا لیکن دروازہ باہر سے بند تھا۔ اس کی باہر سے کنڈی لگی ہوئی تھی۔ عمران پیچھے مڑا اور پھر اس نے باری باری اپنے چاروں ساتھیوں کی کلائیوں میں پڑی ہوئی کلپ ہتھکڑیاں کھول دیں۔

اتنی بات تو وہ سمجھ گیا تھا کہ انہیں کسی گیس کی مدد سے بے ہوش کیا گیا ہے اور یہ کام یقیناً بلیک کیٹ کے ساتھیوں نے کیا ہو گا۔ انہیں کسی طریقے سے یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ بلیک کیٹ ان کے قبضے میں ہے اور وہ اسے ان سے چھڑانے کے لئے پہنچ گئے ہوں گے۔ چونکہ بلیک کیٹ ان کے ساتھ تھی اس لئے انہوں نے غار کو بموں اور میزائلوں سے تباہ نہ کیا تھا بلکہ وہاں بے ہوشی کی گیس پھیلائی تھی تاکہ وہ ان کی قید سے بلیک کیٹ کو چھڑا کر لے جا سکیں۔ عمران کو اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ بلیک کیٹ کو اس بات کا علم تھا کہ وہ کون ہیں پھر اس نے ان سب کو ہلاک کیوں نہ کیا تھا اور اسے یہاں کیوں لے آئی تھی۔ وہ چاہتی تو انہیں آسانی سے اپنے ساتھیوں کی مدد سے ہلاک کر سکتی تھی لیکن اس نے ایسا نہ کیا تھا۔ عمران کافی دیر سوچتا رہا لیکن اسے سمجھ نہ آیا کہ بلیک کیٹ نے انہیں زندہ کیوں رکھا ہوا ہے۔

وہ اپنی مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے وقت سے پہلے ہی خود بخود ہوش میں آ گیا ہے لیکن اب مسئلہ تھا دوسرے ساتھیوں کو ہوش

میں لانے کا۔

وہ کچھ دیر ہونٹ بھینچے کھڑا یہی سوچتا رہا پھر اس نے آگے بڑھ کر صفدر کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ ایسا اس نے صرف اس خیال کے تحت کیا تھا کہ چونکہ وہ خودبخود ہوش میں آ گیا ہے اس لئے لازماً گیس کے اثرات اب ان کے اعصاب پر اس قدر شدید نہیں رہے انہیں بے ہوش ہوئے کافی وقت گزر چکا ہے۔ اس لئے امکان تھا کہ شاید اس طرح یہ لوگ ہوش میں آ جائیں ورنہ گیس کے اثرات شدید ہونے پر اگر وہ اس طرح سانس روک دیتا تو ہوش میں آنے کی بجائے آدمی صریحاً موت کے منہ میں چلا جاتا۔ عمران کی نظریں صفدر کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں لیکن چند لمحوں بعد اس کے چہرے پر یہ دیکھ کر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کہ صفدر کے چہرے پر زردی کی بجائے سرخی پھیلنے لگی تھی۔ اس نے ایک لمحے کے لئے دونوں ہاتھ ہٹا لئے۔

وہ وقفہ دے کر صفدر کا سانس روکنا چاہتا تھا تاکہ گیس کے معمولی سے اثرات جو باقی رہ گئے ہوں وہ اعصابی جھٹکوں کی وجہ سے ختم ہو جائیں۔ دوسری بات نتیجہ پہلے سے کہیں زیادہ کامیاب رہا اور پھر تیسرے وقفے کے بعد جب اس نے صفدر کا سانس روکا تو صفدر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمایاں ہونے لگے اور جب یہ آثار خاصے واضح ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور آگے بڑھ کر اس نے کیپٹن شکیل کے ساتھ بھی یہی کارروائی دوہرانی شروع

کر دی ابھی وہ اس کارروائی میں مصروف تھا کہ صفدر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ لیکن ظاہر ہے گیس کے اثرات کی وجہ سے وہ فوری طور پر ہوش میں نہ آ سکتا تھا۔ اس لئے عمران نے اپنی کارروائی جاری رکھی اور جب اس نے کیپٹن شکیل کے ہوش میں آنے کے آثار دیکھے اور وہ پیچھے ہٹا تو صفدر پوری طرح ہوش میں آ چکا تھا۔

''آپ۔ آپ۔ عمران صاحب۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے''...... صفدر نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے سامنے کھڑے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''خود کو سنبھالو اور پوری طرح ہوش میں آ جاؤ صفدر۔ اس وقت ہم دشمنوں کے نرغے میں ہیں''...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کیپٹن شکیل کے ساتھ ہی پڑے ہوئے نعمانی پر جھک کر دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا اور پھر جب وہ نعمانی سے ہٹ کر آخر میں پڑی ہوئی جولیا کی طرف بڑھا تو کیپٹن شکیل ہوش میں آ چکا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد، جوزف، جوانا، ٹائیگر نعمانی اور جولیا کو بھی ہوش آ گیا۔

''یہ ہم کہاں ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''کوئی دیہاتی گھر لگتا ہے۔ بہرحال ہماری مکمل تلاشی لی گئی ہے ویسے شکر ہے کہ ابھی چہروں پر میک اپ موجود ہے اور شاید اسی میک اپ کی وجہ سے ہم زندہ ہیں ورنہ بلیک کیٹ ہمیں بے ہوشی کی

حالت میں بھی ہلاک کر سکتی تھی“......عمران نے کہا اور ایک بار پھر بند دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے جھک کر اپنا ایک جوتا پیر سے اتارا اور پھر اس کی ایڑی کو مخصوص انداز میں جھٹکا تو ایڑی اپنی جگہ سے کھسک کر گھوم گئی۔ اس میں ایک چھوٹا مگر تیز چاقو موجود تھا۔ عمران نے چاقو کو کھولا اور اس چھری کی مدد سے اس نے دروازے کی چوکھٹ کی سائیڈ کو تیزی سے مار مار کر توڑنا شروع کر دیا چونکہ دیوار کچی تھی اس لئے ایک تو اس طرح کی کارروائی سے کوئی آواز پیدا نہ ہوئی اور دوسرا یہ کہ زیادہ سے زیادہ دس منٹ کی محنت کے بعد وہ چوکھٹ کی ایک سائیڈ کو اوپر سے اور نیچے سے دیوار میں سے نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔

دیہاتی انداز کے دروازے کی چوکھٹ اس طرح بنائی جاتی ہے کہ اس کے اوپر اور نیچے والے چوڑے دونوں حصے اصل چوکھٹ سے تھوڑے بڑے رکھے جاتے ہیں اور یہ بڑھے ہوئے حصے دیوار کے اندر چن دیئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے چوکھٹ جم جاتی ہے۔ کچی دیوار سے جیسے ہی اوپر اور نیچے کے دونوں بڑھے ہوئے سائیڈ کے حصے دیوار سے باہر آئے چوکھٹ نے اس سائیڈ سے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ اب وہ چوکھٹ کو دیوار سے نکال سکتا تھا۔ لیکن اسے باہر کے حالات کا علم نہ تھا اس لئے وہ احتیاط سے کام لے رہا تھا۔

جب چوکھٹ کا ایک حصہ اس قدر دیوار سے باہر نکل گیا کہ ایک آدمی کے گزرنے کا راستہ بن گیا تو عمران اس خلا سے باہر نکل کر دوسرے کمرے میں آ گیا۔ عمران کے پیچھے ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی دوسرے کمرے میں آ گئے۔ اس کمرے کا دروازہ بھی ایک ہی تھا جو بند تھا۔

عمران تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اطمینان سا بکھر گیا کیونکہ وہ دروازہ صرف بھڑا ہوا تھا۔ اس کی باہر سے کنڈی نہ لگائی گئی تھی۔ عمران نے آہستہ سے دروازے کے پٹ کھولے تو باہر ایک بڑا سا صحن تھا اور صحن کے دوسرے کنارے پر پانچ کمرے بنے ہوئے تھے جن میں سے ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا جبکہ باقی کمروں کے دروازے بند تھے۔ احاطے کے گرد چار دیواری تھی اور بائیں طرف لکڑی کا ایک پھاٹک لگا ہوا تھا جو بند تھا۔ جس کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا وہ اس پھاٹک کے قریب تھا جبکہ جس دروازے سے عمران جھانک رہا تھا وہ ان کمروں کی سیدھ میں تھا جن کے دروازے بند تھے۔

”تم سب احتیاط سے باہر نکلو اور تیزی سے دائیں طرف دیوار کے ساتھ ساتھ لگ کر میرے پیچھے آؤ۔ سامنے ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس کمرے میں لوگ موجود ہیں اور ہمارے پاس کوئی اسلحہ بھی نہیں ہے ہمیں ان پر حملہ کرنا ہے اور اگر ان کے پاس اسلحہ ہے تو ہمیں وہ اسلحہ حاصل کرنا ہے“......

عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران بوٹ دوبارہ پہن چکا تھا۔ عمران نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور پھر باہر نکل کر وہ دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا تیزی سے دائیں طرف کو بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی ایک ایک کر کے اس کے پیچھے باہر آ گئے۔ جب عمران اس جگہ پہنچ گیا جہاں سے اس کھلے دروازے کے اندر سے باہر آئے بغیر نہ دیکھا جا سکتا تھا تو وہ بڑے محتاط انداز میں پنجوں کے بل دوڑتا ہوا صحن کراس کر کے ان کمروں کی طرف بڑھتا چلا گیا جن کے دروازے بند تھے۔ اس کے ساتھی ظاہر ہے اس کی پیروی کر رہے تھے۔ عمران ان کمروں کے پاس پہنچ کر اب ان کی دیواروں کے ساتھ لگ کر اس کھلے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

''ابھی تک میجر ہیرس واپس نہیں آیا۔ وہ تو کہہ رہا تھا کہ وہ تھوڑی دیر میں آ جائے گا''...... کمرے کے اندر سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

''آ جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اور کام میں پھنس گیا ہو''...... دوسری آواز سنائی دی۔ وہ بھی مردانہ آواز تھی اور عمران سمجھ گیا کہ اندر دو آدمی موجود ہیں۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر وہ اچھل کر اس کھلے دروازے میں داخل ہو گیا۔

''خبردار۔ اگر حرکت کی تو''...... عمران نے چیخ کر کہا تو چار

پائیوں پر بیٹھے ہوئے دونوں افراد بری طرح بوکھلا کر اٹھے کہ دوبارہ چارپائیوں پر گر گئے اور اسی لمحے عمران کے ساتھی بھی اندر آ گئے اور پھر معمولی سی جدوجہد کے بعد ان دونوں کو آسانی سے بے ہوش کر دیا گیا۔ ویسے وہ دونوں عام سے دیہاتی دکھائی دے رہے تھے۔

''باقی کمروں کو چیک کرو ان میں کیا ہے۔ میں اس کمرے کو چیک کرتا ہوں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھی باہر نکل گئے جبکہ عمران نے اس کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اسے دراصل فوری طور پر اسلحے کی تلاش تھی لیکن اس کمرے میں دیہاتیوں کے عام سے سامان کے علاوہ اور کچھ بھی نہ تھا۔

''عمران صاحب۔ ایک کمرے میں الماری میں اسلحہ موجود ہے۔ باقی کمروں میں تو غیر ملکی شراب کی پیٹیاں پڑی ہیں''۔ صفدر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک مشین پسٹل عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''اوہ۔ تو یہ اسمگلروں کا اڈہ ہے''...... عمران نے مشین پسٹل لے کر اس کا میگزین چیک کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے۔ لیکن یہ اسرار کیا ہے۔ ہم کن لوگوں کے ہاتھ لگ گئے ہیں یہ کیٹ ایجنسی اور جی پی فائیو کے افراد تو نہیں لگتے''...... صفدر نے کہا۔

''میں نے ان کی باتیں سنی ہیں۔ یہ دونوں کسی میجر ہیرس کے آنے کی بات کر رہے تھے''...... عمران نے کہا اور مڑ کر کمرے سے

باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد وہ پھاٹک تک پہنچ گیا۔ پھاٹک اندر سے بند نہ تھا۔ عمران نے پھاٹک کو تھوڑا سا کھولا ہی تھا کہ اسے سائیڈ سے ایک جیپ کی آواز سنائی دی جو پھاٹک کی طرف ہی آتی سنائی دے رہی تھی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جھٹکا دے کر پھاٹک کو پوری طرح کھولا اور پھر ساتھیوں کو اشارہ کرتے ہوئے تیزی سے سائیڈ کی دیوار سے لگ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کا اشارہ سمجھ کر تیزی سے سائیڈوں میں ہوئے تو اسی لمحے ایک بڑی خاکی رنگ کی جیپ موڑ کاٹ کر اندر داخل ہوئی اور سیدھی اس کمرے کے قریب جا کر رک گئی جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور عمران نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور تیزی سے آگے بڑھا۔

اسی لمحے جیپ سے تین افراد جن کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں اچھل کر نیچے اترے ہی تھے کہ عمران نے ان میں سے ایک پر چھلانگ لگا دی اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں نے بھی باقی دو پر چھلانگیں لگائیں چونکہ آنے والے ایسی کسی سچویشن کے لئے ذہنی طور پر تیار ہی نہ تھے اس لئے وہ کسی قسم کا تحفظ ہی نہ کر سکے اور چند لمحوں میں بے ہوش ہو کر فرش پر ساکت پڑے نظر آرہے تھے۔

''پھاٹک بند کر دو صفدر اور وہیں رکو''...... عمران نے مڑ کر صفدر سے کہا اور صفدر تیزی سے سر ہلاتا ہوا واپس پھاٹک کی طرف مڑ گیا۔

''ان تینوں کو اٹھا کر اندر لے آؤ۔ ان میں سے ایک یقیناً میجر ہیرس ہو گا''...... عمران نے باقی ساتھیوں سے کہا اور خود وہ تیزی سے اس کمرے میں داخل ہو گیا جس میں وہ دو دیہاتی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران کے ساتھیوں نے جیپ میں آنے والے تینوں افراد کو اٹھا کر کمرے میں لا کر فرش پر لٹا دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک دیہاتی کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی جب اس دیہاتی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو عمران سیدھا کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور عمران نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

''کک۔ کک۔ کون۔ کون ہو تم۔ یہ۔ یہ''...... اس آدمی نے بری طرح خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھٹی ہوئی تھیں۔

''ان میں سے میجر ہیرس کون ہے''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ یہ میجر ہیرس ہے''...... اس آدمی نے فوراً ہی فرش پر پڑے ہوئے ایک آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔

''ٹھیک ہے یہ بتاؤ کہ یہ کس کا اڈہ ہے''...... عمران نے اسی لہجے میں پوچھا۔

"سردار امیر قاسم کا۔ ہم تو غریب ملازم ہیں جناب۔ صرف چوکیدار ہیں جناب۔ وہ اس علاقے کے مالک ہیں"...... اسی دیہاتی آدمی نے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اس نے شاید یہ سمجھ لیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی سرکاری آدمی ہیں جو اس اڈے پر چھاپہ مارنے آئے ہیں۔

"سامنے والے کمرے میں جو آدمی بے ہوش رکھے گئے ہیں انہیں کون لایا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"میجر ہیرس کے آدمی لائے تھے۔ میجر ہیرس سردار کا دوست ہے۔ ان آدمیوں نے کہا تھا کہ میجر ہیرس ابھی یہاں پہنچ جائے گا۔ تب تک ہم خیال رکھیں۔ لیکن وہ بے ہوش تھے اور ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں تھیں اس لئے ہم نے ان کا کیا خیال رکھنا تھا"...... اس دیہاتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے انہیں دیکھا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی۔ جی نہیں۔ وہ انہیں بے ہوشی کے عالم میں کاندھوں پر اٹھائے ہوئے لائے اور وہ انہیں سیدھے وہاں لے گئے اور پھر باہر آ کر دروازہ بند کر کے چلے گئے"...... دیہاتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سردار امیر قاسم کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ۔ وہ عتکا گاؤں میں رہتے ہیں اپنی حویلی میں جناب"۔ دیہاتی نے جواب دیا۔

"یہ جگہ کون سی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں سے قریب عتکا گاؤں ہے۔ یہ احاطہ وہاں سے کافی ہٹ کر ہے"...... اس دیہاتی نے جواب دیا۔

"ڈاماری یہاں سے کتنی دور ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈاماری جناب بہت دور ہے۔ یہاں سے قریب تو ڈاماری شہر ہے جناب"...... دیہاتی نے جواب دیا۔ اب وہ ذہنی طور پر کافی حد تک سنبھل گیا تھا۔ اس کا فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دیہاتی کنپٹی پر عمران کی مڑی ہوئی انگلی کی ضرب کھا کر چیختا ہوا چارپائی پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"اس میجر ہیرس کو اٹھا کر جیپ میں ڈالو اور سوائے ان دو بے گناہ دیہاتیوں کے اس کے باقی ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا دو"...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد کمرہ مشین پسٹل کی فائرنگ سے گونج اٹھا اور پھر نعمانی میجر ہیرس کو کاندھے پر لادے کمرے سے باہر آ گیا۔

اس نے اسے جیپ کے عقبی حصے میں لٹایا اور اس کے بعد وہ سب جیپ پر سوار ہو گئے۔ میجر ہیرس کے ساتھیوں کے پاس مشین گنیں تھیں جو عمران کے ساتھیوں نے اٹھا لی تھیں۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا۔ چند لمحوں بعد جیپ اس احاطے کے کھلے پھاٹک

سے نکل کر تیزی سے اس طرف کو بڑھتی چلی گئی جدھر سے وہ آئی
تھی۔ یہ کچا پہاڑی راستہ تھا۔ کافی دور آنے کے بعد انہیں ایک
طرف پھیلا ہوا گھنا جنگل نظر آیا تو عمران نے جیپ کا رخ اس
جنگل کی طرف موڑ دیا اور پھر جنگل کے کافی اندر پہنچ کر اس نے
جیپ روکی اور اچھل کر نیچے اتر آیا۔

''اب اس میجر ہیرس کو نیچے اتارو۔ اب اس سے باقی حالات
کا علم ہو گا''...... عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد میجر ہیرس کو جیپ
سے نیچے اتار کر گھاس پر لٹا دیا گیا۔

''جیپ میں رسی موجود ہے اور ٹرانسمیٹر بھی۔ کیوں نہ اس میجر
ہیرس کو کسی درخت سے باندھ دیا جائے۔ اس طرح اس سے پوچھ
گچھ میں آسانی ہو گی''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو ٹھیک ہے۔ رسی لے آؤ اور ٹرانسمیٹر بھی باہر لے
آؤ۔ ہو سکتا ہے اس پر اچانک کسی کی کال آ جائے''...... عمران نے
کہا اور پھر چند لمحوں بعد میجر ہیرس کو رسی کی مدد سے ایک درخت
کے تنے سے باندھ دیا گیا اور عمران نے آگے بڑھ کر اس کا ناک
اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

چند لمحوں بعد جب میجر ہیرس کے جسم میں حرکت کے آثار واضح
ہونے لگے تو عمران پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس کی نظریں
میجر ہیرس پر لگی ہوئی تھیں اور تھوڑی دیر بعد میجر ہیرس نے کراہتے
ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ وہ چند لمحوں تک تو خالی خالی نظروں

سے سامنے کھڑے عمران کو دیکھتا رہا پھر اس کے چہرے پر انتہائی
حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

''تم۔ تم کون ہو۔ اوہ۔ تم عمران تو نہیں ہو''...... میجر ہیرس کے
منہ سے بے اختیار نکلا۔

''بہت خوب۔ تم نے مجھے میک اپ میں کیسے پہچان لیا میجر
ہیرس''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مم۔ مم۔ میں نے تمہیں ویگن سے نکلوا کر اپنے آدمیوں کے
ہاتھ بھجوایا تھا اور اب تمہارے قد و قامت سے میں پہچان گیا ہوں
کہ تم عمران ہو۔ لیکن۔ لیکن میں کہاں ہوں۔ تم کیسے آزاد ہو گئے
اور یہ تو میری جیپ ہے اور وہ، وہ میرے ساتھی۔ وہ سب کہاں
ہیں''...... میجر ہیرس نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تمہارا تعلق کس ایجنسی سے ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''بلیک ٹاور ایجنسی سے''...... میجر ہیرس نے رک رک کر کہا تو
عمران چونک پڑا۔

''بلیک ٹاور ایجنسی۔ کیا مطلب۔ کیا تم کیٹ ایجنسی یا جی پی فائیو
کے لئے کام نہیں کرتے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ لیکن تم لوگوں کو میں نے کرنل ڈیوڈ صاحب کے کہنے
پر کیٹ ایجنسی والوں سے چھڑایا تھا اور یہاں لایا تھا''...... اس بار
میجر ہیرس نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ مجھے پوری تفصیل بتاؤ۔ تم بلیک ٹاور ایجنسی کے

لئے کام کرتے ہو پھر تم نے کرنل ڈیوڈ کے حکم پر ہمیں کیٹ ایجنسی سے کیسے چھڑا لیا اور کیوں اور اگر یہ سب تم نے کرنل ڈیوڈ کے لئے کیا ہے تو پھر تم نے ابھی تک ہمیں زندہ کیوں رکھا ہوا ہے کیونکہ کرنل ڈیوڈ تو ہمیں دیکھتے ہی گولی مار دینے کا حکم دے دیتا''۔ اس بار عمران کا اپنا لہجہ الجھا ہوا تھا۔

''اگر تم وعدہ کرو کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے تو میں تمہیں ساری بات بتا سکتا ہوں کیونکہ تم نجانے کتنی بار موت کے منہ سے نکل کر یہاں تک پہنچے ہو''...... میجر ہیرس نے کہا۔

''تم بلیک ٹاور ایجنسی کے رکن ہو اس لئے تمہیں مار کر ہمیں کیا ملے گا۔ کیا تمہارے ہلاک کرنے سے بلیک ٹاور ایجنسی ختم ہو جائے گی۔ اس لئے بے فکر رہو۔ کم از کم تم ہمارے ہاتھوں نہ مارے جاؤ گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ۔ مجھے تمہاری بات پر اعتماد ہے''...... میجر ہیرس نے جواب دیا اور پھر اس نے ساری تفصیل بتانا شروع کر دی جو اسے کرنل ڈیوڈ نے ٹرانسمیٹر پر بتائی تھی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہرے حیرت سے بگڑتے چلے گئے۔ انہیں یقین ہی نہ آ رہا تھا کہ بے ہوشی کے دوران وہ کس طرح کیٹ ایجنسی اور پھر آخر میں بلیک ٹاور ایجنسی کے میجر ہیرس کے ہتھے چڑھے تھے۔

''کیا تم درست کہہ رہے ہو یا صرف یہ ساری کہانی سنسنی پیدا کرنے کے طور پر سنائی ہے تم نے''...... عمران نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

''میں نے جو کچھ کہا ہے درست کہا ہے۔ تمہیں پہلے بلیک کیٹ نے بے ہوش کیا تھا جو تمہاری قید سے فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اس نے اس پہاڑی پر اپنے آدمیوں کو بھیجا تھا۔ انہوں نے وہاں بے ہوش کر دینے والی ژود اثر گیس فائر کی جس سے تم سب گہری بے ہوشی میں چلے گئے۔ بلیک کیٹ چاہتی تو اپنے آدمیوں کے ذریعے وہیں تم سب کو موت کے گھاٹ اتار دیتی لیکن وہ جی پی فائیو اور اسرائیل کی تمام ایجنسیوں کو یہ باور کرانا چاہتی تھی کہ اس نے تمہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو ہی ہلاک کیا ہے۔ تم سب میک اپ میں تھے اس لئے بلیک کیٹ تمہیں بے ہوشی کی حالت میں اپنے ایک خاص اڈے پر لے جا رہی تھی۔ کرنل ڈیوڈ کی نمبر ٹو ریڈ روزی نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس ویگن پر حملہ کیا جس میں تمہیں لے جایا جا رہا تھا لیکن بلیک کیٹ کے آدمیوں نے ان کا حملہ ناکام بنا دیا۔ ریڈ روزی کو انہوں نے زندہ پکڑا تھا جبکہ باقی سب کو ہلاک کر دیا تھا۔ ریڈ روزی نے ان سے بچنے کی کوشش کی لیکن وہ بھی ان کی گولیوں کا نشانہ بن گئی۔ جس پر کرنل ڈیوڈ نے مجھے کال کیا اور پھر میں نے پوری قوت سے بلیک کیٹ کے آدمیوں پر حملہ کیا اور ان سب کو ہلاک کر دیا اور تمہیں بند ویگن سے نکال کر یہاں لے آئے''...... میجر ہیرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے۔ یہ سب کچھ ہوتا رہا اور ہم بے ہوش ہی پڑے رہ گئے“...... عمران نے کہا اور میجر ہیرس بے اختیار ہنس دیا۔

”تم پر ڈبل گیس کا اٹیک کیا گیا تھا اس لئے تم قطعی طور پر لاچار اور بے بس پڑے ہوئے تھے۔ یہ تمہاری خوش قسمتی ہی ہے کہ بلیک کیٹ اور اس کے بعد کرنل ڈیوڈ نے تمہاری ہلاکت کے آرڈرز نہیں دیئے تھے ورنہ اب تک تمہاری لاشوں کا بھی پتہ نہ چلتا“...... میجر ہیرس نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”بہرحال اب تم اس احاطے میں آئے تھے۔ تمہارا کیا پروگرام تھا“...... عمران نے کہا۔

”میں نے وہاں چیف کرنل ڈیوڈ کی آمد کا انتظار کرنا تھا اور بس۔ لیکن تم کس طرح ہوش میں آ گئے۔ تمہیں تو گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا اور ہمیں بھی نہیں معلوم تھا کہ تمہیں کس گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تمہارے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں بھی موجود تھیں اور وہاں موجود آدمیوں کو تمہاری نگرانی کا بھی حکم دیا گیا تھا“...... میجر ہیرس نے کہا۔

”ان سب باتوں کو چھوڑو اور تم مجھے یہ بتاؤ کہ کرنل ڈیوڈ ہیلی کاپٹر پر یہاں آئے گا یا جیپ پر“...... عمران نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے الٹا سوال کر دیا۔

”وہ تو ظاہر ہے اپنے ہیلی کاپٹر پر ہی آئیں گے“...... میجر ہیرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ کاساٹ پہاڑیوں پر تو ہیلی کاپٹر پر چیکنگ کے لئے جاتا رہتا ہو گا“...... عمران نے کہا تو میجر ہیرس بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ اوہ تو تم یہ سوچ رہے ہو کہ چیف کے ہیلی کاپٹر کی مدد سے کاساٹ پہاڑیوں پر پہنچ جاؤ۔ تو سنو عمران۔ میں تمہیں حقیقت بتا رہا ہوں۔ ماننا یا نہ ماننا تمہاری اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ کاساٹ پہاڑیوں کا مکمل کنٹرول کیٹ ایجنسی کے پاس ہے اور اس نے وہاں قدم قدم پر چیکنگ سپاٹس بنائے ہیں جن میں انتہائی جدید کمپیوٹر بھی موجود ہیں اور میک اپ واشر بھی۔ کیٹ ایجنسی کے وہ سب افراد اور ان کے ساتھی اور ان تمام فوجیوں کو جو کاساٹ پہاڑیوں پر تعینات کئے گئے ہیں خصوصی طور پر تیار کردہ کمپیوٹر کارڈ دیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر آدمی کی آواز کمپیوٹر میں فیڈ کی گئی ہے جس کا مخصوص نشان بھی کارڈ پر موجود ہوتا ہے۔ اس طرح کوئی بھی آدمی اس کمپیوٹر کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔ نہ شکل تبدیل کر کے اور نہ آواز بدل کر۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں اونچی چوٹیوں پر چیکنگ ٹاور بنائے گئے ہیں جن میں انتہائی جدید چیکنگ مشینیں نصب ہیں اور تا اطلاع ثانی ہر قسم کے جہازوں اور ہیلی کاپٹروں کی پرواز کاساٹ پہاڑیوں پر بند کر دی گئی ہے اور اگر کوئی جہاز یا ہیلی کاپٹر وہاں سے گزرے چاہے وہ صدر مملکت کا ہی کیوں نہ ہو تو اس بارے میں واضح حکم ہے کہ اسے چیک کئے بغیر فوری طور پر میزائل سے اڑا دیا جائے۔ کیٹ ایجنسی بھی کاساٹ پہاڑیوں کی حدود سے باہر مختلف

سمتوں میں کام کر رہی ہیں۔ ان کو صرف یہی کام سونپا گیا ہے کہ وہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کریں۔ ان ایجنسیوں کا کوئی آدمی حتیٰ کہ ان کے چیفس بھی کاساٹ پہاڑیوں میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ورنہ انہیں دیکھتے ہی گولی مار دینے کا حکم ہے۔ اس لئے اگر تم چیف کے ہیلی کاپٹر پر وہاں جانے کا سوچ رہے ہو تو پھر ایک لمحے میں ہلاک کر دیئے جاؤ گے''...... میجر ہیرس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ میجر ہیرس جو کچھ کہہ رہا ہے وہ سچ ہے۔

''اوہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ اس بار انتہائی سخت اقدامات کئے گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ انتہائی سخت اقدامات۔ جن کا تصور بھی نہیں کر سکتا''...... میجر ہیرس نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تم نے یہ سب کچھ بتا کر اپنے آپ کو زندہ رہنے کا ویسے بھی جواز پیدا کر دیا ہے اس لئے ہم تمہیں یہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ اب اگر کسی نے یہاں آ کر تمہیں ان رسیوں سے آزاد کرا دیا تو ٹھیک ورنہ تمہارا مقدر''...... عمران نے کہا اور واپس جیپ کی طرف مڑنے لگا۔

''رر۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھے اس طرح مت چھوڑ کر جاؤ۔ یہاں کوئی نہیں آئے گا اور میں بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر

مر جاؤں گا۔ رک جاؤ فار گاڈ سیک رک جاؤ''...... میجر ہیرس نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''دیکھو میجر ہیرس۔ اب یہ تو نہیں ہوسکتا کہ ہم تمہیں زندہ بھی رہنے دیں اور تمہیں ساتھ ساتھ بھی لادے پھریں یا یہاں سے تمہیں اکیلا بھیج دیں تاکہ تم کرنل ڈیوڈ کو ہمارے زندہ رہنے کی اطلاع دے دو اور ایک بار پھر ہمیں گھیر لیا جائے''...... عمران نے مڑ کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''وہ تو اسے ویسے ہی پتہ چل جائے گا۔ میں بتاؤں یا نہ بتاؤں۔ تم مجھے آزاد کر دو۔ میں تمہاری منت کرتا ہوں مجھے جانے دو پلیز''...... میجر ہیرس نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ صرف ایک شرط پر ایسا ممکن ہوسکتا ہے کہ تم ہمیں کاساٹ پہاڑیوں میں داخل ہونے کا کوئی ایسا راستہ بتا دو جس کا علم دوسروں کو نہ ہو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے نہیں معلوم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں میرا یقین کرو۔ مجھے نہیں معلوم۔ میں کبھی کاساٹ پہاڑیوں پر نہیں گیا''...... میجر ہیرس نے جواب دیا۔

''گڈ۔ تم واقعی سچے آدمی ہو۔ ورنہ تم اپنی آزادی کے لئے بھی جھوٹ بول سکتے تھے اور جھوٹ موٹ کا راستہ بتا دیتے۔ سنو میجر ہیرس۔ کوئی ایسا آدمی۔ ریفرنس یا ٹپ بتا دو جہاں سے ہم ان پہاڑیوں کے بارے میں تفصیلات حاصل کر سکیں۔ پھر تم آزاد ہو

گے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ایسا آدمی ہے۔ وہی سردار امیر قاسم۔ جس کے اڈے پر تمہیں رکھا گیا تھا۔ وہ میرا دوست ہے اور ان علاقوں میں شراب کا بہت بڑا اسمگلر ہے۔ اس کے اڈے کاساٹ پہاڑیوں پر تھے جو فوج کے آنے کی وجہ سے اسے فوری طور پر ختم کرنا پڑے۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ اس کی وجہ سے اسے بہت نقصان اٹھانا پڑا ہے“...... میجر ہیرس نے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔

”اس سردار امیر قاسم سے کہاں ملا جا سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”عنکا گاؤں میں اس کی حویلی ہے۔ وہ وہاں رہتا ہے“۔ میجر ہیرس نے جواب دیا۔

”او کے۔ صفدر اسے کھول دو اور اس کے صرف ہاتھ باندھ دو“...... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا میجر ہیرس کی طرف بڑھ گیا۔

”سنو میجر ہیرس۔ اگر تم ہمیں اس سردار امیر قاسم سے ملوا دو تو ہم تمہیں وہاں چھوڑ دیں گے۔ یہ ہمارا وعدہ“...... عمران نے کہا۔

”اوہ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ مم۔ مم۔ میں تیار ہوں“...... میجر ہیرس نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر چند لمحوں بعد میجر ہیرس کی رسیاں کھول دی گئیں البتہ اس کے ہاتھ عقب میں باندھ

دیئے گئے اور پھر اس سے پہلے کہ میجر ہیرس کو جیپ میں سوار کرایا جاتا۔ ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور وہ سب چونک پڑے۔

”اوہ۔ اوہ۔ چیف کی کال ہو گی۔ اس مخصوص فریکوئنسی سے صرف وہی واقف ہیں“...... میجر ہیرس نے چونک کر کہا۔

”تو پھر سنو۔ تم کرنل ڈیوڈ سے بات کرو گے اور اسے بتاؤ گے کہ جب تم وہاں اس اڈے پر پہنچے تو ہم وہاں کے لوگوں کو ہلاک کر کے فرار ہو چکے تھے اور اب تم ہمیں تلاش کر رہے ہو۔ لیکن یہ دیکھ لو کہ اگر تم نے اسے کوئی اشارہ دینے کی کوشش کی تو اس اشارے سے اسے تو کوئی فائدہ نہ ہو گا لیکن تمہاری گردن ایک لمحے میں ٹوٹ جائے گی“...... عمران نے کہا۔

”مم۔ مم۔ میں کوئی اشارہ نہ دوں گا“...... میجر ہیرس نے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے میجر ہیرس کے منہ کے قریب کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور“...... کرنل ڈیوڈ کی چیختی ہوئی آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی۔

”یس سر۔ میجر ہیرس بول رہا ہوں۔ اوور“...... میجر ہیرس نے جواب دیا۔

”کال رسیور کرنے میں اتنی دیر کیوں لگائی ہے۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کی جا رہی ہے نا۔ اوور“...... کرنل ڈیوڈ

نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سس۔ سس۔ سوری سر عمران اور اس کے ساتھی اس اڈے سے فرار ہو گئے ہیں۔ میں انہیں تلاش کر رہا ہوں۔ اوور''...... میجر ہیرس نے جواب دیا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ کیا بک رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو۔ میں تمہیں گولی سے اڑا دوں گا۔ نانسنس۔ اوور''...... کرنل ڈیوڈ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں سر۔ وہ بے ہوش تھے ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں تھیں لیکن جب میں اڈے پر پہنچا تو وہاں اڈے پر موجود سب افراد ہلاک ہو چکے تھے اور عمران اور اس کے ساتھی غائب تھے۔ نجانے وہ کیسے فرار ہوئے ہیں۔ میری تو خود سمجھ میں نہیں آ رہا سر۔ اوور''...... میجر ہیرس نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ویری بیڈ۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ ہیں ہی ایسے۔ اوہ انہیں موقع مل گیا۔ کاش میں تمہاری بات مان لیتا اور انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی بھون ڈالتا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ تمہارا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ انسان تو ہیں ہی نہیں جنات ہیں۔ تم اب انہیں تلاش کراؤ۔ تم نے ان کے حلیئے دیکھے ہیں۔ وہ زیادہ دور نہیں جا سکتے اور جیسے ہی وہ نظر آئیں۔ ایک لمحہ توقف کئے بغیر انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ سمجھ گئے ہو۔ اوور''...... اس بار کرنل ڈیوڈ نے انتہائی ڈھیلے سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور عمران بے

اختیار مسکرا دیا۔

''یس سر۔ میں انہیں تلاش کر رہا ہوں۔ اوور''...... میجر ہیرس نے کہا۔

''جیسے ہی ان کے بارے میں معلوم ہو مجھے فوری رپورٹ دینا۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''گڈ۔ آؤ اب سردار امیر قاسم کے پاس چلیں۔ پھر تم آزاد ہو گئے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے میجر ہیرس کو سہارا دے کر جیپ میں سوار کرایا اور پھر خود بھی جیپ میں سوار ہو گئے۔ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا اور پھر اس نے جیپ اسٹارٹ کی اور اسے جنگل کے بیرونی حصے کی طرف موڑ کر آگے بڑھا دیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ جیپ پر سوار وہاں سے نکلے چلے جا رہے تھے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھی ہوئی بلیک کیٹ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

''بلیک کیٹ بول رہی ہوں''...... بلیک کیٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

''وائٹ گروپ کا انچارج کارٹر بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیوں کال کیا ہے''...... بلیک کیٹ نے اسی انداز میں کہا۔

''مادام۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا ہے''...... کارٹر نے کہا تو بلیک کیٹ بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ وہ کس طرح۔ پوری رپورٹ دیا کرو۔ احمق، نانسنس آدمی''...... بلیک کیٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

''مادام۔تحقیقات پر پتہ چلا تھا کہ ہماری ویگن پر پہلے حملہ جی

پی فائیو کے آدمیوں نے کرنل ڈیوڈ کی نمبر ٹو ریڈ روزی اور اس کے ساتھیوں نے کیا تھا لیکن وہ سب مارے گئے اور ریڈ روزی پکڑی گئی لیکن آگے جا کر ریڈ روزی نے ہمارے ساتھیوں سے بچ کر نکلنے کی کوشش کی لیکن ہمارے آدمیوں نے اس پر فائرنگ کر دی اور وہ بھی ماری گئی۔ اس کے بعد پھر حملہ ہوا اور ہمارے آدمی مارے گئے وہاں ایک ایسے آدمی کی لاش بھی نظر آئی جس کا تعلق بلیک ٹاور ایجنسی سے ہے۔ اس لئے ہم نے یہ نتیجہ نکالا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہماری تحویل سے نکالنے والے بلیک ٹاور کے آدمی ہیں۔ چنانچہ ہم نے وہاں موجود اپنے آدمیوں سے رابطہ کیا تو ہمیں ایک نئی اطلاع ملی کہ ہم پر حملہ کرنے والے واقعی بلیک ٹاور ایجنسی کے ہی آدمی تھے۔ ہم بلیک ٹاور ایجنسی کے بارے میں پتہ چلانے کی کوشش کر ہی رہے تھے کہ جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہمارے ایک مخبر نے ہمیں اطلاع دی۔ بلیک ٹاور ایجنسی کے اس گروپ نے کرنل ڈیوڈ کے حکم سے یہ سب کچھ کرایا ہے۔ بلیک ٹاور کے اس گروپ کا انچارج میجر ہیرس ہے۔ اس نے جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ کو ٹرانسمیٹر کال پر اطلاع دی تھی۔ یہ ٹرانسمیٹر کال ہمارے مخبروں نے خفیہ طور پر ٹیپ کر لی تھی اور ٹیپ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اس میجر ہیرس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک گاؤں عتکا میں اپنے کسی دوست کے ڈیرے پر پہنچا دیا ہے اس پر ہم نے ایسے آدمیوں کو تلاش کیا جو میجر ہیرس سے واقفیت رکھتے

ہوں تاکہ اس کے دوست کو ٹریس کیا جائے اور پھر ہمیں اطلاع مل گئی کہ عنکا گاؤں کے قریب میجر ہیرس کے ایک اسمگلر دوست سردار امیر قاسم کا ڈیرہ ہے۔ چنانچہ ہمارے آدمیوں نے وہاں چھاپہ مارا۔ لیکن وہاں سے ایک اور اطلاع ملی کہ وہاں سے عمران اور اس کے ساتھی غائب ہو چکے ہیں اور میجر ہیرس کے ساتھیوں کی لاشیں وہاں سے ملی ہیں۔ البتہ دو آدمی بے ہوش تھے۔ انہیں جب ہوش میں لایا گیا تو ان سے ایک نے بتایا کہ چند نامعلوم افراد اچانک اندر آئے اور انہیں بے ہوش کر دیا۔ پھر اسے ہوش آیا تو اس نے فرش پر میجر ہیرس اور دو دوسرے آدمیوں کو بے ہوش پڑے دیکھا۔ ایک آدمی نے اس سے پوچھ گچھ اس انداز میں کی کہ اسے نہ اس علاقے کا علم تھا اور نہ اس ڈیرے کے مالک میجر ہیرس کا۔ اس کے بعد میجر ہیرس کو دوبارہ بے ہوش کر دیا گیا۔ اس سے ہمارے آدمیوں نے اندازہ لگایا کہ یہ پوچھ گچھ کرنے والا یقیناً عمران ہی ہوگا۔ اس آدمی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ میجر ہیرس کی لاش وہاں موجود نہیں ہے چنانچہ اس میجر ہیرس کی تلاش دوبارہ شروع کر دی اور پھر مادام۔ میجر ہیرس کو ٹریس کر لیا گیا وہ ایک پہاڑی راستے پر پیدل چل کر اکیلا کہیں جا رہا تھا۔ ہمارے آدمیوں نے اسے پکڑا اور پھر اس نے بے پناہ تشدد کے نتیجے میں سب کچھ بتا دیا۔ اس نے بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہ اپنے دوست سردار امیر قاسم کی حویلی میں چھوڑ آیا ہے اور وہ وہاں موجود ہیں۔ میں نے

اپنے آدمی وہاں نگرانی کے لئے بھجوا دیئے ہیں۔ اب آپ جیسے حکم دیں''...... دوسری طرف سے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا گیا۔

''کرنا کیا ہے۔ فوراً ہیلی کاپٹر ریڈ سٹار میزائل گنیں اور آدمیوں کو ساتھ لے کر یہاں میرے پاس آجاؤ۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی اور ہم اس حویلی کو میزائلوں سے اڑا دیں گے۔ لیکن تمہارے علاوہ اور کسی کو اس ساری پلاننگ کا علم نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے جس طرح تمہارے مخبر باقی ایجنسیوں میں موجود ہیں اس طرح ان کے مخبر بھی ہمارے ادارے میں کام کر رہے ہوں''...... بلیک کیٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بلیک کیٹ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نے اندر آ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''سنو۔ فیلڈ ہیڈ کوارٹر سے فیڈرک، ٹائی سن ہیلی کاپٹر لے یہاں پہنچے گا۔ جیسے ہی وہ آئے مجھے فوری اطلاع دینا''...... بلیک کیٹ نے اس نوجوان کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

''یس مادام''...... نوجوان نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

''ہونہہ۔ تو یہ سب کرنل ڈیوڈ نے کرایا ہے۔ میں اسے نہیں

چھوڑوں گی۔ وہ کچھ بھی کر لے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا کریڈٹ صرف اور صرف کیٹ ایجنسی کو ملے گا۔ میں ان سب کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گی اور کرنل ڈیوڈ اس بار کچھ بھی نہ کر سکے گا۔ اس نے جو کچھ کیا ہے اس کے لئے اسے پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کے سامنے جواب دینا ہی پڑے گا۔ اب وہ نہیں بچ سکتا''...... بلیک کیٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر پندرہ منٹ بعد اسے فیڈرک کی آمد کی اطلاع دی گئی تو وہ اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر آ گئی چند لمحوں بعد وہ اپنے اس دفتر نما احاطے سے باہر آئی تو وہاں ایک بڑا ہیلی کاپٹر موجود تھا جس پر کیٹ ایجنسی کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔ یہ تیز رفتار اور گن شپ ٹائی سن ہیلی کاپٹر تھا۔ فیڈرک کے ساتھ تین آدمی کھڑے تھے۔

''میزائل گنیں ساتھ لے لی ہیں فیڈرک''...... بلیک کیٹ نے سب سے آگے کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس مادام''...... فیڈرک نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ آؤ''...... بلیک کیٹ نے کہا اور تیزی سے ہیلی کاپٹر کی سائیڈ سیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ فیڈرک پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ باقی دو آدمی عقبی سیٹوں پر بیٹھے اور فیڈرک نے ہیلی کاپٹر سٹارٹ کر کے اسے فضا میں بلند کیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے عنکا گاؤں کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

''اوہ ہاں۔ اس میجر ہیرس کا کیا ہوا وہ بلیک ٹاور ایجنسی کا آدمی

جو عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس سردار امیر قاسم کی حویلی میں چھوڑ آیا تھا''...... بلیک کیٹ نے فیڈرک سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''مادام۔ وہ تشدد سے ہلاک ہو گیا۔ انتہائی سخت جان آدمی تھا اس لئے خاصا تشدد کرنا پڑا تھا''...... فیڈرک نے جواب دیا اور بلیک کیٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ فیڈرک نے تقریباً نصف گھنٹے کی تیز پرواز کے بعد ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کی اور پھر اسے فضا میں ہی معلق کر کے اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن دبا دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ فیڈرک کالنگ۔ اوور''...... فیڈرک نے تیز لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ سلاٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

''کیا رپورٹ ہے سلاٹر۔ اوور''...... فیڈرک نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''وہ سب اندر ہیں۔ کوئی باہر نہیں آیا۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ایکس فائیو کی کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... فیڈرک نے پوچھا۔

''وہ مک اپ کر رہے ہیں۔ ایک ہی کمرے میں ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ مادام میرے ساتھ ہیں۔ ہم ہائی ریڈ کرنے والے ہیں تم اپنے ساتھیوں کو کافی پیچھے ہٹا لو۔ اوور''...... فیڈرک نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہائی ریڈ کے دوران جو بھی باہر نکلے۔ اسے گولیوں سے اڑا دینا۔ سمجھ گئے۔ کوئی بچ کر نہ جائے۔ کوئی بھی۔ سمجھ گئے ہو تم۔ اوور''...... فیڈرک نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوور اینڈ آل''...... فیڈرک نے اسی لہجے میں کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''وہ سب اندر ہیں مادام''...... فیڈرک نے ساتھ بیٹھی ہوئی بلیک کیٹ سے مخاطب ہو کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ویل ڈن۔ ریئلی ویل ڈن فیڈرک۔ یہ انتہائی مسرت بھری خبر ہے۔ اب اس حویلی پر اس طرح میزائل پھینکو کہ ایک آدمی بھی بچ کر نہ جا سکے۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا کہ ہمیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس انداز میں چاہئیں کہ انہیں بہرحال پہچانا جا سکے۔ ورنہ کوئی بھی ہماری اس بات پر یقین نہ کرے گا کہ ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کیا ہے۔ مجھے ان کی لاشوں کا ثبوت چاہئے ہر حال میں''...... بلیک کیٹ نے کہا۔

''یس مادام۔ آپ نے جب ریڈ سٹار میزائل گنیں لانے کا کہا تھا تو میں اسی وقت آپ کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ لیکن ریڈ سٹار میزائل

سے نکلنے والی بے پناہ حدت تمام لاشوں کو مکمل طور پر مسخ کر دیتی ہے۔ اس لئے میں اپنے طور پر سولو ون کی بجائے بلیک پاور میزائل ساتھ لے آیا ہوں۔ یہ تباہی مچا دیں گے لیکن ان سے حدت بہرحال اتنی نہیں نکلتی کہ لاشیں مسخ ہو جائیں''...... فیڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ ویری گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ چلو آپریشن شروع کرو''...... بلیک کیٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تیار ہو جاؤ اور جیسے ہی میں اشارہ کروں تم نے میزائل فائر کر دینے ہیں''...... فیڈرک نے مڑ کر عقب میں بیٹھے ہوئے دو آدمیوں سے کہا۔

''یس سر۔ ہم ریڈی ہیں''...... ان دونوں نے کہا۔ وہ دونوں مخصوص ساخت کی ایک ایک میزائل گن لے کر سائیڈ کی کھڑکیوں پر جمے ہوئے تھے۔ پھر فیڈرک نے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھا دیا۔

''ہوشیار''...... فیڈرک نے کچھ آگے جانے کے بعد کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو تیزی سے غوطہ دیا۔ نیچے کھیتوں کے درمیان ایک کافی وسیع احاطہ نظر آ رہا تھا جس کی چار دیواری تو کچی تھی لیکن اس کے اندر کی عمارت پختہ بنی ہوئی تھی۔

یہ سردار امیر قاسم کی حویلی تھی۔ پھر ہیلی کاپٹر غوطہ کھاتے ہوئے جیسے ہی اس حویلی کے اوپر سے گزرا۔ ان کے عقب میں ہلکے ہلکے دھماکے ہونے شروع ہو گئے اور سیاہ رنگ کے بڑے بڑے میزائل

ایک دوسرے کے پیچھے ہیلی کاپٹر کی دونوں سائیڈوں سے نکل کر بجلی کی رفتار سے اس حویلی کی طرف بڑھے اور پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر نے حویلی کو کراس کیا نتیجے انتہائی خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

فیڈرک نے ایک لمبا ٹرن لیا اور ایک بار پھر اس حویلی کی طرف بڑھنے لگا۔ جس سے گرد و غبار کا ایک طوفان سا آسمان کی طرف اٹھ رہا تھا اور ایک بار پھر حویلی پر میزائلوں کی بارش شروع ہوگئی۔ فیڈرک نے بار بار چکر کاٹے اور جب تک حویلی کی اینٹ سے اینٹ نہ بج گئی اس وقت تک اس پر میزائلوں کی بارش ہوتی رہی۔

''بس کرو۔ اب مزید میزائل فائر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ساری حویلی تباہ ہو چکی ہے۔ اب ہیلی کاپٹر نیچے اتار دو''...... بلیک کیٹ نے کہا اور فیڈرک نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو تباہ ہوتی ہوئی حویلی سے کچھ دور کھیتوں میں اتار دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب ایک ایک کر کے ہیلی کاپٹر سے نیچے آگئے۔ ان کے نیچے آتے ہی ادھر ادھر چھپے ہوئے تقریباً دس آدمی نمودار ہوئے اور تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگے۔ حویلی واقعی مکمل طور پر تباہ ہو چکی تھی۔ اس کا نام و نشان مٹ گیا تھا۔ ابھی گرد و غبار اسی طرح فضا میں اڑ رہا تھا۔

''مادام۔ حویلی مکمل طور پر تباہ ہوگئی ہے اور کسی کو بھی باہر آنے

کا موقع نہیں ملا''...... آنے والوں میں سے ایک نے قریب آ کر سلام کرتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ ہم بھی یہی چاہتے تھے''...... فیڈرک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... فیڈرک کے ساتھ کھڑی ہوئی بلیک کیٹ نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''مارٹی مادام''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''تو سنو مارٹی۔ اپنے تمام آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ سب اس حویلی کے ملبہ سے لاشیں باہر نکالیں اور چونکہ تم نے ایکس فائیو پر انہیں میک اپ کرتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے ان کی لاشیں خود ہی الگ کر لینا''...... بلیک کیٹ نے مارٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس مادام''...... مارٹی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے اپنے آدمیوں کی طرف بڑھ گیا۔

''مجھے خیال نہیں رہا۔ ہمیں میک اپ واشر ساتھ لے کر آنا چاہئے تھا تاکہ ان کے میک اپ صاف کئے جا سکیں''...... بلیک کیٹ نے فیڈرک سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہیلی کاپٹر میں موجود ہے مادام''...... فیڈرک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ گڈ۔ تم تو واقعی انتہائی ذہین آدمی ہو۔ ویری گڈ۔ تمہاری صلاحیتوں نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے''...... بلیک کیٹ نے

مسرت بھرے لہجے میں کہا تو فیڈرک کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''تھینک یو مادام۔ دراصل ہماری شروع سے ہی ایسی ٹریننگ کی گئی ہے کہ ہمیں ہر طرح کا خیال رکھنا آ گیا ہے''...... فیڈرک نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک کیٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کے طویل انتظار کے بعد مارٹی ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔

''مادام۔ عمران اور اس کے چار ساتھیوں کی لاشیں الگ کر لی گئی ہیں۔ یہ سب لاشیں ایک ہی جگہ سے دستیاب ہوئی ہیں۔ کٹی پھٹی لاشیں ہیں لیکن بہرحال چہرے کسی حد تک پہچانے جا سکتے ہیں''...... مارٹی نے قریب آ کر کہا۔

''اوہ۔ کہاں ہیں یہ لوگ۔ دکھاؤ مجھے جنہوں نے مافوق الفطرت حیثیت اختیار کر لی تھی''...... بلیک کیٹ نے کہا۔

''یس مادام''...... مارٹی نے کہا۔

''فیڈرک۔ ہیلی کاپٹر سے میک اپ واشر نکال لو۔ پہلے تصدیق ہو جائے کہ یہ واقعی وہی لوگ ہیں''...... بلیک کیٹ نے کہا۔

''یس مادام''...... فیڈرک نے کہا اور بلیک کیٹ مارٹی کے ساتھ چلتی ہوئی تباہ شدہ حویلی کے ملبے کی طرف بڑھ گئی۔ وہاں ایک طرف واقعی آٹھ کٹی پھٹی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور پھر فیڈرک نے ان لاشوں کے چہروں پر سے پہلے مٹی اور خون وغیرہ اپنے

آدمیوں سے صاف کرایا اور پھر بیٹری سے چلنے والے میک اپ واشر کی مدد سے اس نے ایک ایک کر کے ان سب کے چہروں سے میک اپ صاف کر دیا۔

''یہ۔ یہ مادام۔ وہ عمران ہے۔ دنیا کا خطرناک ترین آدمی۔ یہی ہے میں اسے پہچانتا ہوں''...... فیڈرک نے ایک لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں واقعی۔ میں نے بھی اس کی تصویریں دیکھی ہوئی ہیں۔ ویسے سب کے چہروں سے میک اپ صاف ہو گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ سب ختم ہو گئے ہیں۔ وری گڈ۔ آخر کار اس کارنامے کا کریڈٹ کیٹ ایجنسی کے حصے میں ہی آیا۔ ریئلی وری گڈ''...... بلیک کیٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور فیڈرک اور مارٹی نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے ان کے چہروں پر بھی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

''ان لاشوں کو اٹھا کر لے آؤ۔ ہم انہیں ہیلی کاپٹر میں ساتھ لے جائیں گے''...... بلیک کیٹ نے کہا اور مڑ کر تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئی۔ وہ یوں چل رہی تھی جیسے چلنے کی بجائے ہوا میں اڑ رہی ہو۔ فیڈرک بھی اس کے پیچھے تھا۔ بلیک کیٹ اچھل کر ہیلی کاپٹر پر سوار ہوئی اور پھر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ چیف آف کیٹ ایجنسی بلیک کیٹ کالنگ۔ اوور''...... بلیک کیٹ بار بار کال دے رہا تھی۔

''یس مادام۔ پی ایم سپیشل سٹاف اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''میں بلیک کیٹ بول رہا ہوں۔ پرائم منسٹر صاحب کے لئے ایک عظیم خوشخبری ہے میرے پاس۔ فوراً رابطہ کراؤ۔ فوراً۔ اوور''۔ بلیک کیٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

''سپیشل لنک کوڈ دوہرائیں مادام۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''سپیشل لنک کوڈ۔ آپریشن بی کے۔ اوور''...... بلیک کیٹ نے کہا۔

''یس مادام۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔ پی ایم اٹنڈنگ۔ اوور''...... بولنے والے کا لہجہ بے حد باوقار تھا۔ یہ اسرائیل کے وزیراعظم خود تھے۔

''بلیک کیٹ بول رہی ہوں جناب۔ اوور''...... بلیک کیٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس۔ کیا بات ہے مس جینڈ؟۔ کیوں سپیشل کال دی ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے وزیراعظم نے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا۔

''سر۔ اسرائیل کے لئے ایک عظیم خوشخبری ہے میرے پاس عمران اور اس کے سات ساتھیوں کو کیٹ ایجنسی نے ہلاک کر دیا ہے۔ ان کی لاشیں اس وقت میرے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ میں ڈاماری کے قریب ایک گاؤں سے بول رہی ہوں۔ اوور''...... بلیک کیٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہی ہو بلیک کیٹ۔ کیا واقعی ایسا ہے۔ کیا واقعی وہ مافوق الفطرت انسان علی عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ اوور''...... پرائم منسٹر کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ یقین نہ آنے والی کیفیت واضح طور پر موجود تھی۔

''میں درست کہہ رہی ہوں جناب۔ پوری ذمہ داری کے ساتھ۔ میں نے مکمل چیکنگ کر لی ہے جناب۔ اوور''...... بلیک کیٹ نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو اتنی بڑی بات ہے کہ حقیقتاً مجھے باوجود اس بات کے کہ آپ انتہائی ذمہ دار خاتون ہیں۔ یقین نہیں آ رہا۔ بہرحال ان کی لاشیں کہاں ہیں۔ اوور''...... وزیراعظم کے لہجے میں بوکھلاہٹ کا عنصر نمایاں تھے۔

''میرے سامنے پڑی ہوئی ہیں جناب اور میں نے میک اپ واشر سے ان کے میک اپ صاف کرائے ہیں۔ اس لئے میں سو فیصد درست بات کر رہی ہوں۔ اوور''...... بلیک کیٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ویل ڈن بلیک کیٹ۔ آپ مجھے ساری تفصیل بتائیں۔ اوور"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد وزیراعظم نے کہا۔ وہ شاید اس بہت بڑی خبر کو سننے کے بعد اپنے آپ کو سنبھالنے کے لئے خاموش ہو گئے تھے کیونکہ پہلے کی نسبت اس بار اس کا لہجہ خاصا سنبھلا ہوا تھا اور جواب میں بلیک کیٹ نے انہیں پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس تفصیل سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ آپ واقعی اسرائیل کی تاریخ کا سب سے بڑا کارنامہ سرانجام دینے میں کامیاب ہو گئی ہیں اور اگر واقعی ایسا ہوا ہے تو بلیک کیٹ یقین کریں آپ کو اسرائیل کا بہادری کا سب سے بڑا اعزاز دیا جائے گا۔ اوور"...... وزیراعظم نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا تو بلیک کیٹ کے چہرے پر مسرت کا آبشار سا بہنے لگا اس کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ وزیر اعظم کی نظروں میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی اہمیت اس قدر ہے۔

"آپ کی مہربانی ہے سر۔ اوور"...... بلیک کیٹ نے مسرت کی شدت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بلیک کیٹ۔ آپ لاشیں لے کر اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں۔ ایک بار پھر ان کی لاشیں چیک کریں اور تصدیق کریں کہ وہ واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہی لاشیں ہیں۔ میرے علم میں آیا ہے کہ وہ حیرت انگیز طور پر مرنے کے بعد بھی زندہ ہو جانے کا فن

جانتے ہیں۔ آپ ان کی مکمل چیکنگ کرائیں۔ فائنل ہو گیا تو میں خود آپ کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤں گا۔ اوور"...... وزیراعظم نے کہا۔

"کون سے ہیڈکوارٹر جناب۔ یہاں ساگان میں یا تل ابیب میں۔ اوور"...... بلیک کیٹ نے پوچھا۔

"آپ کے ساگان ہیڈ کوارٹر کی بات کر رہا ہوں۔ جب تک ان کی موت کی حتمی طور پر تصدیق نہ ہو جائے اس وقت تک آپ میں سے کسی کا بھی ساگان چھوڑنا غلط ہو گا۔ اوور"...... وزیراعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ جیسا آپ کا حکم۔ اوور"...... بلیک کیٹ کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... وزیراعظم نے کہا اور بلیک کیٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ فیڈرک، مارٹی اور ان کے ساتھی ہیلی کاپٹر سے باہر کھڑے تھے۔

"فیڈرک۔ لاشیں ہیلی کاپٹر میں رکھواؤ۔ جلدی کرو۔ ہمیں واپس اپنے ہیڈ کوارٹر جانا ہے اور مارٹی اور اس کے سیکشن کو واپس بھجوا دو۔ جلدی کرو"...... بلیک کیٹ نے ہیلی کاپٹر کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے تیز لہجے میں فیڈرک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"...... فیڈرک نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کی کٹی پھٹی لاشیں ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں رکھ دی گئیں۔ فیڈرک نے دوبارہ پائلٹ سیٹ سنبھال لی اور اس کے دو

ساتھی عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے اور پھر فیڈرک نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کیا اور اس کا رخ اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف موڑ دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی تیز پرواز کے بعد وہ واپس اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے۔ بلیک کیٹ ہیلی کاپٹر سے اتر کر اس طرح اپنے دفتر کی طرف بڑھی جیسے کوئی بہت بڑا فاتح کسی سلطنت کو فتح کرنے کے بعد واپس اپنے ملک آتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بڑے کمرے میں لا کر رکھ دی گئیں۔

''مبارک ہو مادام۔ آپ کو اسرائیلی ٹاپ پرائز ملنا ہم سب کا اعزاز ہے''...... فیڈرک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ فیڈرک۔ اور سنو ٹاپ پرائز تو مجھے بعد میں ملے گا لیکن تم آج سے بلکہ اسی وقت سے کیٹ ایجنسی کے نمبر ٹو ہو گئے ہو۔ میری طرف سے مبارکباد قبول کرو''...... بلیک کیٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی فیڈرک کے کاندھے پر تھپکی دی۔

''تھینک یو مادام''...... فیڈرک نے بھی مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا اور باقاعدہ فوجی انداز میں سلیوٹ کر دیا۔

''تم اس کے حقدار بھی ہو فیڈرک۔ اور سنو ایک بار پھر میک اپ واشر لاؤ اور عمران کی لاش کو چیک کرو۔ ہوسکتا ہے اس نے ڈبل میک اپ کیا ہو۔ چھری سے اس کے چہرے کی کھال بھی چھیلو۔ چیک کرو اور پھر حتمی طور پر مجھے بتاؤ کہ یہ عمران ہی ہے یا اس نے پھر ہمیں ڈاج دیا ہے''...... بلیک کیٹ نے کہا اور فیڈرک

نے اثبات میں سر ہلایا اور ہال سے باہر نکل گیا۔

''اب میں کرنل ڈیوڈ کو بتاؤں گی کہ بلیک کیٹ کیا ہے۔ جو کام وہ اتنے سالوں سے نہیں کر سکے وہ میں نے پہلے ہی وار میں کر دیا ہے''...... بلیک کیٹ نے ہال میں ٹہلتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ وہ بار بار کمرے کے فرش پر پڑی ہوئی عمران اور اس کے ساتھیوں کی کٹی پھٹی لاشوں کو اس طرح دیکھ رہی تھی۔ جیسے کوئی شکاری فخریہ انداز میں اپنے کیئے گئے شکار کو دیکھتا ہے۔ اس کے چہرے پر فخر اور فتح مندی کے تاثرات نمایاں تھے۔

تنویر، ابو داؤد کی مدد سے چوہان اور خاور کے ساتھ کاساٹ
پہاڑی علاقے کے قریب پہنچ گیا تھا۔ انہوں نے مسلسل سفر کیا تھا
اور پھر وہ ایک جگہ رک گئے تھے۔ سامنے ایک بڑی پہاڑی تھی جس
کی دوسری جانب ایک بڑا جنگل موجود تھا۔

تنویر اور اس کے ساتھی اس پہاڑی کے قریب موجود تھے۔ تنویر
ایک بڑی چٹان کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں پر جدید
ساخت کی دور بین لگی ہوئی تھی اور وہ دوربین سے دوسری طرف
پھیلے ہوئے جنگل کا بغور جائزہ لینے میں مصروف تھا۔

اس کے جسم پر اسرائیلی فوج کی یونیفارم تھی اور کاندھوں پر لگے
ہوئے سٹار کے مطابق وہ میجر تھا۔ اس کی نظریں ایک خالی جگہ پر
لگی ہوئی تھیں جہاں لکڑیاں چن کر باقاعدہ ایک بڑا سا ہٹ بنایا گیا
تھا اور اس ہٹ کے سامنے دو مسلح فوجی ہاتھوں میں مشین گنیں
اٹھائے بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ اس ہٹ سے لے کر

پہاڑی کے دامن تک جگہ جگہ فوجیوں کی نقل و حرکت مسلسل نظر
آ رہی تھیں۔ یہ ہٹ پہاڑی کی چوٹی کے قریب تھا اور اس ہٹ کو
کراس کئے بغیر وہ پہاڑی کی دوسری طرف پہاڑی علاقے کے
جنگل تک نہ پہنچ سکتے تھے جہاں میزائل فیکٹری اور لیبارٹری بنائی گئی
تھی جن کی تباہی ان کا مشن تھا۔

ابو داؤد نے تنویر کو بتایا تھا کہ پہاڑی علاقے کے گرد باقاعدہ
ائیر چیک پوسٹس بھی قائم ہیں۔ یہ ائیر چیک پوسٹس یہاں سے نظر
نہ آ رہی تھیں۔ لیکن تنویر جانتا تھا کہ اگر کسی طرح وہ اس ہٹ سے
بچ کر نکل جائیں تو پھر شاید ائیر چیک پوسٹ والے انہیں چیک نہ
کریں اور اگر وہاں کوئی ہنگامہ ہوتا ہے تو لازماً اردگرد پھیلے ہوئے
فوجی چونک پڑیں گے اور نتیجہ یہ کہ وہ واقعی چاروں طرف سے اس
طرح گھیر لئے جائیں گے کہ ان کے لئے بچ نکلنا ناممکن ہو جائے
گا۔ ابو داؤد ایک خفیہ راستے سے انہیں یہاں تک تو لے آیا تھا لیکن
یہاں سے آگے جانے کی کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی
اور اس کے نقطہ نظر سے اگر وہ خود ہلاک ہو جاتا ہے تو اسے اس کی
اتنی زیادہ پرواہ نہ تھی لیکن خاور اور چوہان کی ہلاکت وہ برداشت نہ
کر سکتا تھا۔ اس لئے وہ مسلسل کوئی ایسی ترکیب سوچ رہا تھا جس
سے ان کا مشن بھی کامیاب رہے اور وہ بھی بچ جائیں۔ باقی ساتھی
ابھی اس خفیہ راستے کے اندر موجود تھے۔ تنویر انہیں وہاں چھوڑ کر
حالات کا جائزہ لینے جھاڑیوں میں چھپتا ہوا یہاں تک اکیلا پہنچا

تھا۔ لیکن یہاں سے جو کچھ اس نے دیکھا تھا وہ اس کے نقطہ نظر سے انتہائی مایوس حالات تھے لیکن اس کے باوجود اس کے ذہن میں مایوسی کا کوئی تاثر نہ ابھرا تھا۔

وہ سیکرٹ سروس کا ممبر تھا اور ڈیشنگ ایجنٹ تھا اور چیف نے اسے سب سے پہلا سبق بھی یہی دیا تھا کہ کسی قسم کے بھی حالات ہوں۔ مایوس ہونا موت کے مترادف ہے۔ عمران نے بھی اس سے کہا تھا کہ جب تمام راستے بظاہر بند نظر آئیں تب بھی کوئی نہ کوئی ایک راستہ ایسا ضرور ہوتا ہے کہ جو کامیابی کی طرف جاتا ہے اور اگر انسان مایوس ہو جائے تو پھر یہ راستہ کبھی دریافت نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ تھی کہ انتہائی مایوس کن حالات کے باوجود تنویر مسلسل کوئی راستہ سوچ رہا تھا جس سے وہ اپنے ساتھیوں سمیت بحفاظت جنگل تک پہنچ سکے لیکن بظاہر اسے کوئی ایسا حل نظر نہ آ رہا تھا۔

کچھ دیر تک ذہن پر زور دینے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوربین آنکھوں سے ہٹائی اور پھر واپس مڑ کر اسی طرح جھاڑیوں میں رینگتا ہوا واپس اس جگہ کی طرف بڑھنے لگا جدھر اس کے ساتھی موجود تھے۔

''کیا ہوا تنویر۔ کیسے حالات ہیں''...... چوہان نے پوچھا۔

''بظاہر تو حالات انتہائی مایوس کن ہیں۔ وہاں ہر طرف مسلح افراد پھیلے ہوئے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''اوہ۔ پھر کیا کرنا ہے''...... خاور نے کہا۔

''میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے۔ اگر ہم آگے بڑھیں تو زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ ہمیں پہلے وہ اس چیکنگ سپاٹ پر لے جائیں گے اس سے پہلے تو کچھ نہیں کریں گے۔ وہاں پہنچ کر اگر ہم اس چیکنگ سپاٹ پر قبضہ کر لیں تو پھر ہم آسانی سے آگے بڑھ سکتے ہیں وہاں موجود آدمیوں کے میک اپ میں''...... تنویر نے کہا۔

''لیکن ہمارے پاس وہ کمپیوٹر کارڈ تو ہیں ہی نہیں اور ایسے لوگوں کو جن کے پاس یہ کارڈ نہ ہوں انہیں تو وہ دیکھتے ہی گولی مار دیں گے''...... ابو داؤد نے کہا۔

''تو ان حالات میں تم کوئی مشورہ دو''...... تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں ایک ترکیب کام کر سکتی ہے''...... ابو داؤد نے کہا تو تنویر کے ساتھ ساتھ خاور اور چوہان بھی چونک پڑے۔

''کیا''...... تنویر نے کہا۔

''ہم ایک ایک آدمی کو اغوا کر کے یہاں لے آئیں پھر ان کے میک اپ کر لیں اور ان کے کارڈ اپنے پاس رکھ لیں۔ اس طرح ہم اس چیکنگ سپاٹ تک آسانی سے پہنچ جائیں گے''...... ابو داؤد نے کہا۔

''اوہ۔ نہیں۔ یہاں کوئی اکیلا نہیں ہے۔ چار چار پانچ پانچ کے گروہ اکھٹے نقل و حرکت کر رہے ہیں۔ اس لئے ایک آدمی کے اغوا

سے صورتحال بدل سکتی ہے۔ تم سب چلو۔ اپنے سائیلنسر لگے ریوالور تیار رکھنا۔ میں صورتحال دیکھ کر کوئی نہ کوئی راستہ بنا لوں گا۔ ہمیں بہرحال آگے بڑھنا ہے۔ یہاں بیٹھے سوچتے رہنے سے تو مسئلہ حل نہیں ہوسکتا''...... چوہان نے سر جھٹک کر کہا۔

''یہی ٹھیک ہے۔ ایکشن کرنے سے خود بخود راستے بن جاتے ہیں''...... تنویر نے کہا اور خاور نے بھی تائید میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ انہیں معلوم تھا کہ بظاہر صریحاً موت کے دہانے میں قدم رکھ رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے چہروں پر کسی قسم کی مایوسی کے تاثرات نہ تھے۔ وہ پہلے کی طرح مطمئن اور پرسکون تھے البتہ ابو داؤد کے چہرے کے عضلات کچھ کھنچے ہوئے تھے جیسے وہ ذہنی طور پر کھنچاؤ کا شکار ہو رہا ہو لیکن بہرحال اس کے چہرے پر کسی قسم کے خوف کا کوئی تاثر موجود نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تیار ہو کر اس غار نما راستے کے دہانے سے باہر نکلے اور اس طرح اطمینان سے آگے بڑھنے لگے جیسے ان کا تعلق بھی یہاں بکھری ہوئی فوج سے ہی ہو لیکن تھوڑی دور آگے بڑھنے کے بعد وہ جیسے ہی ایک چٹان کی اوٹ سے نکلے۔ اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہالٹ۔ جہاں ہو وہیں رک جاؤ ورنہ گولیاں مار دی جائیں گی''...... بولنے والے کا لہجہ بے حد کرخت تھا اور تنویر اور اس کے ساتھی ٹھٹھک کر رک گئے۔ چند لمحوں بعد چھ مسلح فوجیوں کا ایک

گروپ ادھر ادھر بکھری ہوئی چٹانوں کی اوٹ سے نکل کر تیزی سے ان کی طرف بڑھ آیا۔

''اپنی شناخت کراؤ فوراً۔ کون ہو تم''...... ایک لمبے قد اور دبلے بدن کے فوجی نے جس کے کاندھے پر بھی کیپٹن کے سٹار موجود تھے ان کے قریب آتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ وہ بڑے غور سے ان چاروں کو دیکھ رہا تھا۔

''کیا تم اندھے ہو کیپٹن۔ تمہیں نظر نہیں آ رہا کہ ہم کون ہیں''...... تنویر نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ۔ میں اس وقت ڈیوٹی پر ہوں۔ تمہارے چہرے میرے لئے اجنبی ہیں۔ اس لئے شناخت کراؤ۔ ورنہ میں فائر کھول دینے کا حکم دے دوں گا''...... اس کیپٹن نے بھی انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ بولو۔ کیسی شناخت چاہتے ہو تم''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ یہاں کس قسم کی شناخت طلب کی جاتی ہے''...... اس کیپٹن نے چونک کر کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

''سنو کیپٹن۔ کیا نام ہے تمہارا''...... تنویر نے کہا۔

''کیپٹن کامرون''...... اس کیپٹن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے اپنا نام بتایا۔

''تو کیپٹن کامرون کیا تمہیں ٹاپ فورس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا۔ جو تم ہم سے وہ کمپیوٹر کارڈ شناخت کے لئے طلب کر رہے ہو تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ٹاپ فورس کو سپیشل کوڈ شناخت کے لئے دیئے گئے ہیں اور وہ یہی کوڈ ہیں جو میں نے دوہرائے ہیں''...... تنویر نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کون سے کوڈ''...... کیپٹن کامرون نے کچھ نہ سمجھنے والے لہجے میں کہا۔

''یہی کہ کیا شناخت چاہتے ہو''...... تنویر نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے پاس کوئی شناخت نہیں ہے۔ اوکے''...... کیپٹن کامرون نے ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے ہاتھ میں موجود مشین گن کو ان کی طرف سیدھا کر لیا۔

''احمق مت بنو کیپٹن کامرون۔ اگر تمہیں معلوم نہیں ہے تو اپنے کرنل انچارج سے معلوم کر لو''...... تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے لیکن تم کوئی غلط حرکت نہ کرنا۔ ورنہ میرے ساتھی فوراً فائر کھول دیں گے''...... کیپٹن کامرون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور جیب میں ہاتھ ڈالا۔ وہ شاید ٹرانسمیٹر نکالنا چاہتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی تنویر نے اپنے ساتھ کھڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کو معنی خیز نظروں سے دیکھا اور دوسرے لمحے جس طرح روبوٹ حرکت میں آتے ہیں

اس طرح تنویر، خاور اور چوہان کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیبوں سے باہر آئے اور پھر سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا۔ کیپٹن کامرون اور اس کے ساتھی پہلے ہی تیز حملے میں زمین بوس ہو چکے تھے۔ تنویر اور اس کے ساتھیوں نے اس وقت تک ٹریگر سے انگلیاں نہ ہٹائیں جب تک کہ وہ سب کے سب ختم نہ ہو گئے تھے۔

''گڈ شو۔ اب ان سب کو اٹھا کر واپس اس دہانے میں لے چلو۔ ہم نے اب وہاں ان کا میک اپ کرنا ہے۔ جلدی کرو ورنہ ان کے اور ساتھی یہاں آ جائیں گے''...... تنویر نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے وہ سب تیزی سے ان کی لاشوں کی طرف جھپٹ پڑے خاور نے دو آدمیوں کو اٹھا کر کاندھے پر لادا جبکہ باقی سب نے ایک ایک کو اٹھایا اور پھر وہ سب ممکنہ تیز رفتاری سے دوڑتے ہوئے واپس اس طرف کو بڑھ گئے۔ گو ان کے جسم زخموں کی وجہ سے خون آلودہ تھے اور ان کی وجہ سے تنویر اور اس کے ساتھیوں کی یونیفارم بھی خون آلود ہو گئی تھیں لیکن تنویر کو اس کی فکر نہ تھی کیونکہ یونیفارم اس رنگ کی تھی کہ خون کے دھبے سوکھنے کے بعد تقریباً اسی رنگ کے ہو جاتے تھے۔ اسی لئے اس بارے میں اسے کوئی فکر نہ تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اس غار نما راستے کے بند حصے میں پہنچ گئے۔

''صرف میں کیپٹن کامرون کا میک اپ کروں گا تم صرف ان

سپاہیوں کی جیبوں سے کارڈ نکال لو۔ تمہیں میک اپ کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہاں تمہارے سائز کا ایک بھی آدمی موجود نہ ہو گا''...... تنویر نے خاور اور چوہان سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں مسکرا دیئے۔

''میرے لئے کیا حکم ہے۔ کیا میں بھی میک اپ کر لوں''۔ ابو داؤد نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی''...... تنویر نے کہا اور خاور نے اپنی یونیفارم کے اندر بیلٹ سے بندھے ہوئے ایک تھیلے سے ایک چپٹا سا میک اپ باکس نکال کر تنویر کی طرف بڑھا دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد تنویر، کیپٹن کامرون بن چکا تھا۔ تنویر نے کیپٹن کامرون کی جیبوں کی تلاشی لی تو اس کی جیب سے اسے ایک فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر مل گیا۔ اس کے علاوہ صرف اس کا شناختی کارڈ تھا اور کچھ نہ تھا۔ تنویر نے دونوں چیزیں اپنی جیب میں ڈال لیں۔

''ان سب کے چہروں کو پتھروں سے مسخ کر دو تاکہ یہ پہچانے نہ جا سکیں''...... تنویر نے کہا اور چوہان اور خاور دونوں حرکت میں آ گئے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بار پھر اس جگہ سے نکلے اور دوبارہ آگے بڑھتے چلے گئے۔

''ہیلو کیپٹن کامرون۔ یہ تمہارے ساتھ کون ہیں۔ یہ تو اجنبی لوگ ہیں''...... اچانک ایک درخت کی آڑ سے ایک اور کیپٹن نے

باہر آتے ہوئے سب سے آگے چلنے والے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ان کا تعلق ٹاپ فورس سے ہے۔ اس لئے میں فائنل چیکنگ کے لئے جا رہا ہوں انہیں''...... تنویر نے کامرون کا لہجہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ کیا مطلب۔ یہ تمہاری آواز کو کیا ہوا۔ کچھ بھاری بھاری سی لگ رہی ہے''...... اس کیپٹن نے چونک کر کہا۔

''شاید فلو ہو گیا ہے اور کچھ نہیں۔ لیکن تم جانتے ہو کہ ڈیوٹی از ڈیوٹی''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور آگے بڑھ گیا۔ وہ کیپٹن چند لمحے کھڑا رہا۔ پھر کاندھے اچکاتا ہوا واپس اسی درخت کی طرف بڑھ گیا جس کے عقب سے وہ اچانک برآمد ہوا تھا۔ وہ مسلسل اور چڑھتے چلے گئے۔ راستے میں انہیں اور کہیں کچھ نہ کہا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ چاروں صحیح سلامت اس ہٹ تک پہنچ گئے جہاں چیکنگ مشین نصب تھیں۔ جیسے ہی وہ اس ہٹ کے سامنے پہنچے۔ ہٹ کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان کیپٹن باہر آ گیا۔

''اوہ کیپٹن کامرون تم۔ یہ تمہارے ساتھ کون لوگ ہیں''۔ اس کیپٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹاپ فورس۔ سپیشل چیکنگ کرنے لایا ہوں انہیں''...... تنویر نے اس بار لہجے کو حتی الوسع کامرون کے لہجے کی طرح بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اندر چلے جاؤ۔ سارجنٹ ٹام اندر موجود ہے وہ سپیشل چیکنگ کرے گا"...... اس کیپٹن نے کہا اور آگے بڑھ گیا تنویر سر ہلاتا ہوا دوبارہ ہٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

"جب تک میں اشارہ نہ کروں تم لوگوں نے حرکت میں نہیں آنا"...... تنویر نے سرگوشی کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ہٹ کے دروازے پر کھڑے ہوئے دونوں فوجیوں نے انہیں روکنے کی بجائے باقاعدہ فوجی انداز میں سلیوٹ کیا اور ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ تنویر ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے آگے بڑھ کر ہٹ میں داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا ہٹ تھا جس میں دیواروں کے ساتھ دو مشینیں نصب تھیں۔ ایک بڑا سا کمپیوٹر تھا جبکہ دوسرا جدید ترین میک اپ واشر۔ لیکن اس وقت اندر کوئی آدمی بھی نہ تھا۔ ٹائیگر کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر آ گئے تھے۔

"یہاں تو کوئی آدمی نہیں ہے۔ وہ سارجنٹ کہاں گیا"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ اچانک کھلے دروازے سے کوئی بم اندر پھینکا گیا اور ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے۔ تنویر کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے انتہائی تیزی سے گھومتے ہوئے لٹو پر بٹھا دیا ہو۔ یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے لئے ہوا۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر تاریکی چھا گئی اور پھر جس طرح

گھپ اندھیرے میں روشنی کی کرن چمکتی ہے اس طرح اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی میں بھی روشنی کی ایک کرن چمکی اور پھر یہ روشنی تیزی سے پھیلتی چلی گئی جب اس کا شعور جاگا تو ایک لمحے کے لئے تو بے ہوش ہونے سے پہلے کا سین اس کی نظروں کے سامنے کسی فلم کے منظر کی طرح ابھرا اور اس کے ساتھ ہی تنویر نے ادھر ادھر چونک کر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ وہ مضبوط زنجیروں کی مدد سے ایک پتھریلی دیوار کے ساتھ جکڑا ہوا کھڑا تھا۔ یہ ایک کمرہ تھا اور اس کی ساخت بتا رہی تھی کہ اسے باقاعدہ انسانی ہاتھوں سے تعمیر کیا گیا ہے۔

"اوہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے"...... اسی لمحے خاور کی آواز سنائی دی اور تنویر کے چہرے پر ایک ہلکا سا تبسم پھیل گیا۔

"وہی جو ایسی سچویشن میں ہوا کرتا ہے"...... تنویر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ خاور اس کے ساتھ ہی زنجیروں میں جکڑا کھڑا تھا اور اس کے ساتھ ہی تنویر ایک بار پھر اچھل پڑا۔ اسے اب خیال آیا تھا کہ خاور اپنی اصل شکل میں تھا۔ پہلے اس نے خیال نہ کیا تھا اور نہ صرف خاور بلکہ چوہان کا میک اپ بھی صاف ہو چکا تھا۔

"ہمارے میک اپ صاف ہو چکے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ میں اپنی اصل شکل میں ہوں"...... تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... خاور نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ کمرے کا فولادی بند دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبا تڑنگا فوجی جس کے کاندھے پر کرنل کے سٹار تھے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک اور فوجی تھا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

"تو تمہیں ہوش آ گیا پاکیشیائی ایجنٹو۔ اب تم بتاؤ گے کہ تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے"...... کرنل نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ کیا مطلب۔ کون ہے پاکیشیائی ایجنٹ"۔ تنویر نے لہجے میں حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ میرا نام کرنل سٹانگر ہے اور میں یہاں کا انچارج ہوں۔ تمہارے میک اپ صاف کر دیئے گئے ہیں۔ تمہارے پاکیشیائی چہرے ہمارے سامنے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے اس علی عمران سے ہے جو کیٹ ایجنسی کے ہاتھوں ختم ہو چکا ہے۔ لیکن تم یہاں کیوں اور کیسے آئے ہو اس کے بارے میں ہمیں سچ سچ بتا دو اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے۔ اس طرح تم ٹوٹ پھوٹ سے بھی بچ جاؤ گے۔ اس کے بعد تمہیں تل ابیب شفٹ کر دیا جائے گا"...... کرنل سٹانگر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہم اس وقت کہاں ہیں۔ کیا پہاڑی علاقے کے جنگل میں ہیں"...... تنویر نے عمران کی ہلاکت کا سننے کے باوجود مطمئن لہجے

میں کہا۔

"اوہ تو تمہیں جنگل کے بارے میں بھی علم ہے۔ اوہ پھر تو تم خطرناک آدمی ہو"...... کرنل سٹانگر نے چونک کر کہا۔

"کرنل سٹانگر۔ جنگل کے بارے میں تو اسرائیل کا ہر رہنے والا جانتا ہے۔ یہ کون سی ایسی بات ہے جس پر تم اس طرح حیرت کا اظہار کر رہے ہو"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تمہارا اس کے بارے میں جاننے کا مطلب دوسرا ہے۔ بہرحال تم جنگل میں نہیں ہو۔ ہمارے ایک اور خفیہ اڈے میں ہو"...... کرنل سٹانگر نے کہا۔

"تم نے ابھی کیا بکواس کی ہے کرنل کہ تم نے عمران صاحب کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب اگر تم نے دوبارہ یہ الفاظ کہے تو تمہاری روح بھی صدیوں تک ویرانوں میں چیختی پھرے گی"...... اچانک خاور نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔ بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ ورنہ ابھی گولی سے اڑا دوں گا"...... کرنل سٹانگر نے اچھل کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم چوہے۔ پدی کی اولاد۔ تم ہمیں دھمکیاں دے رہے ہو ہمیں"...... یکلخت چوہان نے چیختے ہوئے کہا۔

"گولیاں مار دو۔ انہیں گولیاں مار دو"...... کرنل سٹانگر نے غصے کی شدت سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے پیچھے کھڑے مسلح فوجی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا رخ ساتھ

ساتھ کھڑے خاور اور چوہان کی طرف کر دیا۔

"رکو۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ"...... یکلخت تنویر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو ایک جھٹکے سے حرکت دی تو اس کے پیر کے سامنے پڑا ہوا ایک چھوٹا سا پتھر اس کے بوٹ کی ٹھوکر کھا کر سامنے کھڑے ہوئے کرنل سٹانگر سے کسی گولی کی طرح ٹکرایا اور کرنل سٹانگر چیخ مار کر دوہرا ہو گیا۔ اس کے اس چیخ مارنے کی وجہ سے فوجی بوکھلا کر اس کی طرف مڑا اور اس کے ہاتھوں سے مشین گن نیچے گر گئی تھی۔

"کیا ہوا۔ کرنل صاحب کیا ہوا آپ کو"...... اس فوجی نے جلدی سے آگے کی طرف دوہرے ہوتے ہوئے کرنل کو سنبھالتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے ایک زوردار کڑاکے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کرنل سٹانگر اور اس کے ساتھی فوجی کے حلق سے چیخیں نکلیں اور وہ دونوں زمین پر گر کر مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے۔ اسی لمحے خاور اچھل کر آگے بڑھا اور دوسرے لمحے فرش پر پڑا تڑپتا ہوا کرنل اور اس کا ساتھی ہوا میں اٹھتے چلے گئے۔

خاور نے کسی دیو کی طرح ان دونوں کی گردنیں علیحدہ علیحدہ ہاتھوں میں پکڑی ہوئی تھیں اور پھر ایک جھٹکے کے ساتھ ہی ان دونوں کے حلق سے بھنچی بھنچی سی آوازیں نکلیں اور ان دونوں کے جسم یکلخت ڈھیلے پڑتے چلے گئے۔ خاور نے واقعی حیرت انگیز طاقت کا مظاہرہ کیا تھا۔ انہیں زنجیروں سے اس طرح جکڑا گیا تھا

کہ زمین کے ساتھ دیوار میں نصب مضبوط آہنی کنڈے سے موٹی زنجیر نکل کر ان کے جسموں کے گرد لپیٹ کر ان کے سروں کے اوپر دیوار میں نصب کنڈے میں جا کر ختم ہو جاتی تھی۔

اس طرح ان کے بازو بھی ان کے جسموں کے ساتھ ہی جکڑے ہوئے تھے اور ایسی حالت میں وہ صرف پیروں کو تھوڑی سی حرکت دے سکتے تھے۔ لیکن خاور نے اپنی پوری قوت لگا کر اپنے جسم کو جب آگے کی طرف پوری قوت سے جھٹکا دیا تو اس کے جسم کے گرد جکڑی ہوئی زنجیر خود بخود کھل کر اس کے قدموں میں جا گری تھی۔ یہ عین وہی وقت تھا جب تنویر نے پیر کی مدد سے پتھر اڑا کر کرنل سٹانگر کی پنڈلی پر مارا تھا۔ جیسے ہی زنجیر نیچے گری۔ خاور نے انتہائی عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کا ایک حصہ پکڑا اور زنجیر کو گھما کر اس دونوں پر پوری قوت سے کسی کوڑے کی طرح مار دیا اور یہ اس زنجیر کی زوردار اور خوفناک ضرب تھی جس کی وجہ سے وہ دونوں زمین پر گر کر مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے تھے اور اس دوران خاور نے اپنی پنڈلیوں کے گرد ابھی تک لپٹی ہوئی زنجیر کو کھول کر اپنے آپ کو آزاد کرایا اور پھر ان دونوں کو گردنوں سے پکڑ کر فضا میں اٹھا لیا تھا۔

"ہونہہ۔ حقیر آدمی۔ عمران کی موت کی بات کر رہے تھے۔ نانسنس"...... خاور نے غصیلے لہجے میں ان دونوں کے ساکت جسموں کو نیچے فرش پر پھینکتے ہوئے کہا اور واپس مڑ کر اس نے پہلے

تنویر کے سر کے اوپر موجود کڑے پر موجود بٹن دبا کر کھولا تو کرڑ کرڑ کی آواز کے ساتھ ہی تنویر کے جسم کے گرد بندھی ہوئی زنجیر نیچے اس کے قدموں میں جا گری۔ پھر وہ چوہان اور ابو داؤد کی طرف بڑھا۔ چند لمحوں بعد وہ سب آزاد ہو چکے تھے۔

''جناب خاور صاحب میں آخر کتنی طاقت ہے کہ انہوں نے اس طرح کنڈا اس پتھریلی دیوار سے نکال لیا ہے''...... ابو داؤد نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس احمق نے عمران صاحب کی موت کی بات کر کے مجھے غصہ دلا دیا تھا اور جب مجھے غصہ آ جائے تو یہ کنڈا تو کیا پوری دیوار ہی نیچے آ سکتی تھی''...... خاور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ بے ہوش ہیں یا مر چکے ہیں''...... تنویر نے آگے بڑھ کر اس فوجی کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گری ہوئی مشین گن اٹھاتے ہوئے خاور سے پوچھا۔

''فی الحال تو بے ہوش ہیں''...... خاور نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اب باہر کی صورتحال دیکھ لیں''...... تنویر نے کہا اور مشین گن اٹھائے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے باہر ایک بند گیلری تھی جس کے ایک سائیڈ پر ایک اور دروازہ تھا۔ وہ بھی لوہے کا تھا۔ جب تنویر اس دروازے کے قریب پہنچا تو اسے باتوں کی آواز سنائی دی۔

''چیخوں کی آوازیں تو آئی ہیں۔ پھر خاموشی چھا گئی ہے''...... ایک آدمی نے کہا۔

''کرنل صاحب پوچھ گچھ کر رہے ہوں گے''...... دوسرے نے کہا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ تنویر کے ساتھی بھی اس کے پیچھے موجود تھے۔ تنویر نے دروازہ کھولا اور اچھل کر سامنے موجود کمرے میں پہنچ گیا۔ وہاں چار فوجی فرش پر بچھی ہوئی دری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ چاروں تنویر کو دیکھ کر بوکھلا کر اٹھے ہی تھے کہ تنویر نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے ہی وہ دونوں بری طرح چیختے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحے تڑپ کر ختم ہو گئے۔

اس کمرے کی ایک سائیڈ پر ایک اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور اس کے بعد ایک کھلی سرنگ نما راہداری اوپر کو جا رہی تھی۔ تنویر اس کھلے دروازے سے نکل کر اس سرنگ سے گزرتا ہوا جب اوپر پہنچا تو اس سرنگ کا اختتام ایک قدرتی چوڑی غار میں ہوا جو خالی پڑی تھی۔ یہ دروازہ بھی چٹان سے بنایا گیا تھا جو کسی دروازے کی طرح بند اور کھل سکتا تھا۔

تنویر نے غار کے دہانے پر جا کر باہر جھانکا تو باہر پہاڑی ڈھلوان تھی اور ہر طرف جنگل سا پھیلا ہوا تھا۔ تنویر واپس مڑ آیا۔

''یہ ان کا کوئی خاص خفیہ اڈہ ہے۔ اب یہ کرنل بتائے گا کہ یہ کون سی جگہ ہے''...... تنویر نے مڑتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"خاور۔ تم یہیں رکو تاکہ کرنل کا کوئی ساتھی اچانک نہ آجائے یہ مشین گن تم رکھ لو۔ ہم اس کرنل سے پوچھ گچھ کر کے ابھی واپس آتے ہیں"...... تنویر نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا اور مشین گن خاور کی طرف بڑھا دی۔

"آپ لوگ پوچھ گچھ کریں۔ میں باہر جا کر علاقے کو چیک کرتا ہوں"...... ابوداؤد نے کہا۔

"خیال رکھنا۔ یہ اڈہ ہمارے لئے چوہے دان بھی ثابت ہو سکتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں جناب"...... ابوداؤد نے کہا اور تنویر، چوہان کو ساتھ لئے واپس اس سرنگ میں سے ہوتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں وہ دو آدمی ہلاک ہوئے تھے۔

"یہاں ہمارا سامان بھی ہو گا۔ چوہان تم اس کرنل سے جا کر پوچھ گچھ کرو۔ میں اس دوران یہاں کی تلاشی لے لوں۔ بس خیال رکھنا کہ اسے مرنا نہیں چاہئے۔ اس سے بہت کچھ معلوم ہو سکتا ہے"...... تنویر نے اس کمرے میں پہنچ کر کہا اور چوہان سر ہلاتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جس طرف وہ کرنل اور اس کا ساتھی پڑے ہوئے تھے۔

تنویر نے اس کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن وہاں کوئی چیز موجود نہ تھی لیکن جلد ہی تنویر نے ایک اور خفیہ راستہ تلاش کر لیا اور پھر جب اس راستے سے گزر کر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچا

تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہاں ایک بہت بڑا ہال تھا جو اسلحے کی پیٹیوں سے بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف ایک بڑی میز اور اس کے پیچھے کرسی بھی موجود تھی اور ان کا تمام سامان اس میز پر پڑا ہوا تھا۔

تنویر کو خاص طور پر اس تھیلے کی تلاش تھی جس میں جڑی بوٹیاں اور سی بی جی کے پارٹس اور گیس شیلز کے ڈبے تھے اور یہ تھیلا اسی طرح بند کا بند پڑا تھا۔ شاید اسے ایسے ہی دبا کر دیکھا گیا تھا اور یہ سمجھ کر چھوڑ دیا گیا تھا کہ اس میں جڑی بوٹیاں ہیں تنویر نے اس تھیلے کو اٹھایا اور پھر باقی سامان بھی اس نے وہاں موجود ایک تھیلے میں ڈالا اور وہاں سے نکل کر چوہان کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ اس کمرے میں پہنچا تو اس نے کرنل کو دیوار کے ساتھ زنجیر سے جکڑے ہوئے کھڑا دیکھا۔ کرنل کی حالت کافی خستہ ہو رہی تھی۔ اس کے دونوں گال پھٹے ہوئے تھے۔ ناک اور منہ سے خون رس رہا تھا۔

"کچھ بتایا اس نے"...... تنویر نے پوچھا۔

"ابھی تو میں نے ہاتھ کافی ہلکا رکھا ہے تاکہ یہ مر نہ جائے لیکن اب تک اس نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق یہ اسلحے کا خفیہ ڈپو ہے اور یہ کسی کلطار پہاڑی پر واقع ہے۔ اس کے مطابق پہاڑی علاقے کاساٹ کا جنگل یہاں سے بہت دور ہے"...... چوہان نے کہا۔

"کرنل سٹانگر۔ پہلے یہ بتاؤ کہ اس چیکنگ سپاٹ پر ہمیں بے

ہوش کرنے کے بعد کیوں لایا گیا تھا“...... تنویر نے کرنل سٹانگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ اڈہ اس کام کے لئے مخصوص ہے۔ ہر مشکوک آدمی کو یہاں لایا جاتا ہے۔ تم لوگ بھی مشکوک تھے۔ کیپٹن ہارٹن نے چیکنگ سپاٹ پر اطلاع دی تھی کہ کیپٹن کامرون تین اجنبی فوجیوں کے ساتھ آ رہا ہے اور کیپٹن کامرون کی آواز بدلی ہوئی ہے۔ وہ مشکوک ہے۔ اس لئے کیپٹن کامرون کو بھی ساتھ ہی چیک کیا جائے۔ میں وہیں موجود تھا۔ اس چیکنگ سپاٹ کے نیچے ایک تہہ خانہ ہے۔ میں وہاں تھا۔ ہمیں یہ حکم تھا کہ ہر مشکوک آدمی کو کوئی فوری خطرہ نہ ہونے کی صورت میں گرفتار کیا جائے پھر اس کی چیکنگ کی جائے اور پھر اسے گولی مار دی جائے۔ چنانچہ تم لوگوں کو وہاں ٹریپ کر کے بے ہوش کیا گیا اور پھر وہاں موجود میک اپ واشر سے جب تمہارے چہرے واش کئے گئے تو وہاں موجود ایک کیپٹن نے تم سب کو پاکیشیائی روپ میں پہچان لیا۔ اس نے بتایا کہ تم سب کا تعلق پاکیشیا کے علی عمران سے ہے۔ عمران کے متعلق ہمیں سرکاری طور پر اطلاع مل چکی تھی کہ اسے بلیک کیٹ کی چیف بلیک کیٹ نے ایک زبردست ایکشن کے ذریعے اس کے سات ساتھیوں سمیت ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشوں کی باقاعدہ سرکاری طور پر تصدیق بھی ہو چکی ہے۔ چنانچہ جب کیپٹن ہارٹن نے بتایا کہ تمہارا تعلق عمران سے ہے اور ساتھ ہی اس نے بتایا کہ وہ

چونکہ کیٹ ایجنسی کے فیلڈ گروپ سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اسے ان کی موت کا یقین نہیں ہے تو میں نے سوچا کہ تمہیں یہاں لا کر تم سے اس بارے میں پوچھ گچھ کی جائے اور پھر تمہیں ہلاک کر دیا جائے تاکہ بلیک کیٹ کی طرح عمران کے ساتھیوں کی ہلاکت کا کریڈٹ مجھے مل سکے۔ اس لئے میں تمہیں وہاں سے خفیہ طور پر لے آیا تھا“...... کرنل سٹانگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”سنو کرنل سٹانگر۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو اس خفیہ فیکٹری اور لیبارٹری تک یہاں سے کوئی ایسا راستہ بتا دو جو خفیہ ہو یا پھر کوئی ایسا کوڈ بتاؤ کہ ہم فیکٹری اور لیبارٹری تک پہنچ جائیں لیکن ہمیں راستے میں چیک نہ کیا جائے“...... تنویر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل سٹانگر کوئی جواب دیتا۔ ابو داؤد کمرے میں داخل ہوا۔

”یہ اڈہ کلٹار پہاڑی کے عقب میں ہے۔ پہاڑی علاقے کا سات جنگل تک جانے کے لئے ہمیں ایک بار پھر پہلے کی طرح اس پہاڑی کی چوٹی پر جانا ہو گا“...... ابو داؤد نے کہا۔

”ہاں تو کرنل بولو کیا جواب ہے تمہارا“...... تنویر نے ابو داؤد کی بات سن کر دوبارہ کرنل سٹانگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کسی کو معلوم نہیں ہے کہ وہ فیکٹری اور لیبارٹری کہاں ہے اور نہ ہی جنگل میں کسی کو جانے کی اجازت ہے۔ وہاں کوئی چوہا بھی حرکت کرے تو اسے دور سے فائر کر کے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ وہاں سے درخت صاف کر دیئے گئے ہیں اب جنگل کے اس حصے

سے میں جنگل کی بجائے کھلا میدان ہے اور چاروں طرف پہاڑیوں
پر فوج اور کیٹ ایجنسی کے مورچے موجود ہیں۔ اس لئے کوئی بھی
وہاں نہیں پہنچ سکتا کسی طرح بھی اور نہ ہی کوئی خفیہ راستہ موجود
ہے''...... کرنل سٹانگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ اگر تم کچھ نہیں جانتے تو پھر تم چھٹی کرو''...... تنویر
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مم۔مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں''...... کرنل سٹانگر نے کہا۔

''چوہان۔ اب یہ ہمارے لئے بے کار ہے۔ اس لئے اس کو
آف کر دو''...... تنویر نے سرد لہجے میں کہا تو چوہان نے مشین گن
اس کے سر سے لگا دی۔ کرنل سٹانگر ہذیانی انداز میں چیخنے لگا لیکن
دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ ہوئی اور کرنل سٹانگر کی کھوپڑی کے ٹکڑے
بکھر گئے اور اس کا زنجیر میں جکڑا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔

''اس دوسرے کا بھی خاتمہ کر دو''...... تنویر نے کہا اور پھر
دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ابو داؤد خاموشی سے اس کے پیچھے چل
پڑا چوہان نے فائرنگ کر کے دوسرے کو بھی ہلاک کر دیا اور پھر وہ
دونوں اس کمرے میں پہنچے جہاں کرنل کے دو ساتھیوں کی لاشیں
پڑی ہوئی تھیں تو چوہان بھی ان تک پہنچ گیا۔

''ابو داؤد۔ یہاں ایک خفیہ ڈپو ہے جس میں انتہائی خوفناک
اسلحے کی پیٹیاں بھری ہوئی ہیں اور تمہارے کہنے کے مطابق یہ کلٹار
پہاڑی ہے۔ اب تم سوچ کر بتاؤ کہ اگر ہم اس اسلحے کو تباہ کر دیں

تو کیا اس خوفناک دھماکے سے یہاں سے دوسری طرف جانے کا
کوئی راستہ بن جائے گا یا اوپر چوٹی پر موجود ائیر چیکنگ پوسٹ اور
چیکنگ سپاٹ پر کوئی اثر پڑے گا یا نہیں''...... تنویر نے ابو داؤد سے
مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ اڈہ چوٹی سے کافی نیچے ہے اور پہاڑی بہت بڑی ہے۔ اس
لئے دونوں ہی کام نہیں ہوں گے''...... ابو داؤد نے جواب دیتے
ہوئے کہا اور تنویر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''ٹھیک ہے۔ کوشش تو کی جا سکتی ہے''...... تنویر نے کہا۔

''اب تمہارا پروگرام کیا ہے تنویر''...... چوہان نے کہا۔

''میرے ذہن میں ایک پلاننگ آئی ہے کہ یہاں موجود انتہائی
طاقتور اسلحے کے ڈپو کو اگر بلاسٹ کر دیا جائے تو ہو سکتا ہے کہ
دوسری طرف پہاڑی علاقے سے کانساٹ تک جانے تک کا راستہ
پیدا ہو جائے یا پھر اوپر چوٹی پر موجود چیکنگ ائیر پوسٹ تباہ ہو
جائے لیکن ابو داؤد صاحب نے یہ دونوں خیال مسترد کر دیئے ہیں۔
کیونکہ پہاڑی کی چوڑائی بہت زیادہ ہے اس لئے راستہ نہیں بن سکتا
اور یہ ڈپو چونکہ چوٹی سے خاصا نشیب میں ہے اس لئے چوٹی پر
موجود ائیر چیکنگ پوسٹ بھی تباہ نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اب کچھ اور
سوچنا پڑے گا''...... تنویر نے کہا۔

''تو ایسا کرتے ہیں کہ اس ڈپو کو تباہ کر دیتے ہیں۔ یقیناً اس کی
تباہی سے اردگرد موجود افراد کی توجہ اس طرف ہو جائے گی اور ہم

آسانی سے پہاڑی علاقے سے کاساٹ جنگل میں پہنچ جائیں گے''...... چوہان نے کہا۔

''تم ایسا کرو کہ مجھے یہ مخصوص اسلحہ دے دو اور خود یہیں میرا انتظار کرو۔ پھر دیکھو کہ میں کیسے جا کر اس چیکنگ سپاٹ کو تباہ کرتا ہوں''...... خاور نے کہا تو سب چونک پڑے۔

''تم کیسے کرو گے۔ باہر تو قدم قدم پر فوجی موجود ہیں اور چیکنگ مشینیں کام کر رہی ہیں اور کرنل سٹانگر کے مطابق نیچے پہاڑی علاقے میں معمولی سے معمولی نقل وحرکت کو بھی چیک کیا جا رہا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''یہاں مجھے کون روک سکتا ہے''...... خاور نے جواب دیا۔

''سوری خاور۔ میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ یہ میری ذمہ داری ہے کہ بحیثیت ٹیم لیڈر میں اپنے ساتھیوں کی جانوں کی حفاظت بھی کرتا رہوں''...... تنویر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر سوچنا کس بات کا ہے۔ یہاں سے نکلیں اور اوپر چلیں۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا''...... چوہان نے کہا۔

''ہاں ٹھیک ہے۔ لیکن ایک منٹ تم سب یہیں ٹھہرو۔ میں ایک بار پھر اس اسلحے کے ڈپو کا چکر لگا کر آتا ہوں''...... تنویر نے کہا اور تیزی ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

''اوہ میجر ہیرس یہ تم ہو۔ آؤ۔ آؤ۔ خوش آمدید''...... بڑے سے کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے لمبے قد اور بھاری جسم کے سردار امیر قاسم نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ میجر ہیرس کے ساتھ عمران اور اس کے ساتھی بھی تھے۔ حویلی کے قریب پہنچ کر عمران نے میجر ہیرس کے ہاتھ بھی آزاد کر دیئے تھے اور عمران نے میجر ہیرس سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ کوئی شرارت نہ کرے تو اسے واقعی آزاد کر دیا جائے گا۔

''یہ میرے دوست ہیں اور میں انہیں ایک خاص کام کے لئے تمہارے پاس لے آیا ہوں''...... میجر ہیرس نے سردار سے مصافحہ کرتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تمہارے دوست ہیں تو بے فکر رہو۔ اب یہ ہمارے بھی دوست ہوئے''...... سردار امیر قاسم نے مسکراتے ہوئے کہا اور

عمران کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ عمران نے اپنا نام واصف اور دوسرے ساتھیوں کے بھی تبدیل شدہ نام بتائے۔

''اوہ۔ تو آپ بھی مسلمان ہیں۔ بہت خوب۔ یہ بتائیں کیا منگواؤں آپ کے لئے جوس یا پھر کافی''...... سردار امیر قاسم نے کہا۔

''کافی منگوالیں''...... عمران نے بے تکلفی سے کہا تو سردار امیر قاسم نے ایک طرف کھڑے ملازم کو بلا کر اسے سب کے لئے کافی لانے کے لئے کہا۔

''سردار امیر قاسم۔ میرے ان دوستوں کو کاساٹ پہاڑیوں کے بارے میں معلومات چاہئیں۔ میں اس لئے انہیں تمہارے پاس لے آیا ہوں''...... میجر ہیرس نے کہا۔

''کاساٹ پہاڑیوں کے بارے میں۔ کیسی معلومات۔ وہاں تو اس وقت فوج اور کسی ایجنسی کا قبضہ ہے''...... سردار نے چونک کر کہا۔

''اسی لئے تو ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ ہمارا تعلق معدنیات کے شعبے سے ہے اور ہمیں رپورٹ ملی ہے کہ کاساٹ پہاڑیوں میں انتہائی قیمتی معدنیات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے اور یہ ذخیرہ بالکل وہیں ہے جہاں فوج اور کیٹ ایجنسی نے کوئی اڈہ بنا رکھا ہے۔ فوج میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ مخبر بھی ہوتے ہیں اور ایجنٹ بھی۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ کسی ایسے راستے سے اس

جگہ پہنچ جائیں جہاں یہ ذخیرہ ہے اور ایک چھوٹے سے آلے سے اس کی فائنل چیکنگ کر کے خاموشی سے واپس آ جائیں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ تو یہ بات ہے لیکن اس سلسلے میں میرا کیا کردار ہے اور میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں''...... سردار امیر قاسم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ملازم ٹرے میں کافی کے بڑے بڑے کپ رکھے اندر داخل ہوا اور اس نے ایک ایک کپ سب کے ہاتھ میں دیا اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔

''میجر ہیرس نے بتایا ہے کہ آپ ان کاساٹ پہاڑیوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اس لئے آپ کوئی ایسا راستہ بتا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں جناب۔ فوج کی موجودگی میں میں ایسی کوئی حرکت نہیں کر سکتا۔ گو مجھے معلوم ہے کہ میجر ہیرس بھی سرکاری آدمی ہے لیکن فوج کی موجودگی میں ایسا نہیں ہوسکتا ورنہ فوج مجھے گولی سے اڑا سکتی ہے میں مجبور ہوں۔ اس لئے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ سوری۔ ویری سوری''...... سردار امیر قاسم نے صاف اور دو ٹوک جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب آپ کی صاف گوئی مجھے پسند آئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ ایسے راستے سے بہرحال واقف ضرور ہیں''...... عمران نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ فوج نے اپنا خفیہ اڈہ پہاڑی علاقے میں موجود سیاہ جنگل میں بنایا ہوا ہے۔ میرا سارا کاروبار چونکہ فوج کی ان پہاڑیوں میں آمد کی وجہ سے بند پڑا ہوا ہے اور مجھے روزانہ لاکھوں کا نقصان ہو رہا ہے اس لئے میں نے بھاگ دوڑ کر کے فوج کے ایک باخبر آدمی سے رابطہ کیا اور اس نے مجھے بتایا کہ فوج ابھی کئی ہفتوں تک پہاڑیوں میں رہے گی اور خاص طور پر پہاڑی علاقے کے جنگل میں۔ پہاڑی علاقے کے جنگل میں ہی میرا سب سے بڑا سٹور ہے اب بھی لاکھوں روپے کی شراب وہاں موجود ہے اور وہاں تک جانے کا ایک خفیہ راستہ بھی ہے لیکن راستے کے آغاز سے پہلے ہی فوج موجود ہے۔ اس لئے میں مجبور ہوں۔ وہاں تک نہیں جا سکتا اور نہ ہی کسی طرح سے آپ کو لے جا سکتا ہوں"...... سردار امیر قاسم نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اگر چند ہفتوں کی بات ہے تو پھر چند ہفتے تو انتظار کیا جا سکتا ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ فوج شاید طویل عرصے تک یہاں رہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ یہ حتمی خبر ہے"...... سردار امیر قاسم نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے"...... میجر ہیرس نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر سردار صاحب کو اعتراض نہ ہو تو ہم کچھ دن یہاں ان کے مہمان بن کر رہ جائیں۔ یہ سارا علاقہ بے حد خوبصورت ہے۔ ہم سیر و تفریح کریں گے اور پھر یہاں سے چلے جائیں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ اس میں مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ آپ مہمان ہیں۔ آپ جب تک چاہیں یہاں رہ سکتے ہیں۔ آپ کے لئے کمرے بھی یہاں موجود ہیں اور ملازم بھی"...... سردار امیر قاسم نے کہا۔

"بہت شکریہ سردار صاحب۔ آپ واقعی سچے اور کھرے آدمی ہیں۔ لیکن فوج کے اس آدمی سے آپ نے رابطہ کیسے کیا تھا۔ آپ وہاں گئے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کوئی چھوٹا موٹا دھندہ نہیں کرتا۔ پورے اسرائیل میں میرے مقابل میں کوئی آدمی بھی نہیں ہے۔ میرے پاس انتہائی جدید ٹرانسمیٹر موجود ہیں اور میرے آدمی بھی پوری طرح تربیت یافتہ ہیں اور میرا کام بڑے پیمانے پر ہوتا ہے"...... سردار امیر قاسم نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرے لئے کیا حکم ہے۔ میں نے تو انتہائی ضروری کام سے واپس جانا ہے"...... میجر ہیرس نے امید بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ چاہیں تو جا سکتے ہیں۔ باقی آپ خود سمجھ دار ہیں"......

عمران نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں اور مجھ پر یقین رکھیں کہ آپ کی یہاں موجودگی کا فوج کا علم نہ ہو گا"...... میجر ہیرس نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر میجر ہیرس اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے ابھی سے۔ کیا مطلب۔ دو چار روز تو رہو"...... سردار امیر قاسم نے میجر ہیرس کو اس طرح اٹھتے دیکھ کر کہا۔

"شکریہ۔ لیکن انتہائی ضروری سرکاری کام ہے اس لئے مجھے فوری طور جانا ہے۔ میں پھر آؤں گا"...... میجر ہیرس نے کہا اور پھر وہ سردار امیر قاسم، عمران اور اس کے ساتھیوں سے مصافحہ کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ایک منٹ۔ میں تمہیں باہر تک چھوڑ آؤں"...... عمران نے اٹھ کر کہا اور پھر وہ میجر ہیرس کو ساتھ لئے کمرے سے باہر آ گیا۔

"جیپ کی ہمیں ضرورت رہے گی۔ اس لئے تم اگر چاہو تو سردار امیر قاسم سے کوئی سواری لے سکتے ہو اور ہاں۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اپنے وعدے کا خیال رکھنا۔ اگر تم نے ہمارے متعلق کسی کو بتایا تو ہمارے ساتھ جو ہو گا سو گا لیکن تمہارے ساتھ ہم سے بھی زیادہ ہو جائے گا"...... عمران نے بیرونی دروازے پر پہنچ کر میجر ہیرس سے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ میں نے آپ سے وعدہ کیا ہے اور میں آخری سانس تک وعدہ نبھاؤں گا اور میں سردار کی جیپ بھی

نہیں لے جانا چاہتا۔ یہاں اس کی جیپ کو سب پہچانتے ہیں۔ اس طرح آپ کی یہاں موجودگی کا بھی کسی کو شک پڑ سکتا ہے۔ میں پیدل ہی یہاں سے جاؤں گا"...... میجر ہیرس نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور میجر ہیرس نے مسکراتے ہوئے عمران سے مصافحہ کیا اور تیزی سے چلتا ہوا حویلی کے بڑے پھاٹک سے باہر چلا گیا۔ عمران واپس اس کمرے میں آیا جہاں اس کے ساتھی اور سردار امیر قاسم موجود تھا۔

"میجر ہیرس چلا گیا ہے"...... سردار امیر قاسم نے کہا تو عمران نے چونک کر اسے دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر میرے ساتھ آئیں۔ میں آپ سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں"...... سردار امیر قاسم نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ بھی آ جائیں"...... سردار امیر قاسم نے عمران کے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لئے ہوئے ایک علیحدہ کمرے میں آ گیا۔

"آپ اصل میں کون ہیں۔ مجھے کھل کر بتائیں"...... سردار امیر قاسم نے دروازہ بند کر کے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اصل کا کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اگر آپ کا تعلق کسی فلسطینی تحریک آزادی سے ہے تو آپ مجھے کھل کر بتائیں۔ میں آپ کی بھرپور امداد کروں گا کیونکہ غزہ

میں مسلمانوں کی ایک تنظیم ہے جس سے ہمارے گہرے تعلقات ہیں اور ہم ان کی حمایت بھی کرتے ہیں۔ اس تنظیم کا خفیہ نام ریڈ اسکائی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ میں اس تنظیم کا ان علاقے کا انچارج ہوں''..... سردار امیر قاسم نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''ریڈ اسکائی۔ اوہ۔ اس کا انچارج اسد بن طالب تو نہیں ہے''......عمران نے کہا تو سردار امیر قاسم حیرت سے اچھل پڑا۔

''آپ سردار اسد بن طالب کو جانتے ہیں''......سردار امیر قاسم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا اسد بن طالب سے میری بات ہو سکتی ہے۔ تم اسے پرنس آف ڈھمپ کا حوالہ دے سکتے ہو''......عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ درست تھا۔ آپ لوگ واقعی فلسطینی مجاہدین ہیں۔ ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں''...... سردار امیر قاسم نے کہا اور اٹھ کر اس نے کمرے میں موجود الماری کھولی اور اس کے ایک خفیہ خانے سے اس نے ایک جدید ساخت کا فکسڈ فریکوئنسی کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور الماری بند کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کو میز پر رکھ دیا۔

''تم نے اندازہ کیسے لگایا تھا''......عمران نے پوچھا۔

''میجر ہیرس کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ اس کا تعلق اسرائیل کی کسی خفیہ ایجنسی سے ہے۔ مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ میجر

ہیرس نے چند فلسطینی مجاہدین کو میرے ڈیرے پر چھپایا تھا لیکن وہ لوگ وہاں سے نکل گئے اور میجر ہیرس کو بھی ساتھ لے گئے ہیں۔ پھر جب اچانک میجر ہیرس آپ لوگوں کے ساتھ یہاں آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ آپ لوگوں سے خوفزدہ تھا۔ پھر آپ نے کاساٹ پہاڑیوں کی بات کر دی تو میں سمجھ گیا کہ آپ وہی فلسطینی مجاہدین ہیں اور آپ نے کسی طرح میجر ہیرس کو یہاں آنے اور مجھ سے تعارف کرانے پر مجبور کر دیا۔ پھر میجر ہیرس نے جب اجازت لی تو آپ نے اس سے خاص قسم کی بات کی۔ جس سے میرا شک یقین میں بدل گیا۔ لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ آپ نے میجر ہیرس کو زندہ کیوں جانے دیا ہے۔ وہ تو فوری طور پر آپ لوگوں کی یہاں موجودگی کی اطلاع دے دے گا''...... سردار امیر قاسم نے کہا۔

''ہم نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ تم سے ہماری ملاقات کرا دے تو ہم اسے زندہ جانے دیں گے اور وعدہ توڑنے کے لئے نہیں ہوتا باقی جو ہو گا دیکھا جائے گا''......عمران نے کہا تو سردار امیر قاسم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر سے مخصوص سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ڈبل ون۔ ہیلو ہیلو۔ ڈبل ون۔ اوور''......سردار امیر قاسم نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

''یس۔ ایس ایس اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ایک

بھاری سی آواز سنائی دی۔

''باس۔ کیا آپ کسی پرنس آف ڈھمپ کو جانتے ہیں۔ اوور''...... سردار امیر قاسم نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا نام لیا ہے تم نے۔ اوور''۔ دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو سردار امیر قاسم کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے جبکہ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''پرنس آف ڈھمپ باس۔ اوور''...... سردار امیر قاسم نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تمہیں یہ نام کس نے بتایا ہے۔ جلدی بتاؤ۔ اوور''...... دوسری طرف سے انتہائی تیز لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو ایس ایس صاحب۔ اگر تم ایس ایس کے ساتھ پی لگا لیتے تو دو چار تھانوں کے انچارج تو رعب میں آ جاتے اور اگر ایس ایچ او ہوتا تو تب بھی شاید کوئی خطرے کی یہ کال سن کر ہماری مدد کر آ جاتا۔ لیکن خالی ایس ایس تو کسی بیوٹی کریم کا ہی نام ہوسکتا ہے۔ مطلب ہے شفاف جلد کے لئے۔ اوور''...... عمران نے سردار امیر قاسم کو ہاتھ کے اشارے سے بولنے سے منع کرتے ہوئے خود ہی بات شروع کر دی۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم ۔ اوہ۔ اوہ۔ تم یہاں۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ اوور''...... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا

جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہوں کہ عمران بھی اس سے بات کر سکتا ہے۔

''یہ ایس ایس صاحب تو بڑے عقلمند ہیں۔ ان کی عقلمندی دیکھ کر تو مجھے یقین نہیں آ رہا کہ یہ واقعی وہی سردار ہیں جن کی عقلمندی کے قصے دنیا میں مشہور ہیں۔ اوور''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ڈبل ون۔ ماسٹر فائیو پر کال کرو۔ ماسٹر فائیو پر۔ فوراً۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور سردار امیر قاسم نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ لیکن اس کے چہرے پر بے پناہ حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''آپ چیف سے اس انداز میں بات کر سکتے ہیں۔ اوہ۔ آپ تو میرے تصور سے بھی بڑے آدمی ہیں۔ آئیں میرے ساتھ۔ ماسٹر فائیو تو نیچے تہہ خانے میں ہے۔ آئیں''...... سردار امیر قاسم نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر وہ کرسی سے اٹھا اور اس نے جلدی سے اسے واپس الماری میں رکھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانے میں انہیں لے آیا تو عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہاں تو مکمل آپریشن روم بنا ہوا تھا۔ انتہائی جدید ترین مشینری وہاں نصب تھی۔ سردار امیر قاسم ایک مشین کی طرف بڑھا اور اس نے اس مشین کو آن کر کے اس پر موجود مختلف نابیں گھما کر ڈائل پر سوئیاں

ایڈجسٹ کیں اور پھر بٹن دبا کر مشین آن کر دی۔ عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ جدید ترین سپر ویز ٹرانسمیٹر ہے جس کی کال کو کیچ نہیں کیا جا سکتا۔

"ہیلو۔ سردار امیر قاسم بول رہا ہوں چیف۔ اوور"...... سردار امیر قاسم نے اس بار واضح الفاظ میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ سے بات کراؤ۔ فوراً۔ اوور"...... مشین سے اسد بن طالب کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ پرنس بول رہا ہوں اسد بن طالب۔ اسد کا مطلب شیر ہوتا ہے اور میں تو اب تک تمہیں قالین کا ہی شیر سمجھتا رہا تھا لیکن یہاں اس اڈے میں اس قدر جدید ترین اور قیمتی مشینری دیکھ کر تو مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ تم قالین کے نہیں بلکہ سچ مچ کے شیر ہو۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ریڈ اسکائی اسرائیل میں فلسطین کی جدوجہد کے لئے کام کر رہی ہے۔ اس لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ سردار امیر قاسم یہاں کا انچارج ہے۔ بظاہر تو یہ اسمگلر ہے لیکن یہ ہمارا خاص آدمی ہے۔ مگر آپ یہاں اس کے اڈے پر کیسے پہنچ گئے۔ اوور"...... مشین سے اسد بن طالب کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ مجھے اتنا تو معلوم تھا کہ تمہارا تعلق فلسطین کے لئے جدوجہد کرنے والوں سے ہے لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ تم اس قدر اہم آدمی ہو۔ بہرحال آج پتہ چل گیا۔ تم شیر

ہو اور اب تو تم غراؤ گے بھی سہی تو میں ڈر جاؤں گا۔ جبکہ پہلے تمہاری دھاڑ سن کر بھی میں کان جھٹک دیا کرتا تھا۔ اوور"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے اسد بن طالب کا قہقہہ سنائی دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ نے میری درخواست پر غور نہیں کیا۔ اگر آپ ہماری مدد کر دیں تو ہم اسرائیل کو ناکوں چنے چبوا سکتے ہیں۔ اوور"...... اسد بن طالب نے کہا۔

"فی الحال تو اسرائیل پوری دنیا کے مسلمانوں کے سلسلے میں ہمیں ناکوں کیا کانوں چنے چبوا رہا ہے۔ بہرحال میرا وعدہ کہ جب بھی موقع ملا اور مجھ سے جو کچھ بھی ہو سکا میں تمہارے لئے ضرور کروں گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ بے حد شکریہ۔ آپ کے اس وعدے نے ہمیں بے حد حوصلہ دیا ہے۔ آپ بتائیں کہ آپ سردار امیر قاسم کے ہاں کیسے پہنچے اگر کوئی مسئلہ ہے تو کھل کر بات کریں۔ سردار امیر قاسم تو کیا ہماری پوری تنظیم آپ کے لئے ہر ممکن کام کرے گی۔ اوور"...... اسد بن طالب نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ تفصیل بتانے کا وقت نہیں ہے۔ اگر تم سردار امیر قاسم کو بریف کر دو تو اس سے تفصیلی بات ہو سکتی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

''امیر قاسم۔ اوور''...... اسد بن طالب نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... اس بار سردار امیر قاسم نے جواب دیا۔

''امیر قاسم۔ پرنس آف ڈھمپ علی عمران صاحب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں اور دنیا کے عظیم ترین آدمی ہیں یہ یقیناً تمہارے پاس فلسطینی مجاہدین کی مدد کے سلسلے میں پہنچے ہوں گے۔ تم نے ان کی اس طرح مدد کرنی ہے کہ ریڈ اسکائی کو اس مدد پر فخر ہو۔ اوور''...... اسد بن طالب نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور''...... سردار امیر قاسم نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کو شاید جلدی ہے۔ جب آپ فارغ ہو جائیں تو پھر مجھ سے ضرور بات کر لیں۔ میں آپ کی کال کا منتظر رہوں گا۔ اوور''...... اسد بن طالب نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ گڈ بائی اینڈ اوور اینڈ آل''...... اسد بن طالب نے کہا اور سردار امیر قاسم نے آگے بڑھ کر مشین آف کر دی۔

''آپ تو عظیم ترین آدمی ہیں جناب۔ اب آپ فرمائیں کہ میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں''...... سردار امیر قاسم نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ انہیں آپریشن روم سے ملحقہ ایک کمرے میں لے آیا جہاں کرسیاں موجود تھیں۔

''اب تم تفصیل سے بتاؤ کہ کاساٹ پہاڑیوں پر ہونے والے

اس فوجی آپریشن کے سلسلے میں تمہارے پاس کیا معلومات ہیں''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ جہاں تک میری معلومات ہیں اسرائیل نے پہاڑی علاقے میں موجود جنگل میں کوئی خفیہ لیبارٹری اور فیکٹری بنائی ہے جس میں انتہائی خوفناک میزائل تیار کئے جا رہے ہیں اور اس کی زبردست حفاظت کی جا رہی ہے''...... سردار امیر قاسم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چیکنگ کی تفصیلات بتا دیں۔

''اوہ۔ تو تم جانتے ہو کہ وہاں فیکٹری اور لیبارٹری موجود ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ فوج کے کئی اعلیٰ افسران سے میرے تعلقات ہیں۔ وہ مجھ سے لاکھوں ڈالرز لیتے ہیں اور مجھے اصل حقیقت سے آگاہ رکھتے ہیں''...... سردار امیر قاسم نے کہا۔

''تو تمہارے اس خفیہ راستے سے بھی وہاں نہیں پہنچا جا سکتا ہے''...... عمران نے پوری تفصیل سنتے ہوئے کہا۔

''مجبوری یہ ہے عمران صاحب کہ جس عمارت سے اس خفیہ راستے کا دہانہ ہے اس عمارت پر اسرائیل کی ایک خفیہ ایجنسی جسے کیٹ ایجنسی کہا جاتا ہے نے ہیڈ کوارٹر بنا لیا ہے اور اس پورے علاقے میں یہ لوگ پھیلے ہوئے ہیں''...... سردار امیر قاسم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس میک اپ کا سامان تو ہو گا"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"جی ہاں۔ انتہائی جدید قسم کا سامان ہے۔ ہماری تنظیم کے ہر کارکن کو ایکریمیا کے میک اپ کے ماہرین سے تربیت دلائی گئی ہے۔ ابھی ہماری تنظیم ابتدائی تیاریوں میں مصروف ہے۔ جب تیاریاں مکمل ہو جائیں گی تو ہم اسرائیل حکومت کے خلاف پوری قوت سے کام شروع کر دیں گے اور ہمیں یقین ہے کہ اسرائیل کو ہمارے مقابلے میں گھٹنے ٹیکنے ہی پڑیں گے اور فلسطین وجود میں آ جائے گا"...... سردار امیر قاسم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم وہ سامان بھی لاؤ اور اپنے آدمیوں میں سے ہمارے ڈیل ڈول اور ہمارے قدوقامت کے آدمی بھی تلاش کر کے یہاں بلوا لو ہم ان کے میک اپ میں اس خفیہ راستے کی طرف جائیں گے۔ وہ مقامی آدمی ہوں گے اس لئے ہم پر فوری طور پر کوئی شک نہ کرے سکے گا اور ہم ان پر اپنا میک اپ کر دیں گے۔ تم انہیں بعد میں کسی ایسے راستے سے پاکیشیا بھجوا دینا کہ خفیہ ایجنسیاں انہیں پکڑ نہ سکیں اور انہیں یہ اطلاع بھی مل جائے کہ ہم واپس چلے گئے ہیں۔ اس طرح ان کی سرگرمیاں اس قدر زور شور سے جاری نہ رہ سکیں گی اور ہم کامیابی کی طرف بڑھ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے جناب۔ یہ درست ہے اس طرح واقعی ان

ایجنسیوں کو آسانی سے ڈاج دیا جا سکتا ہے۔ آپ اوپر والے کمرے میں آ جائیں۔ میں انہیں وہیں لے آتا ہوں۔ میک اپ کا سامان بھی وہیں پہنچ جائے گا"...... سردار امیر قاسم نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ حویلی کے اوپر والے حصے کے ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ سردار امیر قاسم باہر چلا گیا اور پھر اس کی واپسی تقریباً نصف گھنٹے بعد ہوئی تو اس کے ساتھ ایک عورت اور چھ آدمی تھے اور حیرت انگیز طور پر ان سب کے قدوقامت عمران اور اس کے ساتھیوں سے ملتے تھے۔ ان میں سے ایک نے بڑا سا باکس اٹھایا ہوا تھا۔ ان میں دو افراد کے رنگ روپ بھی جوزف اور جوانا جیسے ہی تھے۔

"یہ ہمارے خاص کارکن ہیں جناب۔ آپ بے فکر ہو کر اپنی کارروائی کریں۔ یہ آپ کی ہدایات پر پورا پورا عمل کریں گے اور یہ بھی بتا دوں کہ ان سب نے میک اپ کی باقاعدہ تربیت حاصل کی ہوئی ہے"...... سردار امیر قاسم نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تم ان کا تفصیلی تعارف بھی کرا دو تاکہ ہم ان کا روپ دھار سکیں"...... عمران نے کہا اور سردار امیر قاسم نے سب کا تفصیلی تعارف کرا دیا۔ عمران نے ان سب سے باری باری مختلف سوالات کئے اور جب وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا تو اس نے اس باکس کو کھولا جس میں میک اپ کا انتہائی جدید سامان موجود تھا اور پھر اس

نے سب سے پہلے اپنے چہرے پر اور پھر باری باری اپنے ساتھیوں کے چہروں پر ان کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔

''آپ تو ماہر ہیں جناب۔ ہمارے ایکریمین استاد سے بھی زیادہ ماہر''...... ایک آدمی نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

''آؤ بیٹھو۔ اب میں تم پر میک اپ کر دوں''...... عمران نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی محنت کے بعد عمران نے سردار امیر قاسم کے آدمیوں پر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا مستقل میک اپ کر دیا۔ یہ سب اب اس کمرے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی اصل شکلوں میں کھڑے نظر آ رہے تھے۔

''آپ واقعی ماہر فن ہیں جناب۔ اس قدر کامیاب اور مکمل میک اپ کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تو بتائیں کہ آپ نے کہا ہے کہ اس میک اپ کو کسی صورت بھی صاف نہیں کیا جا سکتا۔ پھر یہ کیسے صاف ہو گا''...... سردار امیر قاسم نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''بڑی آسانی سے صاف ہو جائے گا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پانی میں نمک ڈال کر چہرہ دھویا جائے اور پھر ایمونیا ڈال کر تولیہ ان کے چہروں پر رگڑا جائے تو یہ میک اپ صاف ہو جائے گا۔ ورنہ یہ کسی صورت بھی صاف نہیں ہو سکتا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز۔ پھر تو آپ اس کا نسخہ مجھے بھی بتا دیں۔ بہرحال آپ نے کیا تو اسی میک اپ باکس سے ہی

ہے''...... سردار امیر قاسم نے ہنستے ہوئے کہا۔

''بتا دوں گا مگر واپسی پر''...... عمران نے کہا اور سردار امیر قاسم مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

''اب تم لباس اتارو تاکہ ہم آپس میں لباس بدلیں۔ اس کے بعد میں عارضی میک اپ کر دوں گا''...... عمران نے کہا پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے لباس تبدیل کر لئے۔ اب عمران اور اس کے ساتھی مقامی لگ رہے تھے۔

''اب تم بیٹھو تاکہ اب میں تمہارے چہروں پر عارضی میک اپ کر دوں''...... عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ارے نہیں صاحب۔ اس کے لئے آپ تکلیف نہ کریں۔ یہ خود کر لیں گے۔ انہیں بھی کرنا آتا ہے میک اپ۔ آپ میرے ساتھ آئیں تاکہ آپ کو کھانا وغیرہ کھلایا جا سکے''...... سردار امیر قاسم نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اس کی بات مان لی اور پھر عمران اور اس کے ساتھی سردار امیر قاسم کے ساتھ اس کمرے سے نکلے۔

''کھانے کا انتظام میں نے اپنے گھر میں کیا ہے۔ یہ تو میری حویلی ہے۔ گھر عتکا گاؤں میں ہے''...... سردار امیر قاسم نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سردار امیر قاسم کی جیپ میں بیٹھ کر اس کی حویلی سے نکلے اور گاؤں کی طرف بڑھ گئے۔ حویلی کے گرد چاروں طرف دور دور تک کھیت پھیلے ہوئے تھے

کیونکہ یہ جگہ پہاڑی نہ تھی بلکہ ایک زرخیز پہاڑی علاقے میں واقع تھی۔ گاؤں میں سردار امیر قاسم کا مکان سب سے الگ اور نمایاں تھا۔ سردار امیر قاسم نے کھانے کا واقعی بڑے باتکلف انداز میں اہتمام کیا تھا اور چونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی بھوک لگی ہوئی تھی اس لئے ان سب نے ہی کھانا ڈٹ کر کھایا۔ کھانے کے بعد چائے کا دور چلا۔

''بہت بہت شکریہ سردار امیر قاسم۔ تمہاری مہمان نوازی ہمیں یاد رہے گی۔ پھر انشاء اللہ ملاقات ہو گی۔ اب ہمیں اجازت دو''...... عمران نے کہا۔

''آپ بے شک جیپ لے جائیں۔ جہاں جی چاہئے اسے چھوڑ دیں۔ میرے آدمی لے آئیں گے''...... سردار امیر قاسم نے کہا۔

''اوہ گڈ۔ پھر تو مسئلہ کافی حل ہو جائے گا۔ البتہ تم اپنے آدمیوں کو کہہ دینا کہ وہ حتی الوسع کوشش یہی کریں کہ وہ کسی کے ہاتھ نہ آئیں۔ پوری طرح محتاط رہیں''...... عمران نے باہر نکل کر جیپ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں جناب۔ سب کام آپ کی مرضی کے مطابق ہو گا''...... سردار امیر قاسم نے کہا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی سردار امیر قاسم سے مصافحہ کر کے اور اس کا شکریہ ادا کر کے جیپ میں سوار ہو گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا اس نے جیپ

سٹارٹ کی اور اسے لے کر گھر سے باہر آ گیا۔

''کمال ہے۔ قدرت بعض اوقات ایسے امداد کرتی ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ لیکن عمران صاحب آپ نے اپنے ساتھ اسلحہ تو لیا نہیں''...... جیپ کے گاؤں سے باہر آتے ہی صفدر نے بات کرتے ہوئے کہا۔

''شکر ہے تم بولے تو سہی۔ ورنہ میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم سب نے شاید گونگے کا جوٹھا کھا لیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گونگے کا جوٹھا۔ وہ کیا ہوتا ہے''...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

''یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم۔ بہرحال اس محاورے کا مطلب گونگوں کی طرح خاموش رہنا ہوتا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو صفدر ہنس پڑا۔

''آپ کی موجودگی میں کسی دوسرے کو بات کرنے کی گنجائش ہی کہاں ملتی ہے۔ ویسے یہ اسد بن طالب کون ہے۔ پہلے تو اس کا ذکر نہیں سنا جبکہ آپ سے ہونے والی اس کی بات چیت سے تو یہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ آپ کا انتہائی گہرا دوست ہے''...... صفدر نے کہا۔

''میں جانتا ہوں اسے عمران صاحب اور میری اس سے ایکریمیا کے ایک کلب میں ملاقات ہوئی تھی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایکریمیا۔ اس قدر طویل فاصلے پر کال ہو رہی تھی"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ وہ اسرائیل میں ہے۔ ایکریمیا میں میرے دوست ہیڈلے سے اس کی دوستی تھی جو پاکیشیا کا فارن ایجنٹ ہے۔ ہیڈلے کے ہاں ایک دعوت میں اس سے پہلی ملاقات ہوئی تھی اور ہیڈلے نے ہی اس سے تفصیل تعارف کرایا تھا پھر ایکریمیا میں اکثر ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ مجھے یہ تو معلوم تھا کہ وہ کسی ایسی تنظیم سے منسلک ہے جو اسرائیل میں فلسطین کے لئے جدوجہد کر رہی ہے لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ وہی اس تنظیم کا چیف ہے اور یہ تنظیم اس قدر منظم اور جدید وسائل کی حامل ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ نے اسلحے کے بارے میں سوال کا جواب نہیں دیا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"اسلحہ کسی بھی وقت چیک ہو سکتا ہے۔ اس لئے احتیاطاً میں نے ساتھ نہیں لیا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک ایک بڑا سا ہیلی کاپٹر ان کی جیپ کے اوپر سے گزرا اور عمران بری طرح چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس ہیلی کاپٹر پر تو بلیک کیٹ ایجنسی کا مخصوص نشان موجود ہے اور اس کا رخ بھی عتکا گاؤں کی طرف ہی ہے"...... عمران نے چونک کر کہا تو سب ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ تو وہ اس طرف پہنچ گئے ہیں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ انہیں حویلی میں ہماری موجودگی کی اطلاع مل گئی ہے۔ یہ وہاں ریڈ کرنے جا رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور جیپ کو اس نے موڑ کر سائیڈ پر بنے ہوئے درختوں کے ایک جھنڈ میں روک دیا۔

"کیا مطلب۔ تم نے جیپ کیوں روک دی"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"پہلے چیک کرنا پڑے گا کیونکہ ابھی سردار امیر قاسم کے آدمی جن پر ہمارا میک اپ ہے حویلی میں ہی ہوں گے۔ اگر وہ یہیں پکڑے جاتے ہیں تو پھر ہمارے لئے مسئلہ بن جائے گا"۔ عمران نے کہا اور جیپ سے اتر کر وہ ایک درخت کی طرف بڑھ گیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ کسی پھرتیلے بندر کی طرح اس درخت پر چڑھتا ہوا اس درخت کی چوٹی کی طرف بڑھنے لگا۔

باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور ایک ایک درخت پر وہ بھی چڑھنے لگے۔ شاید انہیں بھی خیال آ گیا تھا کہ درخت کی چوٹی سے وہ حویلی کو آسانی سے چیک کر سکیں گے۔ عمران کافی بلندی پر پہنچ کر رک گیا۔ یہاں سے واقعی دور کھیتوں میں موجود حویلی صاف دکھائی دے رہی تھی اور ابھی وہ پوری طرح ایڈجسٹ بھی نہ ہو سکا تھا کہ اس نے ہیلی کاپٹر کو حویلی پر غوطہ لگاتے ہوئے

دیکھا۔

''اوہ ویری بیڈ۔ یہ تو میزائل فائر کر رہے ہیں''...... عمران نے ہیلی کاپٹر سے میزائل نکل کر حویلی پر گرتے دیکھ کر کہا اور پھر انتہائی خوفناک دھماکوں کی آوازیں ان کے کانوں تک پہنچ گئیں۔ ہیلی کاپٹر مسلسل حویلی پر چکر کاٹ کر میزائل فائر کر رہا تھا۔ ان خوفناک میزائلوں کی وجہ سے حویلی مکمل طور پر تباہ ہوتی چلی جا رہی تھی۔

''عمران۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے''...... ساتھ والے درخت سے جولیا نے چیخ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہمیں ہلاک کیا جا رہا ہے اور کیا ہو رہا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

''ویری بیڈ۔ یہ تو وحشیانہ کارروائی ہے''...... اس بار نعمانی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ نجانے حویلی میں کتنے افراد ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ریڈ اسکائی کی اس قدر قیمتی مشینری بھی ساتھ ہی تباہ ہو جائے گی اور یہ سب کچھ ہماری وجہ سے ہو رہا ہے''...... عمران نے جواب دیا اور پھر درخت سے نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھی بھی نیچے آ گئے۔

''ہمیں سردار امیر قاسم کے پاس واپس جانا ہو گا۔ کیونکہ تباہ شدہ مشینری جیسے ہی سامنے آئے گی حکومت سردار امیر قاسم کو لازماً پکڑ لے گی اور اگر اس نے زبان کھول دی تو پھر نہ صرف اسد بن طالب بلکہ اس کی تمام تنظیم ریڈ اسکائی کا خاتمہ کر دیا جائے گا''......

عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''آپ کا مطلب ہے کہ سردار امیر قاسم کو ختم کر دیا جائے''۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

''میں نے اس تہہ خانے کی جو ساخت سرسری طور پر دیکھی تھی اس کے مطابق تو وہ عمارت بم پروف تھی لیکن حتمی بات سردار امیر قاسم سے ہی معلوم ہو سکے گی۔ آؤ بیٹھو''...... عمران نے کہا اور اچھل کر دوبارہ جیپ پر سوار ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی جیپ میں سوار ہوئے اور عمران نے جیپ تیزی سے واپس اس راستے پر دوڑانی شروع کر دی جہاں سے وہ آئے تھے۔ میزائلوں کے دھماکے اب سنائی دینے بند ہو گئے تھے اور ہیلی کاپٹر بھی فضا میں نظر نہ آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ سردار امیر قاسم کی حویلی کے سامنے پہنچ گئی۔ جیپ کی آواز سنتے ہی مکان کے دروازے پر موجود ایک نوجوان تیزی سے باہر آ گیا۔

''سردار صاحب کہاں ہیں۔ ان سے فوری طور پر میں نے ان کے فائدے کی بات کرنی ہے''...... عمران نے جیپ سے نیچے اترتے ہوئے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وہ۔ وہ حویلی پر میزائل فائر ہوئے ہیں۔ سردار صاحب خفیہ اڈے پر چلے گئے ہیں''...... نوجوان نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''کہاں ہے وہ خفیہ اڈہ''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''آئیں میرے ساتھ۔ جیپ کو یہیں رہنے دیں۔ میرے ساتھ

آئیں''...... نوجوان نے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی اس کے ساتھ چل پڑے۔ گاؤں کی مختلف گلیوں سے گزرنے کے بعد وہ حویلی کی مخالف سمت میں کھیتوں کے درمیان اس جگہ پہنچ گئے جہاں درختوں کا ایک بڑا سا جھنڈ تھا۔ نوجوان تیزی سے ایک درخت کے اوپر چڑھنے لگا۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو''...... عمران نے اسے درخت پر چڑھتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں راستہ کھول رہا ہوں''...... نوجوان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ویسے یہ اچھا سلسلہ ہے۔ کسی کو پتہ ہی نہیں چل سکتا''۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور درختوں کے ساتھ ایک قدرے ویران سی جگہ سے زمین کا ایک ٹکڑا صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد نوجوان درخت سے نیچے اتر آیا۔

''آئیں میرے ساتھ''...... نوجوان نے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے اس خلا سے ڈھلوانی صورت میں جاتی ہوئی سیڑھیاں اتر کر ایک کمرے میں پہنچ گئے۔

''آپ یہاں بیٹھیں۔ میں سردار صاحب کو اطلاع کرتا ہوں''...... نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے کونے

میں بنے ہوئے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''خیال رکھنا۔ ہو سکتا ہے ریڈ اسکائی کو بچانے کے لئے ہمیں مجبوراً سردار امیر قاسم کو رائٹ آف کرنا پڑے تو ایسی صورت میں یہاں موجود افراد سے نمٹنا پڑے گا''...... عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور سردار امیر قاسم اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

''آپ واپس آ گئے۔ خیریت''...... سردار امیر قاسم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم نے تمہاری حویلی پر کیٹ ایجنسی کے ہیلی کاپٹر سے ہونے والی میزائل فائرنگ چیک کی ہے۔ ہم اس لئے واپس آئے ہیں تاکہ تم سے معذرت کر سکیں کہ یہ سب کچھ یقیناً ہماری وجہ سے ہوا ہے۔ وہاں نہ صرف تمہارے آدمی مرے ہوں گے بلکہ انتہائی قیمتی مشینری بھی تباہ ہو گئی ہے۔ ہمیں اس پر بے حد افسوس ہے''۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ عمران صاحب۔ آپ کے اس خلوص کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آدمیوں کا تعلق ہے مجھے ان کی موت پر واقعی دلی افسوس ہے لیکن ہمارے کام میں ایسا ہوتا ہی رہتا ہے۔ باقی جہاں تک مشینری کا تعلق ہے اس بارے میں آپ بے فکر رہیں۔ وہ حصہ قطعی علیحدہ بھی ہے اور بم پروف بھی ہے۔ یہ چند میزائل تو کیا ایک ہزار

میزائل بھی فائر کر دیئے جائیں تب بھی اسے کچھ نہ ہو گا"......
سردار امیر قاسم نے کہا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار اطمینان
کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اب یہ لوگ لازماً تمہیں تلاش کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"میرے ساتھ آئیں۔ اندر چل کر بیٹھتے ہیں۔ وہیں بات ہو
گی"...... سردار امیر قاسم نے کہا اور پھر وہ انہیں ایک راہداری سے
گزار کر ایک بڑے کمرے میں لے آیا۔ یہاں بھی انتہائی قیمتی
مشینری نصب تھی اور ایک مشین آن تھی جس کے درمیان بڑی سی
اسکرین روشن تھی اور اس پر ایک ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آ رہا تھا۔ تباہ
شدہ حویلی بھی نظر آ رہی تھی جہاں دس بارہ افراد بھی موجود تھے۔
مشین کے سامنے ایک نوجوان کھڑا تھا۔

"کمال ہے۔ ریڈ اسکائی تو مجھے قدم قدم پر حیرت زدہ کرتی چلی
جا رہی ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس قدر باوسائل اور
منظم جماعت ہے یہ"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو
سردار امیر قاسم مسکرا دیا۔

"یہ سمجھ لیں کہ پوری دنیا کے مسلمان اس تنظیم کی پشت پر ہیں
عمران صاحب۔ بیٹھیں"...... سردار امیر قاسم نے مسکراتے ہوئے کہا
اور ایک طرف پڑی کرسیوں کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ مشین تو لانگ رینج سے آواز بھی کیچ کر سکتی ہے۔ آواز
کیوں نہیں آ رہی"...... عمران نے کرسیوں کی طرف جانے کی

بجائے مشین کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"آواز والا سسٹم کام نہیں کر رہا۔ میرے آدمی اسے ٹھیک کر
رہے ہیں۔ ابھی ٹھیک ہو جائے گی"...... سردار امیر قاسم نے کہا اور
عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ۔ یہ تو لاشوں کا میک اپ صاف کر رہے ہیں"...... عمران
نے غور سے اسکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسکرین پر صرف
لاشوں کا ہیولا سا نظر آ رہا تھا کیونکہ کیمرہ بہت دور سے اسے فوکس
کر رہا تھا۔ اس لئے لاشیں بھی واضح نہ تھیں اور وہاں کھڑے افراد
بھی واضح طور پر نظر نہ آ رہے تھے۔ ان میں ایک عورت کا ہیولا بھی
تھا۔ اچانک مشین سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو مشین کے
سامنے کھڑا آپریٹر چونک پڑا۔

"آواز ٹھیک ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا اور آپریٹر نے
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر
دیئے۔

"یہ۔ یہ مادام۔ وہ عمران ہے۔ دنیا کا خطرناک ترین آدمی۔
بھی ہے۔ میں اسے پہچانتا ہوں"...... ایک آواز واضح طور پر سنائی
دی اور عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"ہاں واقعی میں نے بھی اس کی تصویریں دیکھی ہوئی ہیں۔
ویسے سب کے چہروں سے میک اپ صاف ہو گئے ہیں۔ اس کا
مطلب ہے کہ یہ سب ختم ہو گئے۔ وری گڈ۔ آخر کار اس کارنامے

کا کریڈٹ کیٹ ایجنسی کے حصے میں ہی آیا۔ وری گڈ“...... ایک
عورت کی آواز سنائی دی تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔
اس کا لہجہ مسرت سے بھرپور تھا۔

”یہ بلیک کیٹ ہی ہے“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں
نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”ان لاشوں کو اٹھا کر لے آؤ۔ ہم انہیں ہیلی کاپٹر میں ساتھ
لے جائیں گے“...... بلیک کیٹ کی آواز سنائی دی اور پھر ایک
آدمی مڑ کر تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگی۔ جیسے جیسے وہ
ہیلی کاپٹر کے قریب آتی جا رہی تھی اسکرین پر اس کا چہرہ واضح ہوتا
جا رہا تھا۔ پھر وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئی۔

اب اسکرین پر وہ نظر نہ آ رہی تھی لیکن پھر ٹرانسمیٹر پر کال کی
آواز آنی شروع ہو گئی۔ بلیک کیٹ وزیراعظم اسرائیل کو کال کر رہی
تھی پھر جب بلیک کیٹ نے وزیراعظم کو عمران اور اس کے
ساتھیوں کی ہلاکت کے بارے میں بتایا تو پہلے تو وزیراعظم نے
اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا لیکن جب بلیک کیٹ نے انہیں
پوری تفصیل بتائی تو وزیراعظم نے بلیک کیٹ کو لاشیں لے کر اس
کے ساگان کے ہیڈ کوارٹر پہنچنے کا کہا اور ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی
کہا کہ وہ ایک بار پھر ان لاشوں کی چیکنگ کر لیں اور پھر ان کی
کٹی پھٹی لاشیں ہیلی کاپٹر میں رکھی گئیں اور تین مزید افراد بھی ہیلی
کاپٹر میں سوار ہوئے اور ہیلی کاپٹر وہاں سے پرواز کر گیا جبکہ باقی

لوگ بھی ایک طرف کو بڑھ گئے۔

”اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ کرم ہو گیا۔ اس بار پھر ہم بال بال بچ
گئے ہیں عمران صاحب۔ شاید ان لوگوں کے یہاں پہنچنے سے ہم
چند لمحے پہلے ہی نکلے ہیں ورنہ انہوں نے تو باقاعدہ انڈر ٹیلی ویو
کیمرے سے چیکنگ کی تھی“...... صفدر نے کہا۔

”لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ اس قدر خوفناک
میزائل یہاں فائر کئے گئے کہ حویلی کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔
لیکن نہ ہی یہاں آگ لگی ہے اور نہ ہی لاشیں مسخ ہوئی ہیں اور
بلکہ ان کے چہرے تو تقریباً محفوظ ہی تھے“...... نعمانی نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ بلیک کیٹ نے یہاں خصوصی قسم کے میزائل
فائر کرائے ہیں تاکہ ہماری لاشیں مسخ نہ ہو جائیں۔ اب بھی
وزیراعظم اس کی بات پر یقین نہیں کر رہے۔ پھر تو بالکل ہی نہ
کرتے۔ بہرحال مجھے سردار امیر قاسم کے آدمیوں کی ہلاکت پر تو
دلی افسوس ہے لیکن اس ریڈ سے دو فائدے ہوئے ہیں۔ ایک ہمیں
اور دوسرا سردار امیر قاسم اور اس کی تنظیم کو“...... عمران نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

”کیسے فائدے“...... سردار امیر قاسم نے چونک کر کہا۔

”تمہارا فائدہ یہ ہے کہ تمہاری مشینری اور تمہاری تنظیم بچ گئی۔
اب یہ لوگ مزید کوئی کارروائی نہ کریں گے۔ انہیں جو چاہئے تھا وہ
انہیں مل گیا اور ہمیں فائدہ یہ ہوا ہے کہ اب ہماری لاشیں ملنے کے

بعد کا ساٹ پہاڑیوں کے گرد اور وہاں موجود تمام انتظامات ختم کر دیئے جائیں گے۔ اس طرح ہم آسانی سے ٹارگٹ پر پہنچ سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر یہ لوگ لازماً لاشوں کو دوبارہ چیک کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ لاشیں بری طرح کٹی پھٹی ہیں اس لئے جسم پر ان کی توجہ نہیں جائے گی۔ ان کے تمام تر توجہ چہروں پر ہی رہے گی اور جو میک اپ میں نے ان کے چہروں پر کیا ہے یہ اسے کسی طرح بھی صاف نہیں کر سکتے چاہے کسی بھی میک اپ واشر سے چیک کر لیں اور چاہے خنجر سے سارے چہرے کی کھال ہی کیوں نہ چھیل دیں اور نمک ملے پانی کی بھاپ اور ایمونیا والے تولیے سے ان کے چہرے رگڑ کر صاف کر دینے کا تو ظاہر ہے نسخہ انہیں معلوم ہی نہیں۔ اس لئے یہ تو طے سمجھو کہ ہماری موت کا مکمل طور پر اعلان کر دیا جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی عمران صاحب۔ یہ تو واقعی اچھا کام ہو گیا ہے۔ اگر ہمارے خفیہ سٹور کے دہانے سے یہ لوگ چلے جائیں تو پھر آپ آسانی سے پہاڑی علاقے سے جنگل میں پہنچ جائیں گے"۔ سردار امیر قاسم نے کہا۔

"بس اب مسئلہ صرف اتنا ہے کہ کیٹ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں ہونے والی کارروائی ہمیں معلوم نہ ہو سکے گی۔ اوہ۔ اوہ ایک منٹ۔

یہاں لانگ رینج ٹرانسمیٹر تو ہوگا"...... عمران نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"جی ہاں ہے"...... سردار امیر قاسم نے کہا۔

"تو وہ لے آؤ۔ میں اس کا بھی بندوبست کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور سردار امیر قاسم نے مشین آپریٹر کو لانگ رینج کا ٹرانسمیٹر لانے کا کہہ دیا۔ مشین آف کر دی گئی تھی اس لئے آپریٹر فارغ کھڑا تھا تھوڑی دیر بعد ایک لانگ رینج مگر جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر لا کر عمران کو دے دیا گیا۔ عمران ٹرانسمیٹر لے کر ایک طرف پڑی ہوئی کرسیوں کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے ساتھی اور سردار امیر قاسم بھی وہاں آ گئے عمران نے ٹرانسمیٹر درمیانی میز پر رکھا اور پھر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ کر اس نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"اس کی کال کیچ تو نہ ہو جائے گی"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ آپ بے فکر ہو کر کال کریں۔ یہ سوپر سونک ویوز ٹائپ ٹرانسمیٹر ہے کال کیچ بھی ہو جائے تو بھی الفاظ سمجھ ہی نہ آئیں گے"...... سردار امیر قاسم نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔ وہ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف رہا تھا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن دبایا تو ٹرانسمیٹر پر سرخ رنگ کا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں اور اصل نام لے کر کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ ابوالحسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد اسرائیل میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ ابوالحسن کی آواز سنائی دی۔

"ابوالحسن میں عمران بول رہا ہوں۔ ہم لوگ فلسطین میں ایک مشن میں مصروف ہیں۔ یہاں ہم نے چند افراد پر اپنا خصوصی میک اپ کیا تھا۔ کیٹ ایجنسی نے وہاں ریڈ کر کے انہیں ہلاک کر دیا ہے اب وہ ان لاشوں کو میری اور میرے ساتھیوں کی لاشیں سمجھ رہے ہیں کیٹ ایجنسی کی چیف بلیک کیٹ کے ٹرانسمیٹر پر وزیراعظم اسرائیل سے بات ہوئی ہے۔ اسے ہماری موت کا یقین نہ آ رہا تھا اس لئے اس نے ہماری لاشوں کی چیکنگ کے لئے یہاں ساگان میں موجود بلیک کیٹ کے ہیڈکوارٹر بھیجا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ ہماری لاشوں کی اصلیت نہ جان سکیں گے۔ اس طرح وہ سب اس بات پر متفق ہو جائیں گے کہ یہ واقعی ہماری لاشیں ہیں اور اس کی اطلاع وزیراعظم کو دی جائے گی۔ اس کے بعد بظاہر تو وزیراعظم کو یہی حکم دینا چاہئے کہ فلسطین میں موجود کیٹ ایجنسی اور جی پی فائیو سب واپس تل ابیب آ جائیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہم آسانی سے اپنا مشن مکمل کر لیں گے یا دوسری صورت میں بھی ہمیں اطلاع ملنی چاہئے کہ انہوں نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے کال

کیا ہے اور ساری تفصیل اس لئے بتائی ہے کہ تم فوراً وزیراعظم کے آفس میں اپنے آدمیوں کو اس بات پر تعینات کر دو کہ لاشوں کی تصدیق کے بعد وزیراعظم جو حکم دیں وہ تم تک پہنچ جائے اور تم اس حکم کی اطلاع مجھے دے دو۔ اوور"...... عمران نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی بندوبست کرتا ہوں عمران صاحب۔ آپ کو کس فریکوئنسی پر اطلاع دینی ہو گی۔ اوور"...... دوسری طرف سے ابوالحسن نے کہا اور عمران نے اس ٹرانسمیٹر پر درج فریکوئنسی پڑھ کر ابوالحسن کو بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں یہ اطلاع یقینی طور پر حاصل کر لوں گا۔ میرے ذرائع ایسے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

تنویر اور اس کے ساتھی ہاتھوں میں مخصوص اسلحہ لئے تیزی سے اوپر پہاڑی کی چوٹی پر چڑھ رہے تھے۔ وہ سب اس خفیہ چیکنگ سنٹر سے نکل کر درختوں کی اوٹ میں ہوتے ہوئے اس طرف آئے تھے۔ اسلحہ تنویر نے اس اسلحہ کے ڈپو سے حاصل کیا تھا۔ وہ تھیلا جس میں سی پی گنیں تھیں تنویر کی پشت سے بندھا ہوا تھا۔ ابھی وہ تھوڑی دور ہی اوپر گئے ہوں گے کہ انہیں دور سے وہ چیکنگ ہٹ نظر آنے لگ گیا۔ جس کے گرد چار مسلح آدمی موجود تھے۔ لیکن اس طرح اکٹھے فوجی نہ تھے جیسے پہلی پہاڑی پر تھے۔

شاید اس طرف سے انہیں کسی کے آنے کا خطرہ نہ تھا کیونکہ اس طرف نیچے پوری فوج پھیلی ہوئی تھی۔ تنویر نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب بکھر کر انتہائی محتاط انداز میں درختوں اور جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے اس طرف اوپر چڑھتے گئے جس طرف اس چیکنگ پوائنٹ ہٹ کی عقبی سمت تھی اور پھر کافی اوپر

چڑھنے کے بعد انہیں دور سے چوٹی پر بنی ہوئی اپر چیکنگ پوسٹ بھی نظر آنے لگ گئی۔ یہ مچان نما تھی اور لکڑیوں سے بنائی گئی تھی اور کافی بلند تھی۔

"تم سب کو میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ ہم نے اس چیکنگ پوائنٹ پر پہلے قبضہ کرنا ہے اور پھر اوپر جانا ہے۔ یاد ہے نا"۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں یاد ہے۔ ایسا کرنا ہے تو پھر یہاں فائرنگ نہیں ہونی چاہئے ورنہ طوفان سا آ جائے گا"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ مگر دیکھو ان کی تعداد کافی زیادہ ہے اور بغیر فائرنگ کے یہ ہلاک نہیں ہو سکتے"...... تنویر نے کہا۔

"تم اور ابو داؤد یہاں رکو۔ میں اور چوہان اوپر جاتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم دونوں انہیں کور کر لیں گے"...... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ ہم یہ شکار آسانی سے کھیل لیں گے"...... چوہان نے کہا تو تنویر نے انہیں اوپر جانے کی اجازت دے دی اور خود وہ ابو داؤد کے ساتھ وہیں جھاڑیوں کی اوٹ میں رک گیا۔ خاور اور چوہان اوپر چڑھنے لگے اور چند لمحوں بعد وہ دونوں ان کی نظروں سے غائب ہو گئے۔

"مجھے ان کی فکر ہے کہ یہ کہیں پھنس نہ جائیں"...... ابو داؤد نے سرگوشی کرتے ہوئے تنویر سے کہا۔

"نہیں ایسا نہیں ہو گا۔ ان میں سے ایک بھی سینکڑوں پر بھاری

ہے۔ دونوں اپنے کاموں میں ماہر ہیں“...... تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ابو داؤد نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کچھ دیر بعد انہیں اوپر سے ایک چیخ کی آواز سنائی دی۔ پھر ہلکی ہلکی کئی چیخیں بھی سنائی دیں اور اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔ تنویر کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد چوہان جھاڑیوں کی اوٹ اسے انہیں نظر آیا۔ وہ ہاتھ ہلا کر انہیں بلا رہا تھا۔

”آؤ ابو داؤد“...... تنویر نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے اوپر چڑھتے چلے گئے۔ وہاں دس لاشیں موجود تھیں جن کی گردنیں توڑ دی گئی تھیں۔ ایک کا سر پھٹا ہوا تھا۔

”چھ اندر تھے اور چار باہر تھے اور یہاں کوئی نہیں ہے“۔ خاور نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اوکے۔ آؤ پھر اوپر چلیں۔ ہم نے اس ایئر چیک پوسٹ پر قبضہ کرنا ہے“...... تنویر نے کہا۔

”لیکن باقی چوٹیوں پر بھی تو ایئر چیک پوسٹس ہیں اور ان کا ٹارگٹ بھی یہی پہاڑی علاقہ ہی ہو گی“...... ابو داؤد نے کہا۔

”اس کو تو ختم کریں۔ یہ جلدی ہمیں چیک کر لیں گے۔ باقی کو بعد میں دیکھ لیں گے“...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر اوپر چڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ گئے۔ ایئر چیک پوسٹ پر بھی چار افراد کی موجودگی ظاہر ہو رہی تھی اور اس بار بھی خاور اور چوہان ہی مچان کی ان لکڑیوں

کے کراس کو پکڑ کر اوپر چڑھنے لگے جبکہ تنویر اور ابو داؤد دونوں نیچے رہ کر انہیں کور دے رہے تھے۔

چیک پوسٹ کافی بلندی پر تھی اور اوپر موجود افراد چونکہ اپنے بالکل نیچے نہ دیکھ سکتے تھے اس لئے خاور اور چوہان اطمینان سے اوپر چڑھتے چلے جا رہے تھے۔ اوپر تک جانے یا نیچے آنے کے لئے کوئی سیڑھی نہ بنائی گئی تھی۔ شاید حفاظت کی غرض سے۔ ضرورت پڑنے پر اوپر سے رسی کی سیڑھی نیچے پھینکی جاتی ہو گی۔ تنویر ایک جھاڑی کی اوٹ سے مسلسل اوپر دیکھ رہا تھا۔ اسے صرف خطرہ یہ تھا کہ اوپر چڑھتے ہوئے یہ دونوں نیچے کہیں موجود فوجیوں کی نظروں میں نہ آ جائیں کیونکہ پھر نیچے سے ہونے والی فائرنگ سے وہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے لیکن تھوڑی دیر بعد جب وہ دونوں اوپر پہنچ کر کسی بندر کی طرح لکڑی کے پلیٹ فارم کا کونہ پکڑ کر قلابازی کھاتے ہوئے اوپر چڑھ گئے تو تنویر نے اطمینان کا سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد خاور اور چوہان اوپر سے نیچے اترتے دکھائی دیئے تو تنویر نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ دونوں اوپر موجود سب افراد کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

”پانچ آدمی تھے۔ ایک نے ذرا جدوجہد کی لیکن بہرحال وہ بھی ختم ہو گیا“...... خاور نے نیچے پہنچ کر کہا۔

”گڈ۔ اب ہمیں نیچے جانا ہے۔ آؤ“...... تنویر نے کہا اور وہ

پھر وہ سب پہاڑی کی دوسری طرف سے نیچے اترنے لگے۔ پہاڑی علاقے کی دوسری طرف جنگل میں ایک کھائی تھی وہ کافی گہرائی میں تھی لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ نیچے تک کہیں بھی کوئی فوجی نظر نہ آ رہا تھا اور تقریباً درمیان تک درخت موجود تھے۔ اس کے بعد نیچے کھائی تک اور جنگل کے اندر تمام درخت کاٹ دیئے گئے تھے۔ حتیٰ کہ جھاڑیوں تک موجود نہ تھیں۔

بالکل صاف علاقہ تھا اور پھر جہاں تک درخت اور جھاڑیاں تھیں وہاں تک پہنچ کر وہ رک گئے۔ اب اصل مرحلہ ان کے سامنے تھا۔ پہاڑی علاقے کی دوسری سمتوں میں پہاڑی چوٹیوں پر ایئر چیکنگ پوسٹس نظر آ رہی تھیں اور ان میں موجود گنوں کا رخ بھی پہاڑی علاقے اور جنگل کی طرف ہی تھا۔ فاصلہ بہرحال اتنا تھا کہ وہ یہاں سے ان تمام چیک پوسٹوں پر میزائل بھی فائر نہ کر سکتے تھے۔

''یہ لیبارٹری اور فیکٹری کہاں ہو سکتی ہے۔ پہلے ان جگہوں کا تو تعین ہو جائے''...... تنویر نے بغور جنگل اور پہاڑیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ دیکھیں۔ وہ سرخ رنگ کا ایک جھنڈا چٹان میں گڑا ہوا نظر آ رہا ہے۔ شاید یہ کوئی نشانی ہو''...... ابو داؤد نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ اب پتہ چل گیا کہ فیکٹری یا لیبارٹری کہاں ہے''...... تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''سرخ رنگ کا یہ جھنڈا کیٹ ایجنسی نے بطور کوڈ لگایا ہو گا۔ یہ میں ایک خاص سمت کی نشاندہی کر رہا ہے۔ یہاں اس سرخ رنگ کا جھنڈا لگانے کا مطلب ہے کہ فیکٹری یا لیبارٹری اس کے مقابل پہاڑی کے دامن میں ہو گی اور وہ دیکھو۔ سامنے گہرائی میں ایک چٹان پر سرخ رنگ کا دائرہ بھی موجود ہے''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی غور سے دیکھنے سے ہی پتہ چلتا ہے''...... چوہان نے کہا۔

''یہ اس فیکٹری یا لیبارٹری کا دروازہ ہے۔ سرخ رنگ کے دائرے کا مطلب ہے راستہ۔ اب ہم نے وہاں جانا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پوری پہاڑی علاقے اور جنگل کو کراس کر کے وہاں تک جانا پڑے گا''...... تنویر نے کہا۔

''میرا تو خیال ہے کہ نیچے پہاڑی علاقے تک پہنچنے سے پہلے ہی ہمیں ہٹ کر دیا جائے گا۔ پہاڑی علاقے کو پار کرنا تو ایک طرف''...... ابو داؤد نے کہا۔

''اب جو بھی ہے ہمیں بہرحال رسک تو لینا پڑے گا۔ اب ہم یہاں تک پہنچ کر واپس تو نہیں جا سکتے''...... تنویر نے کہا۔

''میرے خیال میں ایک صورت ہے تنویر کہ ہم تینوں مختلف سمتوں پر جا کر ان ایئر چیک پوسٹوں کو تباہ کر دیں۔ اس کے بغیر نیچے جانا تو خودکشی کرنے کے مترادف ہے''...... چوہان نے کہا۔

''اوہ۔ نہیں چوہان۔ اس طرح تو کوئی دن لگ جائیں گے اور

یہاں ہم بارود کے ڈھیر پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایسا ہے کہ آپ لوگ یہاں رکیں میں نیچے جاتا ہوں۔ اگر مجھے ہٹ کر دیا جائے تو پھر تم ایک ایک کر کے ٹرائی کرنا کوئی نہ کوئی تو بہرحال کامیاب ہو ہی جائے گا''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ بہت بڑی حماقت ہو گی۔ رکو مجھے سوچنے دو''۔ چوہان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ میرے خیال میں ایک طریقہ ہو سکتا ہے''۔ اچانک خاور نے کہا تو سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''وہ کیا''...... سب نے بیک آواز میں کہا۔

''ہم سب ایک دوسرے سے فاصلہ رکھ کر تیزی سے نیچے اترنا شروع کر دیں تو وہ لوگ جب تک سنبھلیں گے ہم نیچے پہنچ جائیں گے۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا''...... خاور نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اب واقعی مجھے اپنے دماغ کا علاج کرانا پڑے گا۔ مجھے یاد ہی نہیں رہا کہ میں اس کرنل سٹانگر والے اڈے پر چلتے ہوئے کیا پلان بنا کر آیا تھا''...... اچانک تنویر نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کون سا پلان''...... سب نے چونک کر پوچھا۔

''میں نے وہاں موجود اسلحے کے ڈپو میں وائرلیس چارجر فٹ کر دیا تھا اور اس کا ڈی چارجر میری جیب میں ہے۔ میری پلاننگ یہ تھی کہ اس اسلحہ کے ڈپو کو میں یہاں پہنچ کر اڑا دوں گا۔ اس طرح

اچانک جو دھماکے ہوں گے اس سے سب کی توجہ اس طرف ہو جائے گی اور ہم نیچے پہنچ جائیں گے''...... تنویر نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول آلہ نکال لیا۔

''چلو ٹھیک ہے۔ جب اور کوئی صورت نہیں ہے تو یہی سہی۔ بہرحال مشن تو مکمل کرنا ہی ہے''...... چوہان نے کہا۔

''تم کیا کہنا چاہتے تھے''...... تنویر نے کہا۔

''خطرہ تو بہرحال موجود ہے لیکن کام بن بھی سکتا ہے۔ البتہ اب ایک اور کام کرنا ہو گا۔ تم وہ اسلحہ لیبارٹری یا فیکٹری تباہ کرنے والا ہتھیار تیار کر لو اور اس کے ساتھ ہی ریز میزائل گن بھی۔ تم نے ادھر ادھر نہیں دیکھنا اور نہ ہماری طرف توجہ کرنی ہے۔ تمہاری توجہ لیبارٹری اور فیکٹری کی طرف ہونی چاہئے تم نے پہلے اس لیبارٹری یا فیکٹری کا دروازہ میزائل گن سے اڑانا ہے اور پھر اس ہتھیار سے انہیں تباہ کرنا ہے۔ میں اور خاور تمہیں کور دیں گے۔ اگر کوئی فائر ہوا تو ہم اسے اپنے اوپر لے لیں گے۔ تم نے اپنا کام کرنا ہے''...... چوہان نے کہا۔

''نہیں۔ تم سب یہاں رہو۔ میں اکیلا جاؤں گا۔ میں اپنے علاوہ اور کسی کی جان کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا''...... تنویر نے کہا۔

''[illegible]۔ یہ صرف تمہارا مشن نہیں ہے۔ ہم سب کا ہے۔ عمران صاحب نے یہ مشن مکمل کرنے کا حکم دیا ہے اور ہم نے

بہرحال عمران صاحب کے حکم کی تعمیل کرنی ہے۔ اس حکم کی تعمیل میں اگر ہم ہلاک ہو سکتے ہیں تو ہو جائیں۔ اس لئے جو میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی ہو گا۔ چلو تیاری کرو“...... خاور نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب اگر تم عمران کے حمایتی بن رہے ہو تو میں کیا کہوں“...... تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بیلٹ سے بندھے ہوئے تھیلے کو کھول کر اس میں سے سی بی جی کے پارٹس نکالے اور انہیں جوڑنے میں مصروف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ایک چوڑی نال والا پسٹول نما آلہ تیار ہو گیا۔ اس کے اندر شیل نما گیس بم ڈال کر تنویر نے اسے پوری طرح تیار کر لیا اور پھر اسے بیلٹ کے ساتھ اس طرح ہک کر دیا کہ ضرورت پڑنے پر وہ ایک لمحے میں اسے وہاں سے نکال سکے۔

”چلو اب اسلحہ کے ڈپو کو اڑا دو اور دوڑ لگا دو“...... چوہان نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک طرف رکھا ہوا ریموٹ کنٹرول نما آلہ اٹھا لیا۔

”ابو داؤد تم یہیں رکو گے“...... تنویر نے ابو داؤد سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ کیسے ممکن ہے جناب۔ آپ پوری دنیا کے کروڑوں اربوں بے گناہ مسلمانوں کی جانیں بچانے کے لئے خود اپنی جانوں پر کھیل جائیں اور میں فلسطینی مجاہد ہو کر یہاں بیٹھا تماشہ دیکھتا رہوں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں آپ کے ساتھ ہی رہوں گا“...... ابو داؤد نے

انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ پھر تیار ہو جاؤ۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا“...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آلے پر موجود ایک بٹن دبایا تو آلے پر سبز رنگ کا ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور ایک لمحہ رک کر تنویر نے دوسرا بٹن دبا دیا تو بلب ایک لمحے کے لئے سرخ ہوا پھر بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دور سے انتہائی خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی اور پہاڑیاں یوں لرزنے لگیں جیسے خوفناک زلزلہ آ گیا ہو۔

”بھاگو“...... تنویر نے آلہ ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا اور میزائل گن اٹھائے اس نے نیچے پہاڑی علاقے کے جنگل کے کھلے میدان کی طرف دوڑ لگا دی اس کے پیچھے چوہان، خاور اور ابو داؤد بھی دوڑنے لگے۔ چونکہ نیچے انتہائی ڈھلوان تھی اس لئے وہ سب انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتے ہوئے نیچے اترتے چلے گئے۔

انتہائی ڈھلوان کی وجہ سے وہ کسی بھی لمحے گر بھی سکتے تھے اور انہیں معلوم تھا کہ اگر ان کے پیر اکھڑ گئے تو پھر نیچے تک پہنچتے پہنچتے ان کے جسم کی ایک ہڈی بھی سلامت نہ رہے گی۔ اس لئے وہ تیزی سے بھاگنے کے ساتھ ساتھ پوری طرح سنبھلے ہوئے بھی تھی۔ ویسے بھی درختوں اور جھاڑیوں کی کثائی کی وجہ سے وہاں رکاوٹیں موجود تھیں اس لئے ان کے قدم جم رہے تھے۔ دھماکے مسلسل جاری تھے اور زمین بھی لرز رہی تھی۔ ایک طرف سے آگ اور

دھواں بھی آسمان کی طرف اٹھتا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ سب پہاڑی خرگوشوں کی طرح بھاگتے ہوئے آخر کار نیچے پہاڑی علاقے میں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے اور ابھی تک کسی طرف سے بھی ان پر ایک فائر بھی نہ ہوا تھا۔ جنگل کے کھلے حصے میں پہنچ کر ان کی رفتار بے حد تیز ہو گئی لیکن ابھی وہ میدانی علاقے کے درمیان میں ہی تھے کہ اچانک جنگل کے ایک طرف سے چھ مشین گنوں سے مسلح افراد باہر نکلے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے ان پر فائر کھل گیا۔ اس کے ساتھ ہی خاور، چوہان اور ابو داؤد کے حلق سے چیخیں نکلیں لیکن دوسرے لمحے میزائلوں کے دھماکے ہوئے اور ان پر فائر کرنے والوں کے پرخچے اڑ گئے۔ تنویر کی ٹانگ میں گولی لگی تھی اور وہ اچھل کر نیچے گرا تھا لیکن دوسرے لمحے چوہان نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

''بھاگو تنویر۔ مشن مکمل کرو''...... چوہان نے چیختے ہوئے کہا اور تنویر ایک بار پھر اندھا دھند بھاگنے لگا۔ خاور اور چوہان اسے آڑ میں لئے ہوئے اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے جبکہ ابو داؤد گولیاں کھا کر گرا پھر اٹھ نہ سکا تھا۔ اچانک آسمان سے ان پر فائرنگ شروع ہو گئی اور پھر تو جیسے تین سمتوں سے ان پر گولیوں کی بارش شروع ہو گئی۔

''دوڑو۔ اور تیز دوڑو۔ مشن مکمل کرو۔ دوڑو''...... خاور کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ چوہان اور خاور مسلسل تنویر کے پیچھے بھاگ

رہے تھے جیسے وہ اسے کور دے رہے ہوں۔ گولیاں تنویر کے سائیڈوں سے نکل رہی تھیں۔ اس کی ٹانگ زخمی تھی لیکن اس کے باوجود وہ ہاتھ میں میزائل گن اٹھائے غار کے دہانے کے گیٹ کی طرف بھاگا چلا جا رہا تھا لیکن پھر تنویر کو مزید گولیاں لگیں تو وہ اچھل کر نیچے گرا۔ یہ دیکھ کر خاور بجلی کی سی تیزی سے تنویر کی طرف جھپٹا اور اس نے تنویر کے ہاتھوں میزائل گن چھینی اور دوڑتا ہوا دہانے کی طرف بڑھنے لگا اور اس نے میزائل فائر کرنا شروع کر دیئے۔ پہاڑی غار کے ارد گرد ہولناک دھماکے ہو رہے تھے۔ آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے۔ تنویر اسی جگہ گرا پڑا تھا۔ خاور کے پیچھے چوہان بھاگ رہا تھا اور ارد گرد چاروں طرف مسلسل فائرنگ کرتا جا رہا تھا لیکن دوسرے لمحے چوہان نے خاور کو گولیاں کھا کر گرتے دیکھا تو اس نے مشین گن ایک طرف پھینک دی اور پھر اس نے بالکل اسی طرح سے خاور کے ہاتھوں سے میزائل گن جھپٹ لی جیسے خاور نے تنویر کے ہاتھوں سے جھپٹی تھی۔ میزائل گن لیتے ہی وہ غار کے دروازے کی طرف دوڑا اور مسلسل میزائل فائر کرتا چلا گیا۔ ابھی وہ غار سے کافی دور تھا کہ گولیوں کا برسٹ آیا اور چوہان کو اپنے جسم میں گرم سلاخیں گھستی ہوئی محسوس ہوئیں۔ تنویر بدستور نیچے گرا ہوا تھا۔ جس طرح سے خاور اس سے میزائل گن جھپٹ کر آگے دوڑا تھا اسے یقین تھا کہ وہ ٹارگٹ تک پہنچ جائے گا لیکن پھر اس نے خاور کو گولیاں کھا کر گرتے دیکھا اور پھر جب چوہان

نے خاور سے میزائل گن جھپٹی اور آگے بڑھا تو تنویر ایک جھٹکے سے
اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ شدید زخمی ہونے کے باوجود اس نے جیب سے
مشین پسٹل نکالا اور پھر وہ چوہان کو بچانے کے لئے اور اسے خاص
طور پر کور دینے کے لئے اس کے پیچھے دوڑ پڑا۔ اور جب چوہان
گولیاں کھا کر گرا تو تنویر کے جیسے ہوش اڑ گئے۔ زخمی ہونے کا
خیال جیسے اس کے ذہن سے نکل گیا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے
چوہان کی جانب بڑھا۔ اسی لمحے ایک اور گولی اس کی ٹانگ میں لگی
تو وہ چیختا ہوا اچھلا اور تقریباً چوہان کے قریب گرا۔ اسے گرتے دیکھ
کر چوہان فوراً اٹھا اور اس نے شدید زخمی ہونے کے باوجود تنویر کو
پکڑا اور اسے ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

''اٹھو تنویر۔ اب سب کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اٹھو اور آگے
بھاگو''...... چوہان نے ایک بار پھر اسے بازو سے پکڑ کر اٹھاتے
ہوئے کہا تو تنویر اٹھا اور لڑکھڑاتے ہوئے ایک بار پھر آگے بڑھا۔

''فائر کرو۔ لیبارٹری اور فیکٹری تباہ کر دو''...... چوہان کی چیختی
ہوئی آواز سنائی دی۔ فیکٹری یا لیبارٹری کے دروازے کے میزائلوں
نے پرخچے اڑا دیئے تھے اور اب وہاں ایک بڑا سا خلا نظر آ رہا
تھا۔ تنویر کا ذہن دھماکوں کی زد میں تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا
جیسے اس کے ذہن کے اندر بم پھٹ رہے ہوں۔ اس کی آنکھوں
کے آگے دھند چھا گئی تھی لیکن وہ بھاگ رہا تھا۔

''جلدی کرو۔ بلاسٹر گیس فائر کرو۔ جلدی''...... چوہان کی آواز

تنویر کے کانوں پر میں پڑی اور اس آواز سے اس کا دھند میں ڈوبتا
ہوا ذہن ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔ میزائل گن تنویر کے ہاتھوں
سے گر چکی تھی لیکن اس نے بھاگنے کے دوران وہ چپٹی سی گن کو
ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ لیا تھا اور پھر فیکٹری یا پھر وہاں موجود
لیبارٹری کے دروازے کا خلاء اس کے سامنے آ گیا اور دوسرے
لمحے اس نے لاشعوری طور پر گن کا سرخ اس خلاء کی طرف کیا اور
ٹریگر دباتا چلا گیا۔ گن سے شیل نکل نکل کر خلاء کے اندر گئے۔ تنویر
مسلسل ٹریگر دباتا چلا جا رہا تھا اور اردگرد کے سارے علاقے میں
شیل برسا رہا تھا اور ساتھ ساتھ وہ دوڑ رہا تھا۔ گیس کے شیل ہر
طرف پھیل رہے تھے اور پھر عین اس وقت یہ شیل ختم ہو گئے جب
تنویر اس خلاء کے تقریباً درمیان میں جا گرا۔ اس کا مطلب تھا کہ
سی بی جی کے اندر موجود مخصوص شیل ختم ہو گئے ہیں اور تنویر جانتا تھا
کہ یہ گیس ہر طرف تیزی سے پھیل جائے گی اور وہاں موجود
زمین، پہاڑیوں اور خلاء میں گہرائی تک ہر جگہ برف ہلکی سی تہہ کی
شکل میں جم جائے گی اور اسے صاف کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ اس
گیس کو بھاپ بننے اور بھاپ سے دوبارہ بلاسٹنگ گیس بننے میں
کچھ وقت لگے گا اور پھر جیسے ہی وہاں ایک چنگاری بھی پیدا ہو گی تو
یہ سارا علاقہ خوفناک دھماکوں کی زد میں آ جائے گا۔ گیس تحلیل ہو
گی اور وہاں موجود ہر چیز کو تباہ کر دے گی اور لیبارٹری کے ساتھ
فیکٹری جہاں بھی ہو گی وہ تباہ ہو جائے گی اور اس کے ساتھ ہی

اسرائیل کا مشن ختم ہو جائے گا۔

''ہرے۔ وکٹری۔ ہم نے مشن مکمل کر دیا''...... تنویر نے یکلخت اچھل کر چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ مڑا تو سامنے چوہان کو کھڑے جھومتے دیکھا۔ اس کے جسم کے سامنے کا حصہ بچا ہوا تھا۔

''ہاں۔ ہمارا مشن مکمل ہو گیا۔ اوہ۔ اللہ کا کرم ہو گیا۔ تمام مسلمان محفوظ ہو گئے۔ اب اسرائیل اپنے اس بھیانک منصوبے پر کبھی عمل نہ کر سکے گا''...... چوہان نے تنویر کی بات سن کر چیختے ہوئے کہا اور وہیں منہ کے بل گر کر ساکت ہو گیا۔ تنویر نے دھندلی آنکھوں سے اس کی پشت اور ٹانگوں کے عقبی حصے زخموں سے پر اور خون میں ڈوبے ہوئے دیکھا۔ خاور اس سے دس پندرہ فٹ دور گرا ہوا تھا۔ تنویر کی ذہنی حالت اب انتہائی مخدوش ہو چکی تھی۔ اس کے ذہن میں پر تاریکی مسلسل جھپٹ رہی تھی اور وہ جانتا تھا کہ یہ موت کی تاریکی ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن موت کے اندھیروں میں مکمل طور پر ڈوب گیا۔

ٹرانسمیٹر سے اچانک سیٹی کی آواز سنتے ہی عمران نے چونک کر سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کو دیکھا۔ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے تھے۔ ان سب کو ابوالحسن کی طرف سے کال کا انتظار تھا اور یہ انتظار کرتے کرتے انہیں تین گھنٹے گزر چکے تھے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ ابوالحسن کالنگ۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر سے ابوالحسن کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ میں نے تفصیلی معلومات حاصل کر لی ہیں۔ آپ اور آپ کے ساتھیوں کے میک اپ میں لاشیں بلیک اپنے ساگان کے ہیڈکوارٹر میں لے گئی۔ بلیک کیٹ کے حکم پر اس کے

ساتھیوں نے گیس میک اپ واشر سے آپ کا چہرہ چیک کیا گیا اور پھر یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بلیک کیٹ نے خنجر سے چہرے کی کھال چھیل کر دیکھی۔ لیکن میک اپ چیک نہ ہو سکا۔ وزیراعظم صاحب کو جو تفصیلی رپورٹ دی گئی ہے اس کے مطابق آپ اور آپ کے ساتھی واقعی ہلاک ہو چکے ہیں۔ جس سے وزیراعظم بے حد خوش ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وزیراعظم صاحب نے صرف کیٹ ایجنسی کو کاساٹ پہاڑیوں میں رہنے کا حکم دیا ہے اور باقی سب ایجنسیوں کو فوری واپسی کا حکم دے دیا ہے اور اس پر فوری عملدرآمد بھی شروع ہو گیا ہے۔ اوور''...... ابوالحسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''اب ہمیں سردار امیر قاسم کے اس اڈے کی طرف روانہ ہو جانا چاہئے۔ ہمارے پہنچنے تک وہ خالی ہو چکا ہو گا اور ہم اطمینان سے پہاڑی علاقے سے جنگل تک پہنچ جائیں گے اور لیبارٹری اور فیکٹری تباہ کرنے میں کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے وہاں موجود ایک آدمی کو سردار امیر قاسم کو بلانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد سردار امیر قاسم کمرے میں داخل ہوا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہو گئے۔

''ہمیں اطلاع مل گئی ہے کہ ہماری لاشوں کو اصل قرار دے دیا گیا ہے اور تمام ایجنسیوں کو فوراً واپس اسرائیل جانے کے احکامات مل چکے ہیں۔ اب وہ علاقہ خالی ہے اور تمہارا وہ اڈہ بھی خالی ہو چکا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں''...... سردار امیر قاسم نے کہا۔

''نہیں۔ تم یہاں کے کام سنبھالو۔ حویلی کی تباہی کے بعد تمہارے لئے یہاں فوری مسائل پیدا ہو گئے ہیں تم ان سے نمٹو۔ ہمارے ساتھ اپنا کوئی آدمی خاص آدمی بھجوا دو۔ ہمیں صرف رہنمائی چاہئے اور تھوڑا سا اسلحہ بھی''...... عمران نے کہا۔

''اسلحہ تو آپ کو وہاں سے جتنا چاہیں مل جائے گا۔ شراب کے سٹور کے علاوہ وہاں اسلحے کا سٹور بھی موجود ہے۔ آدمی بہرحال میں ساتھ بھیج دیتا ہوں''...... سردار امیر قاسم نے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر اس خفیہ اڈے سے باہر آ گیا اپنی رہائش گاہ میں موجود جیپ اس نے دوبارہ ان کے حوالے کر دی اور ساتھ ہی ایک نوجوان فہد سلطان کو بھی ان کے ساتھ کر دیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی تقریباً چار گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد اس عمارت تک پہنچ گئے جہاں سے اس خفیہ اڈے کا راستہ جاتا تھا۔ یہ عمارت جس کے متعلق سردار امیر قاسم نے بتایا تھا کہ وہاں کیٹ ایجنسی کا قبضہ تھا اب خالی پڑی ہوئی تھی۔ کیٹ ایجنسی کے افراد وہاں سے جا چکے

تھے۔

''آئیں جناب۔ میں آپ کو اسلحہ کے سٹور تک لے چلوں۔ مجھے سردار صاحب نے پوری ہدایات دے دی ہیں''...... اس عمارت میں پہنچتے ہی فہد سلطان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ایک مخصوص راستے سے ایک پہاڑی کریک میں داخل ہوئے۔ یہ قدرتی طور پر ایک راہداری کی صورت میں تھی۔

''یہ کریک بے حد طویل ہے جناب۔ اس لئے ہمیں کافی پیدل چلنا پڑے گا''...... فہد سلطان نے کہا اور عمران نے اسے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا اور واقعی انہیں تین گھنٹے پیدل چلنا پڑا۔ یہ کریک شیطان کی آنت کی طرح طویل سے طویل تر ہوتا چلا گیا تھا۔ راستے میں بے شمار جگہ موڑ آئے۔ لیکن یہ قدرتی کریک بہرحال موجود رہا اور پھر وہ ایک بہت بڑے کشادہ غار نما حصے میں پہنچ گئے۔

یہاں باقاعدہ انسانی ہاتھوں سے تعمیر کردہ ایک ہال اور چار چھوٹے بڑے کمرے موجود تھے۔ بڑے ہال میں غیر ملکی شراب کی پیٹیاں بھری ہوئی تھیں جبکہ ایک کمرے میں ہر قسم کا اسلحہ سٹور کیا گیا تھا۔ دو کمرے سٹنگ روم کے انداز میں سجائے گئے تھے۔

''یہ تو اچھا خاصا جدید اڈہ ہے لیکن پہاڑی علاقے سے جنگل کی طرف جانے کے لئے راستہ کہاں ہے''...... عمران نے سارے اڈے کا سرسری جائزہ لینے کے بعد کہا۔

''اوپر ہے۔ آئیں''...... فہد سلطان نے کہا اور دو کمروں کے درمیان ایک تنگ سی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ راہداری کو آگے جا کر ایک پہاڑی چٹان نے بند کر دیا تھا۔ فہد سلطان نے ایک طرف لگے ہوئے ایک ہک کو زور سے کھینچا تو چٹان کسی دروازے کی طرح خودبخود کھل گئی دوسری طرف بھی ایک کریک سا تھا اور وہ سب اس راہداری سے نکل کر اس کریک میں آ گئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ دور سے فائرنگ کی اور میزائل چلنے کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ جلدی کرو۔ یہاں کچھ ہو رہا ہے''...... عمران نے بے چین ہوتے ہوئے کہا اور فہد سلطان تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ کچھ فاصلے پر جانے کے بعد کریک ختم ہو گیا اور فہد سلطان نے یہاں بھی ایک طرف لگے ہوئے ایک ہک کو کھینچا تو چٹان کسی دروازے کی طرف ہٹ گئی دوسری طرف ایک تنگ سا غار تھا جس کا دہانہ دوسری طرف پہاڑی علاقے کے جنگل میں کھلتا تھا اور جیسے ہی وہ غار میں پہنچے انہیں احساس ہوا کہ باہر بے تحاشا فائرنگ ہو رہی ہے اور گولیاں اوپر سے نیچے کے رخ پر چلائی جا رہی ہیں۔ عمران تیزی سے دہانے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے اور پھر جیسے ہی عمران نے غار کے دہانے سے باہر سر نکالا تو وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس نے قریب ہی تین افراد کو دوڑتے ہوئے دیکھا۔

"یہ تو تنویر۔ خاور اور چوہان ہیں"...... عمران نے چیخ کر کہا اور تیزی سے باہر نکلنے لگا ہی تھا کہ کیپٹن شکیل نے یکلخت بازو سے پکڑ کر اسے کھینچ لیا۔

"کیا کر رہے ہیں آپ۔ باہر فائرنگ ہو رہی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا لیکن عمران نے جھٹکے سے اس سے بازو چھڑایا اور اچھل کر دہانے سے باہر نکل گیا۔ اس کا چہرہ آگ کی طرح تپ گیا تھا اور آنکھوں سے شعلے سے نکلتے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے باہر نکلتے ہی اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے اور پھر وہ پہاڑی چٹانوں کے ساتھ ساتھ دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ فائرنگ مسلسل جاری تھی لیکن گولیاں تقریباً دس بارہ گز کے فاصلے پر ہی پڑ رہی تھیں۔ شاید ان کی رینج ہی اتنی تھی۔ تقریباً سو گز کے فاصلے پر کسی غار کا بڑا سا دہانہ تھا اس دہانے کے قریب خاور اور چوہان خون میں لت پت گرے ہوئے تھے جبکہ غار کے اندر تنویر گرا ہوا تھا۔

"اٹھاؤ۔ انہیں وہیں لے چلو۔ یہ ابھی زندہ ہیں"...... عمران نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے جھپٹ کر تنویر کو اٹھایا اور اپنے کاندھے پر لاد لیا۔ چوہان کو جوزف جبکہ خاور کو جوانا نے اٹھایا اور ایک بار پھر وہ اس طرح پہاڑی چٹانوں کے ساتھ دوڑتے ہوئے اوپر والے غار کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد وہ غار کے دہانے میں داخل ہو گئے۔ فہد سلطان وہاں موجود تھا۔ وہ باہر نہ نکلا تھا۔

"فہد سلطان۔ دہانے کو بند کر دو۔ ورنہ فوج اندر آ جائے گی"...... عمران نے اندر کی طرف دوڑتے ہوئے فہد سلطان سے کہا اور اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں عمران نے ایک کونے میں بڑا سا میڈیکل باکس پڑا ہوا دیکھا تھا۔

تنویر، خاور اور چوہان کو وہیں فرش پر لٹا دیا گیا اور عمران اس بڑے صندوق نما میڈیکل باکس کی طرف دوڑ پڑا۔ وہ اسے وہیں کھولنے کی بجائے گھسیٹتا ہوا زخمیوں کے قریب لے آیا اور پھر جب اس کا ڈھکن کھولا گیا تو اندر پانی کی بھی کافی بوتلیں موجود تھیں اور ہر قسم کا سامان بھی تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اندر سے ضروری سامان ادویات اور پانی کی بوتلیں باہر نکالنا شروع کر دیں۔ عمران کے چہرے پر چٹانوں کی سی سنجیدگی تھی جبکہ صفدر اور دوسرے ساتھیوں کے چہروں پر شدید ترین تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔ کیونکہ ان کے نقطہ نظر سے یہ تینوں اس قدر زخمی تھے کہ ان کے بچ جانے کا ایک فیصد بھی چانس نہ تھا اور نجانے وہ اب تک زندہ کیسے تھے۔ خاور اور چوہان کی پشت اور ٹانگوں کا عقبی حصہ گولیوں سے چھلنی ہو رہا تھا جبکہ تنویر کی دونوں سائیڈوں پر گولیوں کے زخم تھے۔ عمران نے ٹائیگر کو تو پانی کی مدد سے ان تینوں کے زخم صاف کرنے پر لگا دیا اور خود اس نے باری باری ان تینوں کو انجکشن لگانے شروع کر دیئے۔

چوہان اور خاور شدید زخمی تھے جبکہ تنویر ان کی نسبت کم زخمی تھا لیکن تنویر کی حالت ان دونوں سے زیادہ خراب لگ رہی تھی۔ عمران نے نجانے بدل بدل کر کتنے انجکشن ان تینوں کو لگائے۔

''کاش یہاں نزدیک کوئی ہسپتال ہوتا۔ انہیں خون کی فوری ضرورت ہے۔ بے تحاشہ خون نکلا ہے ان کا''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''یہاں خون کا انتظام کیسے ہو سکتا ہے''...... صفدر نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہاں تو واقعی نہیں ہو سکتا اس لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت پر ہی بھروسہ ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے ٹائیگر کی مدد سے سب سے پہلے تنویر کے جسم میں موجود گولیاں آپریشن کر کے باہر نکالیں اور صفدر کو ان کی بینڈیج پر مامور کر دیا۔ اس کے بعد چوہان کے آپریشن شروع ہوئے اور سب سے آخر میں خاور کی باری آئی۔ وہ سب مسلسل کام میں مصروف تھے۔ انہیں اردگرد کا ہوش ہی نہ تھا۔ حالانکہ انہیں معلوم تھا کہ اب تک اس سارے پہاڑی علاقے میں فوج پہنچ گئی ہو گی اور وہ یہاں تک بھی آ سکتی ہے لیکن ان تینوں کی حالت ہی ایسی تھی کہ انہیں ان تینوں کے سوا کسی چیز کا بھی ہوش نہ تھا۔ عمران کے ہاتھ واقعی انتہائی مہارت اور تیزی سے مسلسل چل رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی ساری زندگی اس کام میں گزری ہو اور پھر تقریباً

چار گھنٹوں کے مسلسل کام کے بعد عمران کے ہاتھ رکے۔ ان تینوں کے جسموں پر بینڈیج ہو چکی تھی اور عمران باری باری ان کی نبضیں چیک کر رہا تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے ایک بار پھر ان تینوں کو انجکشن لگانے شروع کر دیئے۔ انجکشن کے دو راؤنڈز کے کافی دیر بعد عمران کے چہرے پر پہلی بار اطمینان کے ہلکے سے تاثرات ابھرے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ کرم ہو گیا۔ پچاس فیصد خطرہ کم ہوا ہے۔ بہرحال حالات بہتری کی طرف جا رہے ہیں''...... عمران نے اپنے ساتھیوں کی سوالیہ نظروں کو بھانپتے ہوئے پہلی بار زبان کھولی اور سب ساتھیوں کے چہروں پر موجود شدید ترین تشویش میں عمران کی اس بات سے خاصی کمی آ گئی عمران مسلسل چیکنگ میں مصروف تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں ان تینوں کے خطرے سے باہر آنے کا اعلان کر دیا۔

''یہ تو واقعی اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہوا ہے عمران صاحب۔ اس قدر خون نکل جانے اور اس قدر خوفناک فائرنگ کے باوجود بچ جانا بظاہر تو ناممکن ہی لگتا تھا۔ مجھے تو ان کے بچ جانے کی ایک فیصد بھی توقع نہ تھی''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ ان کی جو حالت تھی وہ واقعی مایوس کن تھی۔ مجھے بھی ان کے بچ جانے کی توقع تو نہ تھی لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ کے کرم سے امید تھی کیونکہ یہ تینوں ایک نیک مقصد کے لئے جدوجہد کر رہے

تھے اور قدرت نے خود ہی یہ اتفاق پیدا کر دیا تھا کہ ہم بھی اسی وقت یہاں پہنچے ہیں جس وقت ان پر فائرنگ ہوئی ہے۔ اس اتفاق سے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ انہیں زندہ رکھنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اتفاق بھی قدرت کی طرف سے ہی پیدا کیا جاتا ہے۔ ہم دو تین گھنٹے بعد بھی تو آ سکتے تھے۔ پھر یہاں اس قدر مکمل میڈیکل باکس اور پانی کی بوتلوں کی موجودگی بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہی تھا۔ اس کے علاوہ خاور اور چوہان دونوں کے اندر قدرتی طور پر بے پناہ قوت مدافعت موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس قدر زخمی ہونے گولیاں کھانے اور خون بہہ جانے کے باوجود ان کی حالت اس قدر خستہ نہ تھی جتنی نسبتاً کم زخمی ہونے کے باوجود تنویر کی تھی۔ اگر تنویر اس قدر زخمی ہوتا تو شاید وہ ہمارے پہنچنے تک بھی زندہ نہ رہتا۔ بہرحال یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے“...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”انہیں اٹھا کر دور نہیں لے جایا جا سکتا۔ ہم اس وقت شدید خطرے میں ہیں۔ لازماً پوری فوج اس علاقے میں پھیل چکی ہو گی اور انہوں نے وہ غار چیک کر لیا ہو گا جہاں سے ہم داخل ہوئے ہیں اور راستے کی چٹانیں تو بموں سے اڑائی جا سکتی ہیں“...... نعمانی نے کہا۔

”اس کی آپ فکر نہ کریں۔ یہاں کوئی نہیں آ سکتا۔ اگر ایسا ہوتا

تو اب تک فوجی یہاں پہنچ بھی چکے ہوتے“...... فہد سلطان نے کہا تو سب چونک پڑے۔

”ارے ہاں۔ واقعی مجھے تو خیال ہی نہ آیا تھا کہ اتنے گھنٹے گزر چکے ہیں اور ابھی تک فوجی یہاں تک نہیں پہنچ سکے“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”جناب۔ یہ ہمارا خاص اڈہ ہے۔ یہاں مکمل ترین انتظامات ہیں۔ میں نے واپسی پر اس غار کا دہانہ باہر سے بند کر دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی نیچے تہہ خانے میں جا کر یہاں سے کچھ دور ایک اور غار کا دہانہ کھول دیا تھا۔ اب فوجی وہاں ٹکریں مار رہے ہوں گے“...... فہد سلطان نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہاں تہہ خانے بھی ہیں“...... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ نیچے دو بڑے تہہ خانے ہیں جن میں ٹرانسمیٹر بھی نصب ہیں اور دوسری مشینری بھی ہے جن سے غاروں کے دہانے بلاک کئے جا سکتے ہیں“...... فہد سلطان نے جواب دیا۔

”لیکن جب ہم اس غار میں داخل ہوئے تھے تو اس کا پہاڑی علاقے کی طرف کا دہانہ تو کھلا ہوا تھا“...... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ وہ عام طور پر کھلا رہتا ہے لیکن ایمرجنسی کی صورت میں بلاک کیا جا سکتا ہے اور ایک اور غار کا دہانہ اس مشینری کی مدد سے کھولا جا سکتا ہے۔ جو صرف غار ہے اور کچھ نہیں۔ ہمارے بڑے سردار اسد بن طالب نے خاص طور پر اس اڈے کی پلاننگ

کی تھی“...... فہد سلطان نے فخریہ لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تنویر، خاور اور چوہان کی یہاں پہاڑی علاقے کے جنگل میں موجودگی سے پتہ یہی چلتا ہے کہ یہ لیبارٹری اور فیکٹری کو تباہ کرنے کے لئے یہاں پہنچے تھے اور جس غار کے دہانے سے انہیں اٹھایا گیا ہے اس میں اسلحے کی پیٹیاں تو موجود تھیں۔ لیکن وہاں کوئی مشینری وغیرہ نہ تھی اور نہ ہی وہاں ایسا شاید لیبارٹری یا فیکٹری میں داخل ہونے کا راستہ تھا جیسا آپ بتا رہے تھے“...... صفدر نے کہا۔

”ویسے اسے اچھی طرح چیک کرنے کا تو اس وقت ہوش نہ تھا لیکن میں نے تنویر کو اٹھاتے ہوئے وہاں مخصوص گیس کی موجودگی محسوس کی تھی جو سی بی جی کے فائر کی وجہ سے ہی ہو سکتی تھی۔ اس کے علاوہ تنویر کے پاس سی بی جی بھی تھی اور جس پوزیشن میں یہ زخمی ہوئے ہیں اس سے یہی لگتا ہے کہ تنویر گن لے کر اس غار کے دہانے کی طرف دوڑا تھا جبکہ چوہان اور خاور اپنی پشت پر گولیاں کھا کر اسے کور دے رہے تھے یا پھر ایک دوسرے کے آگے پیچھے بھاگتے ہوئے ٹارگٹ کی طرف بڑھتے رہے تھے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہی غار ہی اصل لیبارٹری یا فیکٹری میں جانے کا راستہ تھا۔ بہرحال اب یہ ہوش میں آئیں گے تو اصل صورتحال کا علم ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”ویسے عمران۔ کچھ بھی ہے ان تینوں نے جس انداز میں کام

کیا ہے میں تو اس سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ یہ تو دلیری، جرأت اور جذبے کی انتہا ہے“...... نعمانی نے کہا۔

”ہاں واقعی نعمانی۔ مجھے تو توقع ہی نہ تھی کہ یہ لوگ مشن کی خاطر اس طرح صریحاً موت کے دہانے میں چھلانگیں لگا دیں گے۔ انہیں تو معلوم نہ تھا کہ ہم یہاں پہنچ چکے ہیں اور ہم انہیں وہاں سے اٹھا لیں گے اور ان کا علاج بھی ہو جائے گا۔ اس لئے انہوں نے جو کچھ کیا ہے واقعی اپنی جانوں پر کھیل کر ہی کیا ہے“...... صفدر نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور عمران ایک بار پھر ان تینوں کی چیکنگ میں مصروف ہو گیا اور پھر اس نے ایک ایک انجکشن ان تینوں کو مزید لگا دیا۔

”خاور اور چوہان تو شاید جلد ہی ہوش میں آ جائیں البتہ تنویر کو ابھی ہوش میں آنے میں دیر ہے“...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد چوہان کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے اور وہ سب اس طرف متوجہ ہو گئے۔

”عم عم۔ ران صاحب۔ آپ۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ یہاں پہنچ گئے ہیں۔ مجھے معاف کر دیں عمران صاحب۔ معاف کر دیں۔ ہم اپنا مشن پورا نہیں کر سکے ہیں“...... خاور کی آواز سنائی دی۔ اس کی آواز زیادہ بلند اور واضح تھی۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا اس نے نہ کوئی جواب دیا تھا اور نہ ہی انہیں جھنجوڑا تھا۔

اسے معلوم تھا کہ اس کیفیت میں انہیں چھیڑنے سے ہمیشہ کے لئے ان کے ذہنوں پر اثر پڑ سکتا ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی خاور نے دوبارہ آنکھیں کھول دیں لیکن عمران اب بھی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ مم۔ میں کہاں ہوں''...... خاور کے منہ سے حیرت بھرے لہجے میں نکلا اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی۔

''نہیں۔ اسی طرح لیٹے رہو''...... عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ سب۔ یہ۔ اوہ۔ کیا میں مرا نہیں ہوں۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں تو مر گیا تھا۔ مجھے گولیاں لگ رہی تھیں اور میں گر رہا تھا۔ یہ۔ یہ۔ کیسے ہو سکتا ہے''...... خاور نے گردن گھماتے ہوئے عمران اور دوسرے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ ہم نے مشن مکمل کر لیا ہے۔ اب مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے''...... چوہان نے بھی آنکھیں کھولتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''اوہ۔ عمران صاحب۔ یہ۔ یہ کیا۔ یہ تو چوہان بھی یہاں ہے۔ یہ کون سی جگہ ہے''...... خاور نے اس بار پوری طرح شعور میں آتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ عمران صاحب۔ تو کیا میں بھی اس قدر ہولناک فائرنگ کے باوجود زندہ بچ گیا۔ اوہ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہو گیا ہے۔ کیسے''...... اس بار چوہان نے حیرت بھرے لیکن واضح لہجے میں

بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کا جسم صرف معمولی سی حرکت ہی کر سکتا تھا اور اس کے بعد اس نے حرکت کرنے کی کوشش ترک کر دی۔

''اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ جب تم لوگ گرے تو ہم اس پہاڑی علاقے میں پہنچ گئے اور پھر فوری طور پر تمہیں اٹھا کر یہاں لایا گیا۔ یہاں یہ مکمل میڈیکل باکس اور پانی کی بوتلیں موجود تھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور تم حالانکہ موت کی دلدل میں گلے گلے تک پھنس چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے کرم سے تم دوبارہ زندگی کی طرف لوٹ آئے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ مجھ پر تو اس طرح گولیاں برس رہی تھیں کہ میرا خیال ہے کہ میرے سارے جسم میں گولیاں ہی گولیاں ہوں گی۔ پھر میں کیسے بچ گیا۔ مجھے تو اب تک یقین نہیں آ رہا۔ لیکن آپ کے اور باقی ساتھیوں کی موجودگی تو یہی بتا رہی ہے کہ ایسا ہو چکا ہے''...... چوہان نے کہا۔

''ایسی باتیں انسانوں کی سمجھ سے بالا تر ہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ خاور تو کہہ رہا ہے کہ مشن مکمل نہیں ہو سکا جبکہ تم نیم غشی کی حالت میں کہہ رہے تھے کہ مشن مکمل ہو چکا ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تنویر نے تین اطراف پر موجود ائیر چیکنگ پوسٹس تباہ کیں اور پھر جیسے ہی وہاں موجود افراد کی توجہ ان دھماکوں کی طرف ہوئی تو ہم تینوں نیچے کی طرف دوڑ پڑے ہم جہاں تھے وہاں سے اتر کر اور پہاڑی علاقے کے جنگل کو پار کر کے ہم نے مخالف پہاڑی پر واقع لیبارٹری اور فیکٹری تک پہنچنا تھا۔ تنویر کے پاس مخصوص سی بی جی تھی اور میزائل گن بھی اس کے پاس تھی۔ ہم پہاڑی علاقے سے جنگل میں آئے اور پھر میدانی علاقے تک بلکہ آدھے سے زیادہ راستہ کسی رکاوٹ کے بغیر پار کر گئے لیکن جب اس فیکٹری یا لیبارٹری کے بند غار پر جو ایک بڑا گیٹ لگا کر بند کیا گیا تھا تنویر نے میزائل فائر کیے تو اچانک ایک سائیڈ سے ہم پر مشین گنوں سے فائرنگ ہوئی۔ ہمارے ساتھ ایک مقامی گائیڈ تھا جو وہ سب سے پیچھے تھا۔ وہ اس فائرنگ سے ہٹ ہو گیا مگر خاور اور میں نے مڑ کر میزائل فائر کیے تو یہ گروپ جن کی تعداد نجانے کتنی تھی ہٹ ہو گئے

اور ہم ایک بار پھر تنویر کے پیچھے دوڑ پڑے۔ تنویر راستے میں گر گیا تھا۔ اسے گرتے دیکھ کر خاور نے اس سے میزائل گن چھینی تھی اور آگے کی طرف دوڑتا ہوا غار پر میزائل برسا رہا تھا۔ اسے آگے بڑھتا دیکھ کر میں اسے کور دینے کے لئے اس کے پیچھے دوڑ پڑا اور پھر جب خاور گولیاں کھا کر گرا تو میں نے اس سے میزائل گن چھینی اور میں نے ٹارگٹ کی طرف بڑھنا شروع کر دیا لیکن جلد ہی میں بھی گولیوں کا شکار بن گیا۔ تب تنویر نے پھر سے ہمت دکھائی اور یہ آگے بڑھا میں ہوش میں تھا اس لئے تنویر کو مسلسل ہمت دلا رہا تھا کہ یہ ٹارگٹ کی طرف بڑھتا رہے۔ خاور چونکہ پہلے ہی گر گیا تھا اور بے ہوش ہو گیا تھا اس لئے اس کے ذہن میں یہی خیال رہا ہو گا کہ میں اور تنویر بھی ہٹ ہو گئے ہوں گے لیکن اصل میں ایسا نہیں ہوا تھا۔ ہم پر گولیوں کی بارش شروع ہو گئی لیکن ہمارے ذہن میں مشن کی تکمیل کا عزم موجود تھا۔ اس لئے بے پناہ فائرنگ کے باوجود ہم دوڑتے رہے۔ مجھے ہٹ ہوتے دیکھ کر تنویر نے ہی ہمت دکھائی اور یہ اٹھ کر پھر آ گئے آ گیا۔ میرے قریب آتے ہی اسے گولیاں لگیں تو یہ پھر سے گر گیا لیکن میں نے اسے جوش دلایا تو یہ دیوانہ وار اٹھا اور پھر اس نے غار کے اندر گیس فائر کرنا شروع کر دیا۔ مجھ پر غشی طاری ہو رہی تھی لیکن میں خود کو سنبھالے ہوئے تھا اور میرے ذہن میں بہرحال یہ بات موجود تھی کہ ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے اور ہم نے آپ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے"...... چوہان

نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس لیبارٹری اور فیکٹری کی نشاندہی کس نے کی تھی۔ کیا اس مقامی گائیڈ نے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ تنویر نے ازخود اس کا سراغ لگایا تھا۔ نیچے پہاڑی علاقے کے جنگل کے ایک میدانی حصے میں ایک جگہ سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا جھنڈا گڑا ہوا تھا اور پھر مقابل کی ایک پہاڑی کی چٹان پر سرخ رنگ کا دائرہ لگا ہوا تھا۔ تنویر نے کہا کہ یہ فیکٹری اور لیبارٹری کا مخصوص نشان ہے۔ اس طرح ہم نے اسے ٹارگٹ بنایا''...... چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ خدایا تیرا شکر ہے۔ تو نے اپنی رحمت سے اسرائیلیوں کا یہ بھیانک منصوبہ ناکام بنا کر لاکھوں مسلمانوں کو ہلاکت سے بچا لیا ہے اور مجھے سب سے زیادہ اس بات کی خوشی ہے کہ میں نے تنویر، خاور اور چوہان پر جو اعتماد کیا تھا ان لوگوں نے حقیقتاً اپنی جانوں پر کھیل کر اس اعتماد کو بحال رکھا ہے اور ڈبل ٹارگٹ ہٹ کر دیا ہے''...... عمران بے حد مسرور تھا۔

''تو کیا مشن مکمل ہو گیا''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ دونوں نشانات درست ہیں۔ اس لئے لازماً یہ وہی لیبارٹری اور فیکٹری تھی اور اس کے اندر بلاسٹر گیس کے پھیل جانے کے بعد اب ہر طرف برف کی تہیں جم جائیں گی۔ زیادہ سے زیادہ

چار گھنٹوں بعد یہ برف پگھلے گی اور بھاپ بن کر ہر جگہ پھیل جائے گی اور یہاں موجود تمام انسان، چرند پرند بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اس علاقے میں ایک چھوٹی سی چنگاری بھی خوفناک تباہی کا موجب بن جائے گی اور یہ سارا علاقہ ہی تباہ ہو جائے گا۔ لیبارٹری اور فیکٹری اس علاقے میں زمین کی کتنی ہی گہرائی میں ہو اس بلاسٹر گیس کے اثر سے نہ بچ سکے گی۔ اب ہمیں یہاں چند ریموٹ کنٹرول بم رکھنے ہیں اور واپس نکل جانا ہے۔ اس کے بعد ہم کہیں بھی جا کر چارجر آن کریں گے تو بم پھٹ پڑیں گے اور پھر کاساٹ کی پہاڑیوں کے اس علاقے پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ تنویر، خاور اور چوہان نے آخر کار مشن پورا کر لیا ہے۔ یہ ہمارے ہی نہیں پاکیشیا سمیت پوری مسلم امہ کے ہیرو ہیں جنہوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر اس مشن کو پورا کیا ہے۔ اب اسرائیلی کچھ بھی کر لیں۔ وہ اس گیس کو ختم نہیں کر سکیں گے۔ گیس بھاپ بننے سے پہلے وہ یہاں سے نکل گئے تو وہ سب بچ جائیں گے ورنہ سب بے ہوشی کی حالت میں مارے جائیں گے''۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا وہ واقعی دلی طور پر بے حد خوش نظر آ رہا تھا۔

''چلو شکر ہے۔ ہم تو صرف دوڑتے بھاگتے رہ گئے ہیں۔ اصل مشن تو تنویر، خاور اور چوہان نے مکمل کر لیا ہے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہمارا کاز ایک تھا۔ ہم اس لیبارٹری اور فیکٹری کو ہر صورت میں تباہ کرنا چاہتے تھے۔ یہ سب ہم نے نہیں انہوں نے کیا ہے تو کیا فرق پڑتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اب نکلو یہاں سے تاکہ اس علاقے کو ہی جہنم زار بنا دیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"پہلے ہم یہاں جگہ جگہ بلاسٹرز لگائیں گے تاکہ انہیں دور جا کر ڈی چارج کیا جا سکے۔ اس کے بعد ہی ہم یہاں سے جائیں گے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

میٹنگ ہال میں کرسیوں پر بلیک کیٹ اور کرنل ڈیوڈ بیٹھے ہوئے تھے۔ میٹنگ ہال میں ان دونوں کے سوا کوئی دکھائی نہ دے رہا تھا۔ ان دونوں کے سر جھکے ہوئے تھے۔ یہ میٹنگ ہال وزیراعظم سیکرٹریٹ کا ایک خاص کمرہ تھا۔ اسی لمحے ہال کے کونے کا دروازہ کھلا اور اسرائیل کے پرائم منسٹر اندر داخل ہوئے۔

وزیراعظم کے پیچھے ان کا پی اے تھا جس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کا وائرلیس فون تھا۔ وزیراعظم کے اندر آتے ہی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے کرنل ڈیوڈ اور مادام کیٹ اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر کرنل ڈیوڈ نے باقاعدہ فوجی سلیوٹ کیا جبکہ بلیک کیٹ نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"...... پرائم منسٹر نے پروقار لہجے میں کہا۔ ان کے چہرے پر غصہ اور شدید نفرت کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔ کرسی پر بیٹھتے ہی وہ تیز نظروں سے انہیں گھورنا شروع ہو

گئے۔ پی اے نے سرخ رنگ کا فون پیس وزیراعظم کی کرسی کے سامنے رکھی ہوئی میز پر رکھا اور ایک طرف مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"آپ جائیں۔ جب ضرورت ہو گی آپ کو کال کر لیا جائے گا"...... پرائم منسٹر نے پی اے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... پی اے نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے وزیراعظم کے ساتھ وہ ہال میں داخل ہوا تھا۔

"ہونہہ تو یہ تھی آپ کی کامیابی۔ آپ نے تو بڑا دعویٰ کیا تھا مس جینڈی کہ آپ نے جن افراد کو ہلاک کیا ہے وہ سو فیصد عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں"...... پرائم منسٹر نے بلیک کیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ان کے لہجے میں شدید غصہ تھا۔

"یس سر"...... بلیک کیٹ نے کھڑی ہو کر کہا۔

"بیٹھ جائیں بلیک کیٹ"...... پرائم منسٹر نے کہا اور بلیک کیٹ واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کرنل ڈیوڈ نے مجھے مکمل تفصیلات بتا دی ہیں۔ آپ نے جن افراد کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا تھا وہ اصل نہیں تھے۔ کرنل ڈیوڈ کے مطابق انہوں نے سیٹلائٹ سسٹم سے کاساٹ کے پہاڑی علاقے کی چیکنگ کی تھی۔ وہاں انہیں شک ہوا کہ گڑ بڑ ہے اس لئے یہ فوری طور پر خود وہاں پہنچ گئے اور پھر انہوں نے اس علاقے

کا سرچ کیا تو انہیں وہاں ایسے نشانات مل گئے جن سے انہیں یقین ہو گیا کہ وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کی پوری ٹیم موجود تھی۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو آپ نے ہلاک کیا تھا تو پھر وہاں دوسرا عمران اور اس کے ساتھی کیسے پہنچ گئے تھے۔ کرنل ڈیوڈ کو باقاعدہ عمران نے فون بھی کیا ہے اور اس نے بتایا ہے کہ اس نے کاساٹ کے علاقے پر تباہی کا سارا انتظام کر دیا ہے۔ کرنل ڈیوڈ کو اس نے بلاسٹر گیس کے بارے میں بتایا ہے جو نہ صرف لیبارٹری اور فیکٹری کے اندر تک پھیلی ہوئی ہے بلکہ اس علاقے کے ہر حصے پر منجمد ہو چکی ہے۔ اب بس کچھ ہی دیر کی بات ہے۔ اس گیس نے بھاپ بن کر پھر سے گیس کا روپ دھارنا ہے اور اگر وہاں معمولی سی چنگاری بھی پیدا ہو گئی تو سارا علاقہ آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑے گا۔ لیبارٹری اور فیکٹری سمیت وہ سارا علاقہ جہنم زار بن جائے گا۔ کرنل ڈیوڈ نے عمران کی اطلاع پر خصوصی چیکنگ مشینوں سے بلاسٹر گیس کا پتہ چلایا ہے۔ وہاں واقعی ہر طرف گیس ہی گیس موجود ہے۔ اب اس علاقے کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی۔ اس گیس کی وجہ سے وہاں کی تمام مشینری بھی جام ہو چکی ہے اور گیس کا اخراج شروع ہو گیا ہے جس سے وہاں موجود تمام افراد بے ہوش ہوتے جا رہے ہیں۔ اس علاقے میں ملٹری انٹیلی جنس سمیت آپ کی ایجنسی کے بے شمار افراد موجود ہیں اور لیبارٹری اور فیکٹری میں بھی بے شمار سائنس دان اور ورکرز ہیں۔ ان

سب کو وہاں سے نکالنا اب ناممکن ہے کیونکہ کرنل ڈیوڈ کو عمران نے بتایا ہے کہ اس نے ہر طرف چارجر بلاسٹرز فلسڈ کر دیئے ہیں جن کا ڈی چارجر اس کے پاس ہے۔ وہ کسی بھی وقت ان بلاسٹرز کو چارج کر سکتا ہے جس کے نتیجے میں وہاں ہونے والی تباہی سے کوئی نہیں بچ سکے گا۔ اگر انہیں نکالنے کے لئے ہم نے وہاں مزید فورس بھیجی تو وہ سب بھی اس تباہی کا شکار بن جائیں گے۔ اب یہ عمران نجانے کب ان بلاسٹرز کو چارج کرتا ہے اس کا کوئی اندازہ نہیں ہے۔ اس نے سب ختم کر دیا ہے۔ گریٹ اسرائیل ایک بھیانک اور انتہائی خوفناک عذاب سے دوچار ہونے والا ہے اور یہ سارا نقصان آپ کی وجہ سے ہوا ہے مس جینڈی۔ آپ کی کارکردگی صفر رہی ہے۔ آپ نقلی افراد کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کا ڈھنڈورا پیٹتی رہیں جبکہ اصل عمران اور اس کے ساتھی زندہ تھے اور انہیں کاسات کے علاقے میں موجود اصل لیبارٹری اور فیکٹری کا بھی علم ہو گیا تھا جبکہ یہ بات سوائے آپ کے کسی کو نہیں بتائی گئی تھی یہاں تک کہ میں نے کرنل ڈیوڈ کو بھی اس حقیقت سے آگاہ نہ کیا تھا''...... پرائم منسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ہم نے اپنے طور پر ہر ممکن کوشش کی تھی جناب لیکن عمران مجھے اس طرح ڈاج دے جائے گا اس کا مجھے اندازہ نہ تھا''۔ بلیک کیٹ نے دھیمی اور شکست خوردہ آواز میں کہا۔

''جو بھی ہے اسرائیل کو پہنچنے والے اس نقصان کی ذمہ دار آپ

ہیں۔ آپ کا ہر دعویٰ جھوٹا ثابت ہوا ہے۔ جس کی آپ کو سزا ملے گی۔ ابھی اور اسی وقت''...... پرائم منسٹر نے کہا تو بلیک کیٹ کے ساتھ ساتھ کرنل ڈیوڈ بھی چونک پڑا۔

''ابھی اسی وقت۔ کیا مطلب سر۔ کیا آپ ان کا کورٹ مارشل نہیں کرائیں گے''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''نہیں۔ یہ قومی مجرم ہیں اور میں نے پہلی میٹنگ میں ہی کہا تھا کہ اس مشن میں ناکامی پر موت کی سزا دی جائے گی۔ آپ نے بھی کارکردگی نہیں دکھائی ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑنے میں ناکام رہے ہیں۔ آپ کا تو باقاعدہ ٹرائل کیا جائے گا اور آپ کا کورٹ مارشل ہو گا لیکن بلیک کیٹ کو میں نے پرپوز کیا تھا۔ اس لئے اسے میں خود سزا دوں گا اور یہ سزا موت کی سزا ہو گی''...... پرائم منسٹر نے سپاٹ لہجے میں کہا تو بلیک کیٹ کا رنگ اڑ گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سر''...... بلیک کیٹ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''کرنل ڈیوڈ۔ آپ کے پاس ریوالور ہے۔ نکالیں اسے''۔ پرائم منسٹر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنے ہولسٹر میں لگا ہوا ریوالور نکال لیا۔

''بلیک کیٹ کو گولی مار دیں''...... پرائم منسٹر نے کہا تو بلیک کیٹ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر یکلخت موت

کی سی زردی پھیل گئی تھی۔

''لل لل۔ لیکن سر''...... کرنل ڈیوڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہنا چاہا۔

''اٹس مائی آرڈر۔ گولی چلاؤ''...... پرائم منسٹر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک کیٹ کچھ کہتی کرنل ڈیود نے یکلخت گولی چلا دی۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور بلیک کیٹ کی کھوپڑی کے پرخچے اڑ گئے۔ وہ الٹ کر کرسی پر گری اور پھر کرسی سمیت الٹ کر فرش پر گرتی چلی گئی۔ کرنل ڈیوڈ کے ریوالور سے دھواں نکل رہا تھا اور وہ متوحش نظروں سے دوسری طرف گری ہوئی بلیک کیٹ کی لاش کی طرف دیکھ رہا تھا جس کے گرد خون کا تالاب بنتا جا رہا تھا۔ کرنل ڈیوڈ نے گولی چلا کر بلیک کیٹ کو ہلاک تو کر دیا تھا لیکن وہ گولی چلاتے ہی ساکت ہو گیا تھا جیسے بے خیالی میں اس سے یہ حرکت سرزد ہو گئی ہو۔

''بیٹھ جائیں کرنل ڈیوڈ''...... پرائم منسٹر کی کڑکدار آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ کے ہاتھ سے ریوالور نیچے گر گیا اور وہ دھم سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''بلیک کیٹ کی لاش کو یہاں سے ہٹا دیا جائے گا اور اس کی لاش برقی بھٹی میں جلا کر راکھ کر دی جائے گی۔ اس طرح کسی کو معلوم نہ ہو گا کہ بلیک کیٹ کہاں گئی۔ اسے میں نے خفیہ طور پر یہاں بلایا تھا اس لئے کسی کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ یہاں

مجھ سے ملنے آئی تھی''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ یس سر''...... کرنل ڈیوڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اب آپ خود کو سنبھالیں کرنل ڈیوڈ اور مجھے بتائیں کہ لیبارٹری اور فیکٹری سمیت کاساٹ کے علاقے کو خوفناک تباہی سے کیسے بچایا جائے''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''مم مم۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب۔ بلاسٹنگ گیس کے اثرات وہاں ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں اس گیس کا کوئی انٹی ہماری پاس موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس گیس کو وہاں سے ختم کیا جا سکتا ہے''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

''تو کیا مشینی آلات سے یہ بھی پتہ نہیں چلایا جا سکتا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بلاسٹر کہاں کہاں لگائے ہیں۔ اگر ان بلاسٹرز کو وہاں سے ہٹا دیا جائے تو ہم اپنے آدمیوں کو بھیج کر وہاں موجود تمام افراد کو نکال سکتے ہیں اور مشینری کے خصوصی پرزے بھی اٹھائے جا سکتے ہیں''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

''نو سر۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نظریں اس علاقے پر ہوں گی ہو سکتا ہے وہ اسرائیلی فورس کو نشانہ بنانے کا سوچ رہے ہوں تا کہ جیسے ہی مزید فورس وہاں جائے وہ بلاسٹرز آن کر دیں اور تباہی میں دوسری فورس بھی ہلاک کی جا سکے''...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"تو کیا پھر ہمیں اس لیبارٹری اور فیکٹری سمیت سینکڑوں آدمیوں کی ہلاکت کا ماتم منانا چاہئے اور انتظار کرنا چاہئے کہ عمران کب یہ سب کچھ ختم کرتا ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اس کے سوا اب ہمارے پاس دوسرا کوئی آپشن بھی تو موجود نہیں ہے سر"...... کرنل ڈیوڈ نے مایوسی سے کہا۔

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر عمران کو کاسات میں موجود اصل لیبارٹری اور فیکٹری کا علم کیسے ہو گیا۔ یہ تو انتہائی کانفیڈنشل رکھا گیا تھا"...... پرائم منسٹر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"اس سلسلے میں آپ نے بلیک کیٹ پر ضرورت سے زیادہ ہی بھروسہ کیا تھا جناب اور مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بلیک کیٹ نے ہی اصل ٹارگٹ کے بارے میں بتایا ہو گا"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو پرائم منسٹر بری طرح سے چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مس جینڈی نے انہیں سب کچھ بتایا ہو۔ اس سے غلطی ضرور ہوئی ہے لیکن یہ اسرائیل سے اتنی بڑی غداری نہیں کر سکتی۔ ناممکن۔ آپ کی یہ سوچ غلط ہے کرنل ڈیوڈ"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"نو سر۔ میں جانتا ہوں کہ مس جینڈی نے ازخود انہیں کچھ نہ بتایا ہو گا اور عمران بھی جانتا ہے کہ مس جینڈی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔ اور اس پر تشدد کر کے اس سے کچھ نہیں اگلوایا جا سکتا ہے لیکن

شاید آپ کو مس جینڈی نے یہ نہیں بتایا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہتھے چڑھ گئی تھی"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"بتایا تھا اس نے۔ اس نے کہا تھا وہ انہیں ڈاج دے کر وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو گئی تھی اس کے بعد ہی اس نے ساری کارروائی کی تھی"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"تب پھر آپ کو اس نے یہ نہیں بتایا ہو گا کہ عمران نے اس کا مائنڈ اپنی ٹرانس میں لیا تھا اور اس نے بلیک کیٹ کے دماغ سے ساری اصلیت معلوم کی تھی"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو پرائم منسٹر حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگے۔

"اوہ اوہ۔ تو کیا یہ بات بھی آپ کو عمران نے بتائی ہے"۔ پرائم منسٹر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ اس نے مجھے ساری تفصیل بتائی ہے۔ مجھے اس پر غصہ تو بہت آ رہا تھا لیکن بہرحال جو بھی ہوا ہے سب بلیک کیٹ کی غلطیوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ اچھا کیا جو آپ نے اسے فوراً موت کی سزا سنا دی۔ اس کے لئے اس سے بڑھ کر سزا نہیں ہو سکتی تھی کہ آپ کے حکم پر میں اسے گولی مار کر ہلاک کروں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو پرائم منسٹر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"جو کچھ بھی ہوا ہے بہت غلط ہوا ہے۔ اب میں قوم کو کیا جواب دوں گا۔ میں اپنے کاندھوں پر کاسات کے علاقے میں ہونے والی تباہی سے بننے والی لاشوں کا بوجھ کیسے اٹھاؤں گا۔ آ کر

کیسے"...... پرائم منسٹر نے کہا لیکن کرنل ڈیوڈ نے ان کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اس بات کا جواب بھی کیا دیتا۔ جو ہونے والا تھا اسے روکنا کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔ البتہ اسے اس بات کی خوشی تھی کہ پرائم منسٹر جو کیٹ ایجنسی پر ضرورت سے زیادہ بھروسہ کرتے تھے ان کے سامنے خود ہی سب کچھ واضح ہو گیا تھا اور انہوں نے اس کے ہاتھوں بلیک کیٹ کو ہلاک کرا دیا تھا۔ بلیک کیٹ کو ہلاک کر کے کرنل ڈیوڈ نے نہ صرف اس سے اپنی ساری بے عزتیوں کا بدلہ لے لیا تھا بلکہ ریڈ روزی کا انتقام بھی لے لیا تھا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ پرائم منسٹر کے سامنے پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑے۔ انہوں نے فوراً ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر کے اسے کان سے لگا لیا۔ ساتھ ہی انہوں نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ملٹری سیکرٹری کرنل آیان بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری کی متوحش آواز سنائی دی تو پرائم منسٹر کے ساتھ کرنل ڈیوڈ بھی چونک پڑا۔

"کیا ہوا"...... پرائم منسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"کاساٹ علاقے میں خوفناک قیامت ٹوٹ پڑی ہے جناب۔ وہاں آتش فشاں پھٹ پڑے ہیں۔ ہر طرف خوفناک دھماکے ہو رہے ہیں۔ زمین آگ اگل رہی ہے اور بڑے پیمانے پر تباہی

پھیل رہی ہے"...... دوسری طرف سے کرنل آیان نے کہا تو پرائم منسٹر اور کرنل ڈیوڈ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے چہرے یکلخت زرد ہو گئے تھے۔

"کک۔ کک۔ کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... پرائم منسٹر نے جیسے ڈوبتی ہوئی آواز میں کہا۔

"یہ سچ ہے سر۔ بھیانک تباہی ہوئی ہے کاساٹ کی پہاڑیاں راکھ کا ڈھیر بن گئی ہیں اور ارد گرد کا بڑا علاقہ اس تباہی کی لپیٹ میں آ گیا ہے۔ ہر طرف کہرام مچا ہوا ہے"...... کرنل آیان نے کہا تو پرائم منسٹر کو اپنے جسم سے جان سی نکلتی ہوئی محسوس ہوئی وہ دھب سے کرسی پر گر گئے۔ ان کے ہاتھ سے فون پیس نیچے گر گیا۔ ان کا سر کرسی کی پشت سے لگا اور پھر ان کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔ یہ دیکھ کر کرنل ڈیوڈ بوکھلا گیا۔ وہ تیزی سے پرائم منسٹر کی طرف بڑھا۔

"سر سر۔ کیا ہوا سر"...... کرنل ڈیوڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے آگے بڑھ کر پرائم منسٹر کو چیک کیا لیکن پرائم منسٹر اسرائیل میں ہونے والی اس خوفناک تباہی کا سن کر اپنا ذہنی توازن برقرار نہ رکھ سکے تھے۔ ان کے ذہن پر شدید دباؤ پڑا تھا اور وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔

"وہی ہوا۔ جس کا ڈر تھا۔ آخر عمران اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا اور وہ ایک بار پھر اسرائیل کو کاری ضرب لگانے میں کامیاب

ہو گیا ہے۔ بیڈ نیوز۔ ریئلی ویری بیڈ نیوز"...... کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس نے نیچے جھک کر پرائم منسٹر کا گرا ہوا فون پیس اٹھایا جس میں سے مسلسل کرنل آیان کی آواز سنائی دے رہی تھی وہ سر سر کہتا ہوا چیخ رہا تھا۔

"آپ کی بتائی ہوئی ہولناک خبر سن کر پرائم منسٹر صاحب بے ہوش ہو گئے ہیں کرنل آیان میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو"...... کرنل ڈیوڈ نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا وہ ٹھیک ہیں"...... کرنل آیان نے متوحشانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ صرف ذہنی دباؤ کی وجہ سے یہ بے ہوش ہوئے ہیں۔ بہرحال آپ مجھے تفصیل بتائیں"...... کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کرنل آیان انہیں کاساٹ کے علاقے میں ہونے والے تباہی کی تفصیلات بتانے لگا اور پھر کرنل ڈیوڈ نے تھکے تھکے اور شکست خوردہ انداز میں پرائم منسٹر کی کرسی کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔ اس کے چہرے پر مایوسی اور شکستگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی وجہ سے پھر اسے شکست اور اسرائیل میں بڑی تباہی کا سامنا کرنا پڑا تھا اور وہ کچھ نہ کر سکا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی فوری طور پر کاساٹ کے علاقے سے نکل آئے تھے اور سردار امیر قاسم کی مدد سے اس علاقے سے نکل کر چار سو کلو میٹر دور اماق کے علاقے میں پہنچ گئے تھے۔ تنویر، چوہان اور خاور کی حالت اب کافی سدھر چکی تھی۔ سردار امیر قاسم کا یہاں بھی ایک خفیہ اڈا تھا۔ وہ سب اس خفیہ اڈے میں موجود تھے۔ سردار امیر قاسم کے آدمیوں نے ان کا خیر مقدم کیا تھا اور پھر عمران کے کہنے پر وہ آدمی ایک قابل ڈاکٹر کو لے آئے تھے۔

ڈاکٹر نے ان سب کی بینڈیج کر دی تھی اور انہیں مختلف انجکشن بھی لگا دیئے تھے جن سے نہ صرف ان کی طاقت بحال ہو گئی تھی بلکہ وہ ہاتھ پیر ہلانے کے بھی قابل ہو گئے تھے۔ اس دوران عمران نے ایک ٹرانسمیٹر پر کرنل ڈیوڈ کو خصوصی طور پر کال بھی کیا تھا اور اس نے جب کرنل ڈیوڈ کو اپنی کامیابی کا بتایا تو کرنل ڈیوڈ اس پر بری طرح سے چیخنے چنگھاڑنے اور دہاڑنے لگا۔ وہ عمران کو سنگین

نتائج کی دھمکیاں دے رہا تھا۔ عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی تھی اور اس سے کہا تھا کہ وہ اسرائیل کی پوری فورس بھی لگا لے تب بھی وہ کاساٹ کے علاقے کو تباہی سے نہ بچا سکے گا۔ عمران چاہتا تھا کہ کرنل ڈیوڈ کے ذریعے یہ ساری باتیں کیٹ ایجنسی اور خاص طور پر اسرائیلی پرائم منسٹر تک پہنچ جائیں تاکہ انہیں پتہ چل سکے کہ اسرائیل اور یہودیوں کی مسلمانوں کے خلاف کوئی بھی سازش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک پاکیشیا کے سپوت زندہ ہیں وہ ان کی سازشوں کا تارو پود بکھیرنے کے لئے ان پر موت بن کر جھپٹتے رہیں گے اور ان کے مذموم ارادوں کو کبھی کامیاب نہ ہونے دیں گے۔ اس نے چونکہ جان بوجھ کر کرنل ڈیوڈ کو کال کیا تھا اس لئے اس پر بھلا کرنل ڈیوڈ کے چیخنے چلانے، دھاڑنے اور دھمکیاں دینے کا کیا اثر ہو سکتا تھا۔

عمران نے واقعی کاساٹ کے علاقے میں سارے انتظامات مکمل کر لئے تھے اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر طاقتور بلاسٹر ایسی جگہوں پر چھپا دیئے تھے جنہیں فورسز کسی طور پر تلاش نہ کر سکتی تھیں۔ اس کے پاس ایسا چارجر موجود تھا جسے وہ سینکڑوں کلو میٹر دور سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر کی طرح استعمال کر سکتا تھا اور ایک بٹن پریس کر کے کاساٹ کے علاقے کو آتش فشاں میں تبدیل کر سکتا تھا۔ انہیں یہاں آئے ہوئے چھ گھنٹوں سے زیادہ وقت ہو چکا تھا اور اسے یقین تھا کہ اب تک بلاسٹنگ گیس وہاں ہر طرف پھیل

چکی ہو گی وہاں انسانوں کے ساتھ چرند پرند بھی بے ہوش ہو چکے ہوں گے۔ اب وہ وقت آ گیا تھا کہ وہ چارجر آن کرتا اور بٹن پریس کر کے کاساٹ کے علاقے میں پھیلی ہوئی گیس کو طاقتور بم کی طرح بلاسٹ کر سکتا تھا۔

وہ اپنے سارے ساتھیوں سمیت ایک کمرے میں موجود تھا۔ وہاں ریڈ اسکائی کا چیف اسد بن طالب اور اس کا رائٹ ہینڈ سردار امیر قاسم بھی پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے عمران سے درخواست کی تھی کہ وہ ان کی موجودگی میں کاساٹ کے علاقے کو تباہ کریں۔

''چھ گھنٹوں سے زیادہ وقت ہو چکا ہے۔ اب تمہیں اس علاقے کو تباہ کر دینا چاہئے عمران''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ ٹائیگر وہ بیگ سے چارجر نکال کر مجھے دو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے سامنے میز پر پڑا ہوا ایک تھیلا اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر جیسی ساخت کا ایک چارجر لا کر عمران کو دے دیا۔ عمران نے چارجر آن کیا اور اس پر مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ وہ کافی دیر تک کام کرتا رہا پھر اچانک ٹرانسمیٹر پر لگے ہوئے دو بلب جن میں ایک سرخ رنگ کا تھا اور ایک سبز رنگ کا۔ ان میں سبز رنگ کا بلب یکلخت جل اٹھا۔

''ہم نے اپنا کام پورا کر لیا ہے اور چونکہ ہماری اس کامیابی

میں اسد بن طالب اور سردار امیر قاسم کا ہاتھ تھا۔ ہم ان کی مدد سے اس ناقابل عبور راستوں سے پہنچ سکے تھے اس لئے اس مشن کی کامیابی میں ان کا بھی اتنا ہی ہاتھ ہے جتنا کہ ہمارا اور میں چاہتا ہوں کہ آخری کامیابی کا سہرا اسد بن طالب کے حصے میں بھی آئے۔ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے فلسطین کے لئے بے شمار قربانیاں دی ہیں''...... عمران نے کہا تو اسد بن طالب کے ساتھ ساتھ سردار امیر قاسم کی آنکھوں میں بھی چمک آ گئی۔

''اوہ اوہ۔ یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ سارا کام آپ لوگوں نے کیا ہے اور اس تباہی کا کریڈٹ آپ ہمیں دے رہے ہیں کیوں''...... اسد بن طالب نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ ہم سب میں سینئر ہیں۔ اس لحاظ سے آپ ہمارے بزرگ ہوئے اور کہتے ہیں کہ نیک کام ہمیشہ بزرگوں سے ہی کرانا چاہئے۔ اسی میں برکت ہوتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ۔ آپ واقعی عظیم انسان ہیں عمران صاحب۔ بے حد عظیم''...... اسد بن طالب نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''غلط کہہ رہے ہیں آپ۔ میں عظیم نہیں ہوں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''پھر بھی عمران صاحب۔ یہ کام آپ ہی سرانجام دیں۔ یہ آپ کا حق ہے۔ آپ نے فلسطینیوں اور خاص طور پر دنیا کے مسلمانوں کے لئے جو کچھ بھی کیا ہے یہ آپ کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اسرائیل کے اس بھیانک اور ہولناک منصوبے کو تباہ کرنے کا حق صرف آپ کا ہی ہے''...... اسد بن طالب نے کہا۔

''نہیں۔ بزرگوں کی موجودگی میں بھلا میں خود اپنے سر پر سہرا کیسے رکھ سکتا ہوں۔ یہ کام آپ کو ہی کرنا ہے اور یہ میرا حتمی فیصلہ ہے کیوں دوستو۔ تم میں سے کسی کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے''۔ عمران نے پہلے اسد بن طالب سے اور پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہمیں بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے''...... جولیا نے مسکرا کر کہا تو سب نے اس کی تائید میں اثبات میں سر ہلا دیئے تو اسد بن طالب نے لرزتے ہاتھوں سے عمران سے ڈی چارجر لے لیا اور اس کی طرف ممنون بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

''آپ نے یہ بٹن پریس کرنا ہے۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی کاساٹ کے علاقے میں تباہی کا آغاز ہو جائے گا اور اسرائیل کا منصوبہ ہمیشہ کے لئے خاک میں مل جائے گا''...... عمران نے کہا تو اسد بن طالب نے بسم اللہ پڑھی اور پھر نعرۂ تکبیر کہتے ہوئے اس نے وہ بٹن پریس کر دیا جس کے بارے میں عمران نے اسے بتایا تھا۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر پر تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔ سبز رنگ بجھا

اور اس کی جگہ سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ ساتھ ہی چھپاکا سا ہوا اور سرخ بلب بھی بجھ گیا۔

"ویل ڈن اسد بن طالب۔ تم نے کر دکھایا۔ چارجر نے لانگ رینج کے تحت ان بلاسٹرز کو چارج کر دیا ہے جو ہم نے وہاں لگائے تھے اب وہ بلاسٹ ہو رہے ہوں گے اور اس کے ساتھ ہی وہاں پھیلی ہوئی بلاسٹنگ گیس سے بھی خوفناک تباہی مچ جائے گی۔ اب تم جاؤ اور جا کر باہر کی خبر لاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب کے چہرے مسرت سے کھل اٹھے۔ اسد بن طالب نے چارجر ایک طرف رکھا اور پھر اٹھ کر تیزی سے بھاگتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سردار امیر قاسم بھی اٹھ کر اس کے پیچھے بھاگا۔

"یہ تم نے بہت اچھا کیا ہے کہ لیبارٹری اور فیکٹری کی تباہی اسد بن طالب کے ہاتھوں سے کرائی ہے۔ یہ فلسطینی تحریک آزادی کا لیڈر ہے۔ اتنی بڑی کامیابی اپنے ہاتھوں سے حاصل کر کے اس کا مورال اور بڑھ جائے گا اور یہ اپنی تحریک اور زیادہ فعال کرے گا اور ایک دن یہ بھی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا"۔ تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میں اپنے مقصد میں کب کامیاب ہوتا ہوں"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"کیا مطلب۔ مشن مکمل ہو گیا ہے۔ مشن مکمل ہوتے ہی تمہارا مقصد بھی پورا ہو گیا ہے اب اور کیا مقصد ہے تمہارا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دنیا میں ہر مرد و زن کا مقصد شادی کرنا ہوتا ہے اور میں واحد وہ مرد ہوں جو اس مقصد کو آج تک پورا نہیں کر سکا۔ کاش کہ اس بار ایسا کچھ ہو جائے کہ تنویر خود ہی پاکیشیا پہنچ کر تمہارا ہاتھ میرے ہاتھوں میں دے دے اور پھر......" عمران نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہاری یہ حسرت ہمیشہ کی طرح حسرت ہی رہ جائے گی"۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ پوری طرح سے ہوش میں تھا۔

"تب تو ساری زندگی یہ افسوس ہی رہے گا کہ یہ غنچہ بن کھلے ہی مرجھا گیا"...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ ان میں اسی طرح سے باتیں ہوتی رہیں پھر اسد بن طالب اور سردار امیر قاسم ایک ساتھ کمرے میں داخل ہوئے۔ ان کے چہرے پر جوش اور مسرت سے کھلے ہوئے تھے۔

"مبارک ہو عمران صاحب۔ کاساٹ کا سارا علاقہ تباہ ہو گیا ہے۔ وہاں واقعی آتش فشاں پھٹ پڑے ہیں۔ ہر طرف خوفناک دھماکے ہو رہے ہیں اور ہر طرف آگ ہی آگ ہے۔ ان دھماکوں سے پہاڑیاں بھی ملیا میٹ ہو گئی ہیں اور وہاں ہر طرف راکھ ہی راکھ پھیلتی جا رہی ہے۔ اسرائیل کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں اس

تباہی کی خبریں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی ہے اور پورا اسرائیل اس خوفناک تباہی سے لرز رہا ہے''...... اسد بن طالب نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

''یہ تو ہونا ہی تھا۔ مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے والوں کو ایسا ہی سبق ملنا چاہئے تاکہ انہیں احساس ہو سکے کہ یہ دنیا یہودیوں کے لئے نہیں بلکہ مسلم امہ کے لئے بھی ہے اور یہ یہودی، مسلمانوں پر کسی صورت میں فوقیت حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہی انہیں مٹا سکتے ہیں۔ اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے تنویر، چوہان اور خاور نے یقینی طور پر اپنی جانیں داؤ پر لگا دی تھیں۔ ڈبل ٹارگٹ ان کے لئے واقعی ٹف ٹارگٹ بن گیا تھا جسے انہوں نے پورا کر کے ہی چھوڑا تھا۔ یہ تینوں واقعی گریٹ ہیں۔ ٹف ٹارگٹ کے گریٹ ہیرو''۔ عمران نے آخر میں مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر، چوہان اور خاور کے چہروں پر مسرت کے تاثرات پھیل گئے۔

''ہاں۔ ان سب کے ساتھ آپ بھی گریٹ ہیں عمران صاحب۔ یہ واقعی آپ سب کے لئے ٹف ٹارگٹ ثابت ہوا ہے اور اس تباہی سے اسرائیل کی کمر ٹوٹ گئی ہے۔ اب یہ کئی عرصے تک سر اٹھانے کے قابل نہیں رہے گا''...... سردار امیر قاسم نے کہا۔

''آپ کا یہ شاندار مشن کامیاب رہا ہے عمران صاحب اور ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ اس مشن میں ہم نے آپ کا کسی حد تک

ساتھ دیا اور کاساٹ کے علاقے کو آپ نے جس طرح میرے ہاتھوں سے تباہ کرایا ہے یہ آپ کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے۔ میں زندگی بھر آپ کے اس عظیم احسان کو نہیں بھول سکوں گا''...... اسد بن طالب نے جذباتی لہجے میں کہا۔

''بھولنا بھی مت۔ کیونکہ تمہاری گواہی کے بعد ہی چیف نے مجھے چیک دینا ہے۔ اگر اسے پتہ چلا کہ مشن میں نے نہیں بلکہ تم نے مکمل کیا ہے تو چیف نے چیک مانگنے پر مجھے گولی ہی مار دینی ہے''...... عمران نے روہانسے لہجے میں کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''اچھا عمران صاحب۔ میں آپ سے ایک بات پوچھوں''۔ سردار امیر قاسم نے کہا۔

''ہاں پوچھ لو۔ بس یہ نہ پوچھنا کہ میری شادی کب ہو گی''۔ عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''سچ میں آپ سے میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر آپ شادی کب کریں گے۔ اصل میں، میں چاہتا ہوں کہ جب آپ کی شادی ہو تو ہمیں ضرور بلوائیں۔ ہم لازماً شریک ہوں گے''...... سردار امیر قاسم نے کہا تو جولیا کا رنگ گلرنگ ہو گیا۔

''عمران کی شادی۔ ایسا نہیں ہو سکتا جناب سردار امیر قاسم صاحب''...... جولیا کے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر نے یکلخت اونچی آواز میں کہا تو سردار امیر قاسم اور اسد بن طالب چونک پڑے۔ تنویر کی بات سن کر جولیا کے چہرے پر بھی غصے کے آثار دکھائی دینے لگے

تھے یقیناً اسے تنویر کی یہ بات پسند نہیں آئی تھی۔

''کیوں۔ کیوں نہیں ہو سکتی عمران صاحب کی شادی''...... سردار امیر قاسم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے کہ نہ یہ خود شادی کرتا ہے اور نہ ہی کسی کو کرنے دیتا ہے''...... تنویر نے بڑے بے باک لہجے میں کہا۔

''کیا۔ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو تنویر''...... جولیا سے رہا نہ گیا تو وہ بے اختیار جھنجھلائے ہوئے انداز میں بول پڑی۔ ظاہر ہے تنویر کے اس جملے کی سمجھ سردار امیر قاسم اور اسد بن طالب کو آئی ہو یا نہ آئی ہو۔ صفدر اور باقی سب کے ساتھ عمران کو بہرحال آ گئی تھی۔

''تنویر درست کہہ رہا ہے جناب سردار امیر قاسم صاحب۔ میں نے تو سوچا تھا اسرائیل کو سسرال بنا کر مستقل طور پر گھر داماد بن کر رہ جاؤں لیکن شاید میری قسمت کو یہ منظور نہیں تھا اور میری قید سے مادام کیٹ بھاگ نکلی تھی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی، اسد بن طالب اور سردار امیر قاسم بھی چونک پڑے اور حیرت سے عمران کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ سب اس کی بات کے معنی سمجھ گئے تھے کہ عمران کا مقصد ہے کہ وہ بلیک کیٹ کو پسند کرتا ہے اور اس سے شادی کا خواہاں ہے۔

''اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو ہم کہیں سے بھی بلیک کیٹ کو آپ کے لئے ڈھونڈ لائیں گے اور اس سے آپ کی شادی کرا دیں

گے''...... سردار ابو قاسم نے کہا تو جولیا کی آنکھیں پھیل گئیں اور وہ عمران کو تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

''ارے ارے۔ تم اسے ڈھونڈ کر لاؤ گے تو پھر مجھے دو دو سے بچنے کے لئے دوڑیں لگانی پڑیں گی ایک بلیک کیٹ سے اور دوسری......'' عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔ جولیا بدستور اسے تیز نظروں سے گھور رہی تھی۔

''تب پھر اسرائیل کو اپنا سسرال کہنے سے آپ کی کیا مراد تھی''...... اسد بن طالب نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''وہ مجھے کرنل ڈیوڈ کے ساتھ کام کرنے والی ریڈ روزی پسند تھی لیکن سنا ہے بے چاری بے موت ماری گئی۔ اگر میری اس سے شادی ہو جاتی تو مجھے نہ صرف اسرائیل میں رہنے کو جگہ مل جاتی بلکہ کرنل ڈیوڈ مجھے یقیناً اپنا داماد بنا لیتا''...... عمران نے جولیا کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ جولیا کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

''اوہ۔ پھر تو واقعی کچھ نہیں ہو سکتا۔ وہ مر چکی ہے۔ بہرحال اگر آپ کہیں تو آپ کے لئے ریڈ روزی سے بھی زیادہ حسین لڑکی تلاش کی جا سکتی ہے۔ آپ جیسا انسان ہمارے ساتھ رہے اس سے بڑی خوشی کی بات ہمارے لئے اور کیا ہو سکتی ہے''...... سردار امیر قاسم نے کہا۔

"سردار امیر قاسم صاحب۔ اب ہمیں اجازت دیں۔ ہم بے کار لوگ نہیں ہیں کہ یہاں بیٹھے فضول باتیں کرتے رہیں۔ ہم شادیوں کے چکروں میں نہیں پڑتے"...... جولیا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے اٹھتے ہی وہ سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"ارے ارے۔ اتنی جلدی۔ ارے بیٹھیں۔ ابھی تو ہم نے آپ سب کی خدمت کرنی ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کی واپسی کے تمام انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔ ہم خفیہ طور پر جلد ہی آپ کو یہاں سے بھجوا دیں گے"...... اسد بن طالب نے کہا۔ عمران کرسی پر بیٹھا بیٹھا مسکرا دیا۔ وہ جولیا کی ذہنی کیفیت کو بخوبی سمجھ رہا تھا۔

"سوری مسٹر اسد۔ اور سنو۔ تم بھی اٹھو۔ تم کیوں بیٹھے ہوئے ہو"...... جولیا نے اسد بن طالب سے معذرت کرتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم۔ مم۔ میں اتنی جلدی کیسے جا سکتا ہوں۔ اگر ریڈ روزی سو گئی ہے تو کیا ہوا۔ اسد بن طالب کہہ تو رہا ہے کہ یہ دوسری کا انتظام کر دے گا۔ شاید مجھے کوئی پسند آ جائے اور اسرائیل میرا سسرال بن جائے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں تمہاری قبر تو بن سکتی ہے سسرال نہیں۔ سمجھے تم۔ فوراً اٹھو اب۔ ورنہ......" جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ پکے

ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا اور آنکھیں انگارے برسا رہی تھیں۔

"یہ سب کیا ہے مس جولیا۔ آپ کو اتنا غصہ کیوں آ رہا ہے"...... سردار امیر قاسم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ چپ رہیں پلیز۔ یہ ہمارا آپس کا معاملہ ہے"...... جولیا نے سردار امیر قاسم سے سخت لہجے میں کہا۔

"ارے واہ۔ ویری گڈ۔ مبارک ہو سردار امیر قاسم اور اسد بن طالب۔ اب تمہیں میرے لئے کسی اور کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپس کا معاملہ مطلب ہمارا پرائیویٹ معاملہ ہے۔ چلو کوئی بات نہیں اسرائیل نہیں تو سوئٹزرلینڈ کو ہی میں اپنا سسرال بنا لوں گا۔ کیوں جولیا"...... عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا کچھ دیر تک تو ساکت کھڑی رہی۔ شاید عمران کے فقروں کا پورا مفہوم اس کے ذہن میں نہ آیا تھا لیکن جیسے ہی اسے عمران کے جملے کا مفہوم سمجھ میں آیا اس کے چہرے پر تیزی سے شرم کے تاثرات نمایاں ہو گئے اور چنگاریاں برساتی آنکھوں سے یکلخت پھلجھڑیاں سی پھوٹنے لگیں۔

"تت۔ تت۔ تم واقعی شیطان ہو۔ بڑے شیطان"...... جولیا نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اپنا منہ دوسری طرف کر لیا۔ اس کی بات سن کر وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"اوہ اوہ۔ واقعی مس جولیا سوئس نژاد ہیں۔ اسرائیل نہیں تو

سوئٹزر لینڈ بہرحال عمران صاحب کا سسرال بن سکتا ہے"...... سردار امیر قاسم نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ جولیا تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ وہ جانتی تھی کہ اگر وہ زیادہ دیر وہاں رکی رہی تو عمران نے اسے اسی طرح زچ کرتے رہنا ہے اس لئے بہتری اسی میں تھی کہ وہ وہاں سے چلی جائے۔ سب ہنس رہے تھے لیکن تنویر کا چہرہ بگڑا ہوا تھا۔

"تمہیں ہر وقت مذاق ہی سوجھتا ہے اپنی شکل دیکھو حقیقت میں احمقوں کے سردار دکھائی دے رہے ہو"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تو سچ ہے۔ ظاہر ہے تمہارے گروپ کا لیڈر ہوں اور لیڈر کا مطلب سردار ہی ہوتا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور کمرہ زور دار کھلکھلاتے ہوئے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک تہلکہ خیز یادگار ایڈونچر

ٹاپ ہیڈ کوارٹر

مکمل ناول

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

فاسٹ فائٹرز ...... عسکریت پسندوں کی ایک سفاک اور درندہ صفت تنظیم جو افریقہ کے ایک ملک عرابلس میں برسرِ اقتدار تھی۔

ٹاپ ہیڈ کوارٹر ...... فاسٹ فائٹرز کا ناقابلِ تسخیر ہیڈ کوارٹر، جسے تلاش کرتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کئی بار موت کے منہ میں جانا پڑا۔

عرابلس ...... ایک ایسا ملک جس کے تحریک آزادی کے ایک رہنما کو تلاش کر کے ہلاک کرنے کی فول پروف پلاننگ کی گئی تھی۔

ٹائیگر ...... جس نے ایک ایسے آدمی کا سراغ لگا کر اسے دشمنوں کے حوالے کر دیا جس کی وجہ سے عرابلس میں تحریک آزادی کے رہنما کی زندگی کو خطرات لاحق ہو گئے۔

عتبہ ...... عرابلس کی تحریک آزادی گاشوا کا رہنما جسے عرابلس کی تنظیم فاسٹ فائٹرز ہر صورت ہلاک کرنا چاہتی تھی۔

ٹرومین ...... جس نے عمران کو کال کر کے عرابلس کے اندرونی حالات کے بارے میں بتا کر گاشوا تنظیم اور اس کے رہنما عتبہ کی مدد کی درخواست کی۔

عمران ...... جسے عتبہ سے ہمدردی لاحق ہو گئی اور اس نے عتبہ کی تنظیم گاشوا کو فاسٹ فائٹرز سے بچانے کا تہیہ کر لیا۔

عمران ...... جو اس مشن پر سرکاری حیثیت سے نہ جا سکتا تھا۔ کیوں ——؟

عمران ...... جو اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ سیاحوں کے روپ میں عرابلس پہنچ گیا۔

فاسٹ فائٹرز ...... جس کے چیف کو جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے عرابلس میں داخل ہونے کا علم ہوا تو وہ موت بن کر عمران اور اس کے ساتھیوں پر ٹوٹ پڑا اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر نہ رکنے والے جان لیوا حملے شروع ہو گئے۔

عمران ...... جس نے طویل جدوجہد کر کے فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ اس نے فاسٹ فائٹرز کا جو ہیڈ کوارٹر تباہ کیا ہے وہ مین ہیڈ کوارٹر نہیں ہے تو عمران پر کیا گزری۔

عمران ...... جسے اپنے ساتھیوں سمیت ایک بار پھر نئے سرے سے فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا پڑا۔

کیا ...... عمران فاسٹ فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر سکا ——؟

وہ لمحہ ...... جب عمران کے عرابلس میں موجودگی کے باوجود فاسٹ فائٹرز، عتبہ کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئے اور پھر ——؟

کیا ...... عمران عتبہ کو فاسٹ فائٹرز سے بچا سکا ——؟

نئے انداز میں لکھا گیا ایک حیرت انگیز اور منفرد مکمل یقینی ناول

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-401[illegible]

عمران سیریز میں ایک ناقابل فراموش اضافہ

مکمل ناول

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

بلیک برنس

بلیک برنس ☆ ایک ایسا برنس جس میں پوری دنیا سے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اغوا کیے جارہے تھے۔

بلیک برنس ☆ جس کے تحت نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو ہلاک کر کے ان کے اعضاء بیچے جاتے تھے۔

عمران ☆ جس نے سیکرٹ سروس کا ایک نیا گروپ تشکیل دے دیا۔

ایکشن ماسٹرز ☆ تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل کا ایسا گروپ جس میں ان کی معاونت کے لئے جولیا اور صالحہ کو بھی شامل کیا گیا تھا۔

ایکشن ماسٹرز ☆ جس کا پہلا مشن ہی لرزا دینے والا تھا۔

وہ لمحہ ☆ جب بلیک برنس کے ہرکاروں نے رانا ہاؤس پر مارٹر میزائل فائر کیے اور پھر ——؟

عمران ☆ جس نے ایکشن ماسٹرز کے ساتھ مل کر بلیک برنس کے خلاف جدوجہد کی۔ ایکشن ماسٹرز کی یہ جدوجہد کیا رنگ لائی۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666